عیون اخبار الرضا علیہ السلام

(جلد اوّل)

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرؔ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔الفضل مارکیٹ۔اردو بازار۔لاہور

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	عیون اخبار الرضاؑ (جلد اوّل)
تصنیف	شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ
مترجمین	مجاہد حسین حرّ، سید ظفر حسین نقوی
پروف ریڈنگ	آر۔ چوہدری
کمپوزنگ	قائم گرافکس۔ جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس کراچی 0345-2401125
ناشر	مصباح القرآن ٹرسٹ۔ لاہور۔ پاکستان
تعداد	ایک ہزار (۱۰۰۰)
طبع	اوّل
قیمت	

ملنے کا پتہ

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔ الفضل مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرض ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کی ان صدقاتِ جاریہ میں سے ہے جس سے لوگ تا قیامت استفادہ کرتے رہیں گے اور موصوف کے درجات عالیہ میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ مصباح القرآن ٹرسٹ نے تراجم و تفاسیر قرآن سے کام شروع کیا اور پھر ہر وہ کتاب جس کی ملت کو ضرورت تھی شائع کی انشاءاللہ العزیز شائع کرتی رہے گی۔

موجودہ کتاب ''عیون اخبار الرضاؑ'' شیخ المحدثین شیخ صدوق اعلی اللہ مقامہ کی تصنیف ہے جو کہ دو جلدوں پر مشتمل ہے اس میں شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ نے امام رضاؑ سے منقول احادیث کو جمع کیا ہے۔ ہمیں افتخار ہے کہ ہم پاکستان میں پہلی بار اس کتاب کو عربی کے اصل متن کے ساتھ شائع کر رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ یہ کتاب انشاءاللہ آپ کو پسند آئے گی۔

یاد رہے کہ مصباح القرآن ایک خودمختار ادارہ ہے اس کے بانی مرحوم حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید صفدر حسین نجفیؒ تھے انہوں نے اس ادارہ کی ایک الگ ٹراسٹ تشکیل دی تھی جو اپنے اول دن سے اپنے اخراجات کا خود انتظام کرتی ہے۔

مصباح القرآن نے اپنی تمام کتابیں آپ کے استفادہ کے لئے انٹرنیٹ پر دے دی ہیں۔ ایڈریس ہے:

www.misbahulqurantrust.com

www.misbahulqurantrust.org

قارئین کرام سے التماس ہے کہ اگر وہ اس کتاب میں کہیں خامی دیکھیں یا کمی محسوس کریں تو ہمیں مطلع ضرور فرمائیں ہم آپ کے شکر گزار ہوں گے۔ ادارہ کی ترقی اور اس کے بانی محسن ملت سید صفدر حسین نجفی اعلی اللہ مقامہ کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کے طالب ہیں۔

ادارہ

مصباح القرآن ٹرسٹ لاہور پاکستان

انتساب

اپنے اساتذہ کرام

حجۃ الاسلام والمسلمین سید فیاض حسین نقوی دام عزہ

اور

حجۃ الاسلام والمسلمین سید امیر حسین الحسینی دام عزہ

کے نام

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پیش گفتار مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَنَا مِنَ الْمُتَمَسِّکِیْنَ بِوِلَایَۃِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہِ الْاَئِمَّۃِ الْمَعْصُوْمِیْنَ.

کتاب لکھنا یقیناً ایک مشکل کام ہوتا ہے لیکن اس کتاب کا ترجمہ کرنے کے بعد احساس ہوا ہے کہ کتاب کا ترجمہ کرنا لکھنے سے بھی زیادہ مشکل کام ہے کیونکہ کتاب لکھنے کے دوران اگر کوئی غلطی یا خامی رہ جائے تو اسے کم علمی تصور کر کے معاف کیا جا سکتا ہے لیکن کتاب کا ترجمہ کرنا اور وہ بھی شیخ صدوق جیسے بزرگ عالم کی کتاب جو کہ امام علیہ السلام کے کلام کا مجموعہ ہو بہت ہی مشکل ہے۔ ساری مشکلات ایک طرف خداوند قدوس کی تائید وحمایت ایک طرف یہ لطف خدا ہی تھا کہ ہم جیسے طالب علم اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اب یہ کامیابی کس حد تک حاصل ہوئی ہے اس کا فیصلہ تو قارئین کرام ہی کر سکیں گے ہم نے جتنی محنت کی ہے اس کا یقین ہے کہ خالق کائنات ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے گا۔

سب سے پہلے میں جناب مولانا سید ظفر حسین نقوی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ انہوں نے اس کتاب کا ترجمہ کرنے میں ہمارے ساتھ معاونت فرمائی اور جا بجا مشکلات کو حل کرتے رہے اور جناب شیخ امین صاحب کا شکریہ ادا کرنا بھی مجھ پر لازم ہے کہ انہوں نے بلا مبالغہ ہر دوسرے تیسرے روز فون پر رابطہ رکھا اور ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

خداوند قدوس کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ ہماری اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے میرے لئے اور میرے والدین کے لئے ذخیرۂ آخرت قرار دے۔ (آمین)

طالب دعا

مجاہد حسین حرؔ

جامعہ علمیہ۔ ڈیفنس۔ کراچی

فہرست

تقریظ	17
شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ	18
شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتب	18
علماء کی توثیق	20
سلطان رکن الدولہ کے دربار میں شیخ صدوقؒ کا مکالمہ	21
حاضرین محفل کے سوال اور شیخ صدوقؒ کے جوابات	23
کیا پوری امت کا بھٹکنا درست قرار دیا جا سکتا ہے؟	27
شیخ صدوقؒ کا ایک اور استدلال	28
امامت نماز کی حقیقت	29
امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کا ظہور کب ہوگا؟	31
امامِ غائب کا فائدہ	32
بادشاہ کا اعلان حق	33
امام مظلومؑ کے سر اطہر کا نوک نیزہ پر قرآن پڑھنا	34
خطبۃ الکتاب	35
کتاب کی وجہ تالیف	36
صاحب بن عباد کا پہلا قصیدہ	36
ابن عباد کا دوسرا قصیدہ	39
مدحت اہل بیت علیہم السلام کا اجر	40
باب 1	43
لفظ رِضا کی وجہ تسمیہ	43

باب2	45
آپؑ کی والدۂ ماجدہ کا تذکرہ اوران کے نام کی تحقیق	45
باب3	51
امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت باسعادت	51
باب4	55
امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف سے آپؑ کی امامت پرنص	55
باب5	74
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا وصیت نامہ	74
باب6	84
بارہ ائمہ کے ضمن میں آپؑ کی امامت پرنص	84
لوحِ آسمانی	86
رسولؐ کے بعد بارہ جانشین ہوں گے	94
یہودی عالم کے سوالات اور حضرت علیؑ کے جوابات	101
امامت کا حقدار کون ہے اور مستحق امامت کی کیا علامت ہے؟	104
ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی دعائیں	111
حضرت امام حسین علیہ السلام کی دعا	115
حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعا	115
حضرت محمد باقر علیہ السلام کی دعا	116
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا	116
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دعا	117
حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کی دعا	117
حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی دعا	117
حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی دعا	118
حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی دعا	118
علامات ظہور امام مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف)	119

حضرت خضرؑ کے سوالات اور امام حسنؑ کے جوابات	121
باب 7	128
امام موسیٰ کاظمؑ، ہارون الرشید و موسیٰ بن مہدی	128
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی رہائی	134
بلا اور دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کی دعا	141
قاضی ابو یوسف اور امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	142
موسیٰ بن مہدی اور امام موسیٰ کاظمؑ	143
دشمن سے امان پانے کی دعا	144
اخلاط اربعہ کا بیان	145
امام موسیٰ کاظمؑ اور ہارون کا مکالمہ	146
جب رِحم، رِحم سے ملتا ہے تو!	149
بنی فاطمہ اپنے کو ہم سے افضل کیوں سمجھتے ہیں؟	149
آپؑ اولادِ علیؑ کی بجائے اولادِ نبی کیوں کہلاتے ہیں؟	151
ہارون امامؑ کی عظمت سے واقف تھا	156
مخارق مغنّی کی دریا دلی	162
امام موسیٰ کاظمؑ کی دعا اور رہائی	164
امام موسیٰ کاظمؑ کے طولانی سجدے	166
باب 8	167
وہ روایات جن سے امام موسیٰ کاظمؑ کی وفات ثابت ہوتی ہے	167
معززین شہر کا اجتماع	169
باب 9	184
امام موسیٰ کاظمؑ کے بعد ہارون نے ایک ہی شب میں جن سادات کو قتل کرایا	184
منصور دوانقی کا ظلم	187
باب 10	190
فرقہ واقفیہ کیونکر معرض وجود میں آیا؟	190

باب11	193
عقیدۂ توحید کے متعلق امام علی رضاؑ کے فرامین	193
صفات عین ذات ہیں	201
مخلوق وخالق کے ارادے کا فرق	202
''اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ'' کا مفہوم	202
ید قدرت کا مفہوم	203
ساقِ (پنڈلی) خداوندی کا مفہوم	204
مسجد کوفہ میں امیر المومنین علیہ السلام کا خطبہ	205
ترک، ختم اور طبع کا مفہوم	208
جبر وتفویض کی نفی	210
لفظ نسیان کا مفہوم	211
خدا سے محجوب ہونے اور خدا کے آنے کا مفہوم	213
صفاتِ توحید بلحاظِ معنی منفرد ہیں	217
اللہ کا پہلا صفاتی نام	219
ابجد کا مفہوم	220
امام علی رضا علیہ السلام کی ایک زندیق سے گفتگو	224
توحید کی کم از کم معرفت	228
کیا خدا کو لفظ ''شے'' سے تعبیر کیا جا سکتا ہے؟	229
حدوثِ عالم کی دلیل	230
اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے	230
اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو کس لیے پیدا کیا ہے؟	232
جبر واختیار کا مفہوم	233
اللہ نے منکرین ولایت کو اندھوں سے تشبیہ دی	234
زمین کے بستر اور آسمان کی چھت کا مفہوم	235
معصیت (نافرمانی) کس کی جانب سے ہے؟	238

قضاوقدر کا مفہوم	238
جبر وتشبیہ کی تردید اور غلاۃ کی پرزور مذمت	245
جبریہ کے لئے فرمان	247
جبر وتفویض کے لئے قولِ فیصل	247
خالق ومخلوق کے اسماء میں معنوی فرق	249
غلاۃ کی غلط فہمی	252
غُلاۃ کے اس نظریہ کا ابطال	252
اللہ کے عالم اور مخلوق کے عالم ہونے کا فرق	252
توحید کے متعلق امام علی رضا علیہ السلام کا خطبہ	255
باب 12	261
دربار مامون میں مختلف ادیان کے علماء سے آپؑ کا مباحثہ	261
نصرانی عالم سے مباحثہ	277
یہودی، عیسائی اور زرتشتی علماء سے مناظرے	282
عیسائی عالم سے بحث	282
یہودی عالم کی طرف رجوع	285
زرتشتی عالم سے مباحثہ	288
عمران صابی سے مباحثہ	289
حروف ابجد کی تخلیق	294
ابداع مخلوق ہے یا نہیں؟	296
باب 13	300
خراسانی متکلم سلیمان مروزی سے مباحثہ	300
بداء کے اثبات	308
کیا ارادہ بھی حیّ وقیوم کی طرح صفت ہے؟	311
باب 14	323
علی جہم سے عصمتِ انبیاءؑ پر مباحثہ	323

امامؑ کا جواب	325
باب 15	330
مامون الرشید سے عصمتِ انبیاءؑ پر دوسرا مباحثہ	330
باب 16	348
حضرتؑ کی روایت، اصحاب رس کون تھے؟	348
باب 17	355
''وَفَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ'' کی تفسیر	355
باب 18	357
''اَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ'' کی تشریح	357
باب 19	362
علاماتِ امام پر حضرتؑ کا فرمان	362
باب 20	367
وصف امام اور رتبہ وفضیلت امامؑ	367
باب 21	378
حضرتؑ کی زبانی فاطمہ زہراؑ کی شادی کی روایت	378
باب 22	383
ایمان؛ معرفت بالقلب، اقرار باللسان اور عمل بالارکان کا مجموعہ	383
باب 23	387
حضرتؑ کی زبانی عترت اور امت کا فرق	387
قرآن میں بارہ مقامات پر اہل بیتؑ کی فضیلت اور انتخاب کا تذکرہ	396
باب 24	408
آپؑ کی زبانی، شامی کے سوالات اور امیر المومنینؑ کے جوابات	408
باب 25	423
حضرتؑ کا زید شہیدؒ کے متعلق فرمان	423
معصومینؑ کی زبانی زید شہید کی فضیلت	424

باب26	431
مختلف امور کے متعلق حضرتؑ سے مروی روایات	431
باب27	452
حضرتؑ کی زبانی ہاروتؑ ماروتؑ کے قصے کی حقیقت	452
باب28	461
حضرتؑ سے مروی متفرق روایات وجودِ حجت سے زمین قائم ہے۔	461
کسی کے فعل پر راضی ہونے والا بھی اس کے ساتھ شریک ہے	462
زمانہ غیبت میں شیعوں کی پریشانی	463
بیت الخلا میں گفتگو نہیں کرنی چاہیئے	464
مومن اور کافر کی موت	465
تلاش حق کا طریقہ	466
بالوں کی سفیدی	467
پہلی چیز کو کھاؤ، دوسری کو چھپاؤ اور تیسری کو پناہ دو	467
دولت کب جمع ہوتی ہے؟	470
وہ جانور جنہیں نہیں مارنا چاہیئے اور وہ جنہیں مارنا چاہیئے	470
مرغ کی پانچ عادتیں	471
امیرالمومنینؑ کے لئے پانچ چیزوں کی دعا	471
جن عورتوں سے عزل جائز ہے	473
نجاشی کا جنازہ	474
ایام کی تقسیم کار	474
خوشبو لگانے کی تاکید	475
جنتی کون اور دوزخی کون ہے؟	475
سجدۂ شکر میں کیا پڑھنا چاہیئے؟	476
علم، عمل اور اخلاص	477
علیؑ ہر مومن کا مولا	477

سجدۂ شکر اور اس کا فائدہ	478
تہجد گزاروں کی خوبصورتی کا راز	478
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کی تفسیر	479
اطرافِ حرم	484
گناہان کبیرہ از روئے قرآن	485
خوشبودار پودے	489
بچے پاگل کیوں پیدا ہوتے ہیں؟	490
چور کب پکڑا جاتا ہے؟	491
نوجوان لڑکی پکے ہوئے پھل کی مانند ہے	491
جو نصیحت کے لائق نہ ہوں	492
متشابہ کو محکم کی طرف پلٹانا چاہئے	492
ماہِ رجب کے روزوں کا ثواب	493
محبت ونفرت صرف خدا کے لئے	494
ماہ شعبان میں استغفار کی فضیلت	495
کشتی نجات اور عروۃ الوثقٰی سے تمسک	495
غضب کے لئے بھی ایک حد چاہئے	496
نیمۂ شعبان کی فضیلت	496
فضائل ماہ رمضان	497
عظمت علیؑ	498
گریہ اور مجلس کا ثواب	499
وُسعتِ رحمت خداوندی	499
درگزر کرنے کا خوبصورت انداز	499
بجلیوں کی چمک	500
درود کا ثواب	500
ماہ رمضان کی آمد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطبہ	500

غفلتِ انسانی	505
موت کی تیاری	505
فکر آخرت	506
روزِ عاشور کو کمائی کا دن نہ بنائیں	507
مصائب محرم	507
سورہ فاتحہ کے دو حصے	510
عظمت فاتحہ	512
اندازِ محبت	514
وحشتِ قیامت اور دوستوں کا فراق	514
مقام علیؑ	515
مخالفین کی روایات کی اصل حیثیت	517
دشمن سے محفوظ رہنے کی دعا	518
اِھْدِ نَا الصِّرَ اطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی تفسیر	520
جس امانت کو زمین و آسمان نہ اٹھا سکے	520
شجرۂ ممنوعہ	521
معصوم ہمیں سمجھدار دیکھنا چاہتے ہیں	523
دنیاوی مقاصد کے لئے علم حاصل نہ کریں	523
لفظ ''جزو'' سے کیا مراد ہے؟	524
لفظ ''قدیم'' سے کیا مراد ہے؟	525
''صاع'' کی مقدار	526
بیک وقت تین طلاقوں کا حکم	527
آسمانی ندا کے آنے تک صبر کرو	528
قبر زہرا سلام اللہ علیہا کی نشان دہی	529
عزت افزائی سے انکار نہ کرو	529
''سکینہ'' کیا ہے؟	530

زاہد کون ہے؟	531
کثافت کیا ہے؟	531
سابقہ اُمتوں کی بیماری	532
نیکی کی قدردانی	532
قاتل اور قاتل کو پناہ دینے والا دونوں ملعون ہیں	533
کان، آنکھ اور دل کو جواب دینا پڑے گا	533
''لحم'' اور ''لحم سمین'' کی تشریح	534
روزہ توڑنے کے تین کفارے اور ایک کفارہ	535
عربوں کی اولاد کے نام	536
افعال عباد مقدرہ ہیں	536
نیا کپڑا پہننے کے آداب	537
باب29	538
حضرتؑ سے منقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات	538
باب30	545
امام علی رضا علیہ السلام سے مروی اخبار منشورہ	545
علیؑ چوتھا خلیفہ ہے	557
عورتوں کو مختلف سزائیں	559
فضائل علی علیہ السلام	564
بنی اسرائیل کی گائے کا قصہ	565
حرمتِ غنا	568
احکام حج	570
متفرق مسائل	576
اختلافِ حدیث کا بیان	579
فقاع اور شطرنج فعل یزید ہے	584

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین ڈاکٹر شیخ شبیر حسن میثمی

میرے لئے یہ بڑی خوش نصیبی کی بات ہے کہ مجھے شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم ہستی کی اس کتاب پر کچھ کہنے کا موقع ملا جو شیخ محترم نے امام رضا علیہ السلام سے متعلق ان کے اہم علمی و عملی حقائق کو جمع کر کے ترتیب دی اور ہمارے ادارے کے محققین میں سے مولانا سید ظفر حسین نقوی اور مولانا مجاہد حسین حرؔ نے اردو زبان میں ترجمہ کر کے اردو داں طبقے کی خدمت میں پیش کرنے کی جسارت کی ہے۔اس کتاب کے اور تراجم بھی یقیناً کئے گئے ہوں گے لیکن اس کتاب میں اس بات کا خیال بھی رکھا گیا ہے کہ جو افراد اصل عربی متن سے استفادہ کرنا چاہیں ان کے لئے عربی معرّ ی خوبصورت فاؤنٹ میں رکھی گئی ہے۔

اگر چہ کسی بھی زبان کا ترجمہ کر کے اس کا حق ادا کرنا ناممکن سی بات ہے لیکن ہمارے محققین نے اپنی سی اس کوشش میں کہاں تک کامیابی حاصل کی ہے اس کا فیصلہ تو قارئین کرام ہی کریں گے۔

بہر حال میں شکر گذار ہوں اپنے پروردگار کا جس کی کرم نوازی کے باعث ہم امام معصوم حضرت علی رضا علیہ السلام سے مروی روایات کا یہ بیش بہا خزانہ اردو داں تشنگانِ علم و دیں کی نذر کرنے میں کسی قدر قابل ہوئے اور انتہائی لائق تحسین ہیں مصباح القرآن ٹرسٹ کے کارکنان کہ جو اسے مومنین کرام کی خدمت میں کتاب کی صورت میں لا رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ خداوند کریم ہم سب کی اس مشترکہ کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ہماری اور ہمارے لواحقین کی بخشش کا ذریعہ قرار دے۔

بندۂ خدا

شیخ شبیر حسن میثمی

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ ملت اسلامیہ کے بالعموم اور مذہب شیعہ کے بالخصوص عظیم محسن شمار کیے جاتے ہیں۔آپؒ نے اپنی تصنیف کے ذریعہ سے مذہب آل محمدؐ کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔آپؒ کا نام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین بن موسیٰؑ بن بابویہ قمی تھا۔

علامہ خلاصہ میں رقم طراز ہیں کہ محمد بن علی بن حسین بن موسیٰؑ بن بابویہ قمی۔جن کی کنیت ابوجعفر تھی۔ایران کے مشہور شہر ''رے'' میں پیدا ہوئے۔مذہب اہل بیتؑ کے عظیم الشان فقیہ اور اہل خراسان کے مرجع تھے۔آپؒ ۳۵۵ھ میں عین عالم جوانی میں بغداد تشریف لائے،اور آپؒ نے وہاں درس حدیث کا حلقہ قائم کیا۔چند دنوں میں آپؒ کے حلقہ حدیث کی شہرت دور،دور تک پھیل گئی اور مذہب امامیہ کے بزرگ علماء آپؒ کے حلقہ درس میں آ کر شریک ہوتے اور ان سے استفادہ کرتے تھے۔آپؒ حدیث کے جلیل القدر حافظ تھے۔اور رجال کے متعلق گہری بصیرت رکھتے تھے۔احادیث کے عظیم نقاد تھے۔اہل قم میں آج تک ان جیسا ذہین اور علم وعمل رکھنے والا شخص کوئی پیدا نہیں ہوا۔

شیخ صدوقؒ نے تین سو کے قریب کتابیں تالیف کی ہیں۔جن میں سے اکثر کتابوں کا تذکرہ ہم نے اپنی کتاب کبیر میں کیا ہے۔۳۸۱ھ میں آپؒ نے وفات پائی۔''انتہیٰ''

میں عرض کرتا ہوں کہ شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بھائی حسین امام صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کی دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوئے تھے۔کیونکہ ان کے والد ماجد نے امام زمانہؑ کے نائب خاص حسین بن روح سے فقیہ فرزند کی دعا کے لیے متوسل ہوئے تھے اور انہوں نے ان کی یہ خواہش امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی خدمت میں پیش کی تھی اور امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) نے ان کے لیے دعا فرمائی تھی۔اور ان کی پیدائش کی پیش گوئی فرمائی تھی۔

ابن ندیم اپنی کتاب الفہرست میں لکھتے ہیں کہ شیخ صدوقؒ قریباً تین سو کتابوں کے مصنف تھے اور اس وقت مجھے ان کی جن کتابوں کے نام یاد ہیں ان کا تذکرہ کر رہا ہوں۔

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور کتب

1۔ دعائم الاسلام فی معرفۃ الحلال والحرام

2۔ کتاب المقنع

3۔ کتاب المرشد

4۔ کتاب الفضائل

5۔ کتاب المواعظ والحکم

6۔ کتاب السلطان

7۔ کتاب فضائل العلویه

8۔ کتاب المصادقة

9۔ کتاب الخوائم

10۔ کتاب المواریث

11۔ کتاب الوصایا

12۔ کتاب غریب حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ والائمہ علیہم السلام

13۔ کتاب الحذاء الخف

14۔ کتاب حذو النعل بالنعل

15۔ کتاب مقتل الحسین علیہ السلام

16۔ رسالة فی ارکان الاسلام الی اهلا لمعرفة والدین

17۔ کتاب المحافل

18۔ کتاب الوضوء

19۔ کتاب علل الحج

20۔ کتاب علل الشرائع

21۔ کتاب الطرائف

22۔ کتاب نوادر الاخبار

23۔ کتاب فی ابی طالب علیہ السلام وعبد المطلب علیہ السلام وعبد اللہ علیہ السلام وامنة بنت وهب علیہا السلام

24۔ کتاب الملاهی

25۔ کتاب العلل (غیر مبّوب)

26۔ رسالة فی الغیبة الی اهل الری و المقیمین بها و غیرهم

27۔ کتاب مدینة العلم

شیخ صدوق کی اہم ترین کتاب جس کا خود آپ نے ذکر کیا ہے اور شیخ بہائی کے والد محترم کے زمانے تک علماء دین کے استفادہ میں تھی اس کا نام مدینۃ العلم ہے جو مفقود ہوگئی اور افسوس کہ ہم تک نہ پہنچ سکی۔

"معالم العلماء" میں ابن شہر آشوب لکھتے ہیں کہ کتاب مدینۃ العلم دس جلدوں پر مشتمل ہے اور من لا یحضرہ الفقیہ چار جلدوں میں ہے اور اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینۃ العلم، من لا یحضرہ الفقیہ کے دو برابر تھی۔

شیخ طوسی، شیخ منتخب الدین اور دوسرے حضرات نے اس کتاب کو شیخ صدوق کی اہم ترین کتاب کے عنوان سے ذکر کیا ہے اور بہت سے بزرگان دین نے کتاب مدینۃ العلم سے احادیث نقل کی ہیں۔

صاحب روضات الجنات تحریر فرماتے ہیں:

علامہ اور شہیدین کے زمانے کے بعد کتاب مدینۃ العلم کہیں دکھائی نہیں پڑی اور نہ ہی اس کے بارے سنا گیا لیکن بعض لوگ معتقد ہیں کہ یہ کتاب شیخ بہائی کے والد کے زمانے تک موجود تھی اور ان کے پاس ایک نسخہ موجود تھا۔

شیخ حسین بن عبدالصمد حارثی (شیخ بہاء الدین عاملی کے والد) اپنی درایت کی کتاب میں لکھتے ہیں: ہماری احادیث کے معتبر اصول اور بنیادی پانچ کتابیں ہیں: کافی، مدینۃ العلم، من لا یحضرہ الفقیہ، تہذیب اور استبصار۔

علامہ مجلسی اور اس کے بعد سید محمد باقر جیلانی (سید شفتی) نے اس کتاب کی تلاش میں بہت زیادہ وقت و مال صرف کیا لیکن اس کتاب کو نہ پا سکے۔

28۔ من لا یحضرہ الفقیہ

29۔ کتاب التوحید

30۔ کتاب التفسیر۔

قارئین کرام یہ کتاب مکمل نہیں ہوسکی تھی کہ شیخ محترم دار فانی کو کوچ فرما گئے تھے۔

31۔ کتاب الرجال۔ یہ کتاب بھی نہ مکمل ہے

32۔ المصباح لکل واحد من الائمة علیہ السلام

33۔ کتاب الزهد لکل واحد من الائمة علیہ السلام

34۔ کتاب ثواب الاعمال

35۔ کتاب عقاب الاعمال

36۔ معانی الاخبار

37۔ کتاب الغیبة۔ یہ ایک مبسوط کتاب ہے

38۔ دین الامامیہ

39۔ کتاب المصباح

40۔ کتاب المعراج۔

ان کے علاوہ شیخ صدوق نے اور بھی بہت سی کتابیں اور رسالہ جات تالیف کیے ہیں۔ [1]

شیخؒ کی کتابوں اور روایات کے متعلق ہمارے اصحاب کی ایک جماعت نے خبر دی ہے۔ جن میں شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان اور ابوعبداللہ حسین بن عبیداللہ اور ابوالحسین جعفر بن حسین بن حسکہ اور ابوزکریا بن سلیمان حرانی سرفہرست ہیں۔

علماء کی توثیق

محقق بہبہانی کی تعلیقہ میں مذکور ہے کہ محقق بحرانی نے حاشیۂ بلغہ میں ذکر کیا ہے کہ ''ہمارے مشائخ نے شیخ بہبہانی سے ابن بابویہ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے ان کو عادل قرار دیا اور ان کی توثیق کی اور ان کی تعریف کی''۔

علاوہ ازیں دوسرے حاشیہ پر مرقوم ہے:

ہمارے بعض مشائخ شیخ صدوق عطر اللہ مرقدکی توثیق کے لیے توقف کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ توقف سراسر غلط ہے۔ کیونکہ ابن بابویہ رئیس المحدثین ہیں اور ہمارے اصحاب کی عبارات میں انہیں لفظ ''صدوق'' سے تعبیر کیا ہے اور امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی توقیع مبارک میں ان کے لیے لفظ ''فقیہ'' کا اطلاق کیا گیا ہے۔ المختلف میں ان کی تعدیل وتوثیق کی تصریح کی گئی ہے۔ اور سید ابن طاؤس نے کتاب فلاح السائل میں اس توثیق کو قبول کرتے ہوئے لکھا۔

''حقیقت تو یہ ہے کہ میں نے اپنے اصحاب میں سے کسی کو ایسا نہیں پایا کہ اس نے شیخ صدوقؒ کی کسی صحیح السند روایت میں توقف کیا ہو۔

طبقہ محدثین میں اس کے برعکس میں نے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ مراسیل شیخ کو بھی صحیح شمار کیا جاتا ہے۔ اور اس کے متعلق علماء کا فیصلہ یہ ہے کہ شیخ صدوق کی مراسیل، ابن ابی عمیر کی مراسیل سے کسی طرح کم نہیں ہیں۔ اور ان کی مراسیل کو صحیح سمجھنے والوں میں علامہ شامل ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے ''مختلف'' میں اس کی وضاحت کی ہے اور ان کے علاوہ شہید اور سید محقق داماد بھی شامل ہیں''۔

[1] مجالس المومنین میں شیخ صدوقؒ کی دو سو سے زائد تالیفات کا ذکر ہے

علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''ابن طاؤس نے کتاب النجوم میں شیخ صدوقؒ کی توثیق کی ہے بلکہ مذہب امامیہ کے تمام محدثین نے ان کی توثیق کی ہے۔ کیونکہ تمام محدثین نے امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کی توقیع کی توثیق کی ہے جس میں ان دو بھائیوں کے فقیہ ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ کیونکہ اگر شیخ صدوقؒ اور ان کے بھائی غیر موثق ہوتے تو امامؑ لفظ خیر سے ان کی توصیف نہ فرماتے''۔

شیخ صدوقؒ کی توثیق وتعدیل کے شواہد اتنے زیادہ ہیں کہ ہم ان کا تذکرہ کرنے سے قاصر ہیں۔

سلطان رکن الدولہ کے دربار میں شیخ صدوقؒ کا مکالمہ

شیخ جعفر رازی نے شیخ صدوقؒ کے حسین مقالات پر مشتمل ایک مکمل رسالہ تالیف کیا ہے۔ جس میں انہوں نے قاضی نور اللہ شوستریؒ کی کتاب مجالس المومنین سے درج ذیل مقالہ نقل کیا ہے۔

جب شیخ صدوقؒ کے علم و فضل کی شہرت دور دور تک پھیل گئی تو سلطان رکن الدولہ کو ان کی ملاقات کا اشتیاق ہوا۔ اور اس نے شیخ صدوقؒ سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا۔

چنانچہ شیخؒ نے بادشاہ کی خواہش پر ان سے ملاقات کی۔ بادشاہ نے شایان شان طریقہ پر انہیں خوش آمدید کہا اور اپنے ساتھ انہیں کرسی پر بٹھایا۔ جب بادشاہ کی مجلس وزراء و علماء سے آراستہ ہوگئی تو بادشاہ نے شیخ صدوقؒ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: جناب شیخ! کیا امامت علی علیہ السلام کے عقیدہ کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان دوسرے خلفاء کا انکار کرے، اور کیا دوسرے خلفاء کا انکار کیے بغیر انسان امامت علیؑ پر ایمان نہیں لا سکتا؟

یہ سوال سن کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ''محترم بادشاہ! اللہ اپنی توحید کے اقرار اس کو وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک معبودانِ باطل کی نفی نہ کی جائے۔ جیسا کہ کلمہ توحید لا الہ الا اللہ اس کا شاہد ہے۔ اور اسی طرح سے اللہ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار بھی اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک مسیلمہ کذّاب اور اسود حسنی جیسے جھوٹے مدعیان نبوت کا انکار نہ کیا جائے۔ بعینہ اسی طرح سے اللہ امامت علیؑ کا اقرار اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک ان کے حریفوں کی خلافت و امامت کا انکار نہ کیا جائے''۔

بادشاہ یہ جواب سن کر عش عش کر اٹھا اور شیخؒ سے گزارش کی کہ وہ غصب خلافت کی تفصیل بیان کریں اور مسئلہء خلافت کی شرعی حیثیت واضح کریں۔

یہ سن کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ''محترم بادشاہ! سورۃ البرائت کے قصہ پر امامت کا اجماع ہے اور یہ اجماع اس حقیقت کا مظہر ہے کہ خلیفہ اول کا اسلام سے چنداں واسطہ تک نہیں۔ اور مزید یہ کہ رسول خداؐ کے وہ ہرگز متعین کردہ فرد نہیں تھے۔ اور یہ اجماع اس حقیقت کا پتہ دیتا ہے کہ امیر المومنینؑ کی ولایت و امامت کو اللہ نے آسمان سے نازل کیا تھا''۔

بادشاہ نے کہا آپؒ اس خبر کی تفصیل بیان کریں۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: ''بادشاہ سلامت! واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ برائت کی ابتدائی آیات نازل فرمائیں۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر کو بلایا اور حکم دیا کہ وہ ان آیات کو لے کر مکہ چلے جائیں اور حج کے اجتماع میں یہ آیات پڑھ کر سنائیں۔

چنانچہ حضرت ابوبکر مذکورہ آیات لے کر روانہ ہوئے ابھی کچھ فاصلے پر تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ امین کو نازل فرمایا اور وہ خدا کی طرف سے یہ پیغام لائے۔

لا یؤدی عنك الا انت او رجل منك

''اس حکم کو یا تو آپ خود پہنچائیں یا وہ انسان اسے پہنچائے جو آپ میں سے ہو'' یہ حکم ربانی سننے کے بعد حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو روانہ کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ حضرت ابوبکر سے ملاقات کریں اور انہیں اطلاع دیں کہ ان سے یہ ذمہ داری واپس لے لی گئی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام روانہ ہوئے اور حضرت ابوبکر سے ملے اور انہیں خبر دی کہ تبلیغ آیات کی ذمہ داری سے انہیں معزول کیا جاچکا ہے۔ لہٰذا مذکورہ آیات حضرت علیؑ نے حج کے مجمع میں تلاوت فرمائیں''۔

یہ واقعہ سنا کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: بادشاہ! اس واقعہ سے درج ذیل امور کا اثبات ہوتا ہے۔

1۔ حضرت ابوبکر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تابع نہ تھے۔ کیونکہ اگر وہ تابع ہوتے تو یقیناً رسول خداؐ کی ''منّیّت'' کا انہیں ضرور شرف حاصل ہوتا۔

کیونکہ قرآن مجید کی آیت ہے ''فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي'' [1] (حضرت ابراہیمؑ نے کہا) پس جو کوئی میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہوگا۔

2۔ اور جو تابعدار نہ ہو وہ محب نہیں بن سکتا کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي [2] ''آپ کہہ دیں اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو''

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو تابع فرماں نہیں ہے وہ محب بھی نہیں ہے۔

3۔ اور یہ بات بڑی واضح ہے کہ جو شخص محب نہ ہو وہ بغض رکھنے والا ہوتا ہے۔ اور حُب النبیؐ کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان اور بغض نبیؐ کا مقصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار ہوا کرتا ہے۔

علاوہ ازیں جہاں اس واقعہ سے حضرت ابوبکر کی مذمت ثابت ہوتی ہے وہاں حضرت علی علیہ السلام کی بدرجہ اتم مدح ثا

[1] ابراہیم۔۳۶

[2] آل عمران۔۳۱

بت ہوتی ہے۔ کیونکہ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام رسول خدا کی "منیت" کے مقام پر فائز تھے۔ اور اس مقام کے حصول کے لیے اتباع شرط اول ہے اور اتباع کرنے والا خدا کا محبوب ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے سورۂ ھود میں ارشاد فرمایا:۔

اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ وَيَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ.......... [1]

"تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہو اور اس کے پیچھے گواہ چلا آرہا ہو"۔۔۔۔۔۔۔۔الخ

احادیث میں "صاحب بینہ" سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور "شاہد" سے حضرت علی علیہ السلام مراد لیے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ترین حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا

طَاعَةُ عَلِيٍّ كَطَاعَتِيْ وَ مَعْصِيَتُهٗ مَعْصِيَتِيْ

"علیؑ کی اطاعت میری اطاعت ہے اور علیؑ کی نافرمانی میری نافرمانی ہے"

علاوہ برایں علمائے اہل سنت نے خود ہی روایت کی ہے کہ جب جنگ احد میں تین صحابہ بھاگ گئے اور رسول خداؐ میدان میں تن تنہا رہ گئے تو اسی اثنا میں دیکھا کہ جانثاری کا دعویٰ کرنے والے پہاڑوں پر بھاگ رہے ہیں اور ایک علی میدان میں ٹھہرے ہوئے ہیں اور نبوت و رسالت کا دفاع کر رہے ہیں تو اس وقت جبرائیلؑ امین نے بے ساختہ کہا: مواسات و خیر خواہی کا حق وہی ہے جو علیؑ ادا کر رہے ہیں۔

رسول خداؐ نے فرمایا: بھلا اس میں تعجب کیسا؛ اِنَّهٗ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

اس وقت جبرائیل امینؑ نے کہا: "وَ اَنَا مِنْكُمَا"، اور میں تم دونوں میں سے ہوں۔

یہ چند واقعات سنانے کے بعد شیخ صدوقؒ نے رکن الدولہ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: محترم بادشاہ! جو شخص چند آیات کی تبلیغ کا اہل نہ ہو اور جسے خدا و رسول تبلیغ سے معزول کر چکے ہوں، تو ایسا شخص پورے کلام خدا کی تبلیغ کا اہل کیسا ہو سکتا ہے؟

اور جسے خدا و رسول تبلیغ آیات کے لیے نامزد کریں اس سے حکومت و امارت چھیننا کہاں کا انصاف ہے؟

بادشاہ نے شیخ صدوقؒ کے یہ واضح دلائل سن کر کہا:

"میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے دلائل وزنی ہیں"۔

حاضرین محفل کے سوال اور شیخ صدوقؒ کے جوابات

شیخ صدوقؒ کے یہ دلائل قاہرہ سن کر حاضرین بڑے ہی جز بز ہوئے اور بادشاہ سے عرض کرنے لگے کہ اگر انہیں بھی

[1] ھود۔۱۷

اجازت ہو تو وہ بھی شیخ سے کچھ سوال کر لیں۔

بادشاہ نے اجازت دی تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا: محترم شیخ! کیا یہ ممکن ہے کہ پوری امت اسلامیہ جہالت اور ضلالت پر جمع ہو جائے۔ جب کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

"لا تجتمع امتی علی ضلالة" [1]

میری امت گمراہی پر مجتمع نہ ہوگی؟

یہ سن کر شیخ صدوقؒ نے فرمایا: لغت میں لفظ امت کا اطلاق جماعت پر کیا جاتا ہے اور جماعت کے لیے کم از کم تین افراد کا ہونا ضروری ہے۔ بلکہ بعض لغت کے نزدیک دو افراد کے لیے بھی لفظ جماعت اور لفظ امت کا اطلاق درست ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرد واحد کو بھی لفظ امت سے تعبیر کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

إِنَّ إِبْرَٰهِيمَ كَانَ أُمَّةً قَانِتًا لِّلَّهِ حَنِيفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّأَنْعُمِهِ ۚ اجْتَبَاهُ وَهَدَاهُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٢١﴾ [2]

"بے شک ابراہیمؑ ایک مستقل امت اور اللہ کے اطاعت گزار اور باطل سے کترا کر چلنے والے تھے اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔ وہ اللہ کی نعمتوں کے شکر گزار تھے۔ خدا نے انہیں منتخب کیا تھا اور سیدھے راستے کی ہدایت دی تھی۔"

جب لفظ "امت" کا اطلاق قرآنی لفظوں میں فرد واحد پر ہو سکتا ہے تو حدیث کے الفاظ سے بھی امیر المومنینؑ اور ان کے پیروکار مراد لیے جا سکتے ہیں۔

شیخ کا یہ جواب سن کر حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا جناب عالی! یہ درست ہے کہ لفظ امت کا اطلاق قلیل ترین افراد پر بھی ہو سکتا ہے لیکن لفظ امت سے بڑی جماعت مراد لینا زیادہ مناسب ہے۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا ہم جب بھی قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں تو ہمیں قرآن مجید اکثریت کی مذمت اور اقلیت کی مدح کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے جیسا کہ یہ آیات اس مفہوم کی شاہد ہیں۔

۱۔ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ۔ [3]

ان لوگوں کی اکثر راز کی باتوں میں کوئی خیر نہیں ہے۔

---

[1] مرآۃ العقول فی شرح أخبار آل الرسول، ج ۵ ص: ۵۶

[2] سورۂ نحل ۱۲۰۔۱۲۱

[3] سورۂ نساء ۱۱۴

۲۔ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ.[۱]
تمہاری اکثریت فاسقین پر مشتمل ہے۔

۳۔ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ.[۲]
یقیناً ہم تمہارے پاس حق کو لائے ہیں۔لیکن تمہاری اکثریت حق کو ناپسند کرتی ہے۔

۴۔ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ.[۳]
بلکہ ان کی اکثریت ایمان نہیں رکھتی۔

۵۔ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ.[۴]
اوران کی اکثریت عقل نہیں رکھتی۔

۶۔ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ.[۵]
اورلیکن ان کی اکثریت جاہل ہے۔

۷۔ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ.[۶]
اورآپ ان کی اکثریت کوشکرگزار نہیں پائیں گے۔

۸۔ وَاِنْ وَّجَدْنَآ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِيْنَ.[۷]
اورہم نے ان کی اکثریت کوفاسق پایا۔

۹۔ وَمَا يَتَّبِعُ اَكْثَرُهُمْ اِلَّا ظَنًّا.[۸]
اوران کی اکثریت ظن وگمان کی پیروی کرتی ہے۔

۱۰۔ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ.[۹]
ان کی اکثریت نے منہ موڑلیاہے۔پس (پیغام حق) نہیں سنیں گے۔

---

[۱] سورۂ مائدہ ۵۹
[۲] سورۂ زخرف ۷۸
[۳] سورۂ بقرہ ۱۰۰
[۴] سورۂ مائدہ ۱۰۳
[۵] سورۂ انعام۔۱۱۱
[۶] سورۂ اعراف۔۱۷
[۷] سورۂ اعراف ۱۰۲
[۸] سورۂ یونس۔۳۶
[۹] سورۂ فصلت۔۴

الغرض قرآن مجید میں ایسی بیسیوں آیات ہیں جن میں اکثریت کی مذمت کی گئی ہے۔اور اس کے برعکس ایسی دسیوں آیات موجود ہیں جن میں اقلیت کی تعریف کی گئی ہے مثلاً

۱۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِيْلٌ مَّا هُمْ۔ [۱]

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے اور وہ بہت ہی قلیل ہیں۔

۲۔ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ۔ [۲]

اور میرے بندوں میں سے شکر کرنے والے بہت کم ہیں۔

۳۔ وَمَآ اٰمَنَ مَعَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلٌ۔ [۳]

اور اس پر بہت کم افراد ایمان لائے۔

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کی وضاحت کردی ہے کہ امت موسیٰ میں سے حق پر قائم رہنے والے افراد بہت کم ہیں۔اسی طرح امت اسلامیہ میں سے بھی حق کے پاسبان اور ہادی بہت کم ہیں۔ چنانچہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰٓى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ۔ [۴]

''اور موسیٰؑ کی قوم میں سے ایک ایسی جماعت بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور معاملات میں حق و انصاف کے ساتھ کام کرتی ہے۔''

اور امت اسلامیہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ۔ [۵]

''اور ہماری مخلوقات میں سے وہ قوم بھی ہے جو حق کے ساتھ ہدایت کرتی ہے اور حق ہی کے ساتھ انصاف کرتی ہے۔''

شیخ کا یہ جواب سن کر سائل خاموش ہوگیا اور اہل دربار میں سے کسی کو ہمت نہ ہوتی تھی کہ وہ کوئی مزید سوال کرتا۔

---

[۱] سورۂ ص۔ ۲۴
[۲] سورۂ سبا۔ ۱۳
[۳] سورۂ ہود ۴۰
[۴] سورۂ اعراف۔ ۱۵۹
[۵] سورۂ اعراف۔ ۱۸۱

کیا پوری امت کا بھٹکنا درست قرار دیا جا سکتا ہے؟

جب اہل دربار میں سے کسی کو سوال کرنے کا یارانہ رہا تو بادشاہ نے شیخ صدوقؒ سے پوچھا: کیا تاریخی تسلسل اور عقل ودانش ہمیں اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم امت اسلامیہ کی ایک بڑی جماعت کے متعلق یہ فرض کرلیں کہ انہوں نے حق کو چھوڑ دیا تھا جب کہ وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض یافتہ اور تربیت یافتہ تھے؟

شیخ صدوق نے فرمایا: محترم بادشاہ! ایسا سمجھنے سے کون سا فرق پیدا ہو جائیگا اور یہ تصور کرنے سے دین میں کون سی خرابی لازم آئے گی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ارتداد کی پہلے سے خبر دے چکا ہے۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَاۗىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓي اَعْقَابِكُمْ ۭ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰي عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَـيْـــًٔـا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ. [1]

''اور محمدؐ تو صرف ایک رسول ہیں۔ جن سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔ کیا اگر وہ مرجائیں یا قتل ہو جائیں تو تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے۔ تو جو بھی ایسا کرے گا وہ خدا کا کوئی نقصان نہیں کرے گا اور خدا تو عنقریب شکرگزاروں کو ان کی جزا دے گا۔''

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی تشبیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دی ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا. [2]

''بے شک ہم نے تم لوگوں کی طرف تمہارا گواہ بنا کر ایک رسول بھیجا ہے۔ جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو شبیہ موسیٰؑ قرار دیا اور حبیب خداؐ نے حضرت علیؑ کو شبیہ ہارونؑ قرار دیتے ہوئے حدیث منزلت میں ارشاد فرمایا:۔

اَمَا تَرْضٰی یَا عَلِیُّ اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّآ اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ [3]

اے علیؑ! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تمہیں مجھ وہی درجہ حاصل ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے حاصل تھا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

اور اب ملاحظہ فرمائیں کہ تاریخی تسلسل اور عقل ودانش امت موسیٰؑ کے لیے کیا فیصلہ کرے گی؟

---

[1] سورۂ آل عمران ۱۴۴

[2] سورۂ مزمل۔ ۱۵

[3] الکافی (ط۔ الاسلامیۃ)، ج ۸، ص: ۱۰۷

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمایا کہ جب موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کے لئے تشریف لے گئے اور انہوں نے حضرت ہارونؑ کو اپنا جانشین قرار دیا۔ اور کوہ طور پر انہیں تیس کی بجائے چالیس راتیں ٹھہرنا پڑی تو امت موسیٰؑ کی اکثریت مرتد ہوگئی اور خدا کو چھوڑ کر سامری کے بنائے ہوئے بچھڑے کی عبادت کرنے لگ گئی۔

بادشاہ سلامت! انصاف سے بتائیں جب موسیٰؑ کی امت موسیٰؑ کی زندگی میں بھٹک سکتی ہے؟

تو رسول خداؐ کی امت ان کی وفات کے بعد کیوں نہیں بھٹک سکتی؟

شیخ کا یہ استدلال سن کر بادشاہ عش عش کر اٹھا اور کہنے لگا اس سے بہتر استدلال ممکن ہی نہیں ہے۔

شیخ صدوقؒ کا ایک اور استدلال

اس کے بعد شیخ نے فرمایا محترم بادشاہ! عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے برادرانِ اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا خلیفہ نامزد نہیں کیا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے وقت صحابہ نے مل جل کر حضرت ابوبکر کو نامزد کیا تھا۔

اس نظریہ میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا اور امت نے اپنی صوابدید سے خلیفہ نامزد کیا اور یہ نامزدگی جائز قرار پائی۔

تو اس عقیدہ میں دو علیحدہ علیحدہ اعمال کی نسبت علیحدہ علیحدہ شخصیات کی جانب کی گئی۔

۱۔ رسول خداؐ کی سنت ہے خلیفہ نہ بنانا۔

۲۔ امت کی سنت ہے خلیفہ بنانا۔

تو اس نظریہ کے حاملین سے ہماری یہی درخواست ہے کہ خدارا وہ ہمیں بتائیں کہ

۱۔ رسول خداؐ نے خلیفہ مقرر نہ کر کے صحیح کیا تھا یا غلط؟

۲۔ اور امت نے خلیفہ مقرر کر کے صحیح کیا تھا یا غلط؟

جب کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل کو غلط کہنا ہرگز درست نہیں ہے۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کے لیے یہ کہنا انتہائی آسان ہے کہ امت نے سقیفہ میں جو نامزدگی کی تھی وہ منشائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف تھی اور وہ ایک غلط اقدام تھا۔

اور آیئے یہ دیکھیں کہ کیا واقعاً رسول خداؐ نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا اور عدم استخلاف کا یہ عقیدہ کسی عاقل کے لیے کسی طور بھی قابل قبول نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ ایک بھکاری جس کی کل کائنات صرف ایک کشکول اور ایک جھونپڑی پر مبنی ہوتی ہے، وہ بھی کسی نہ کسی کو اپنا جانشین مقرر کر کے جاتا ہے جب کہ دین و دنیا کے احکام حبیب خداؐ کے پاس تفویض تھے تو آپؐ نے کسی کو اپنا جانشین متعین نہیں کیا تا کہ افراد امت ایک دوسرے کے دست گریبان رہیں۔

اور اس سے عجیب تر بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکر نے تو حضرت عمر کو اپنا جانشین بنایا اور حضرت عمر نے بھی اپنی نیابت کے لیے چھ افراد پر مشتمل ایک شوریٰ تشکیل دی تھی!

اس صورت میں برادران اہل سنت سے ہمارا یہ سوال ہے کہ حضرت ابوبکر نے اسلام کی محبت میں حضرت عمر کو اپنا جانشین بنایا تھا یا کچھ دیگر اسباب کی وجہ سے انہیں نامزد کیا تھا؟

اور اسی طرح حضرت عمر نے جانشینی کے لیے چھ افراد پر مشتمل جو شوریٰ تشکیل دی تھی وہ اسلام کی محبت کے تقاضا سے تھی یا کچھ اور اسباب کے ماتحت تھی؟

اگر دونوں بزرگواروں کا یہ فعل محبت اسلام کی وجہ سے تھا تو ہم اہل سنت برادران سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (عیاذاباللہ) اسلام سے اتنی محبت بھی نہ تھی جتنی کہ شیخین کو تھی؟

تو کیا شیخین کے لیے انتخاب جائز تھا، لیکن جناب رسول کریمؐ کے لیے جائز نہیں تھا؟

اگر برادران اہل سنت کے پاس اس سوال کا جواب ہو تو وہ ہمیں اپنے جواب سے مطلع فرمائیں۔

بادشاہ نے شیخ صدوق کی تقریر کو بہت پسند کیا اور شیخ سے کہا کہ پھر آپ ہی بتائیں کہ اہل سنت نے کس بنیاد پر حضرت ابوبکر کو اپنا خلیفہ تسلیم کیا؟

امامت نماز کی حقیقت

شیخ صدوقؒ نے فرمایا:۔ بادشاہ معظم! اصل بات یہ ہے کہ ہمارے ان دوستوں کا گمان یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں نماز کے لیے اپنا نائب مقرر کیا تھا۔

اور اس کے لیے دلچسپ بات یہ ہے کہ یہ روایت سرے سے ہی غلط ہے کیونکہ ہمارے مخالف اس بارے میں مختلف آراء رکھتے ہیں اور وہ خود بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت ابوبکر نے نماز شروع کرائی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی امامت کا علم ہوا تو وہ اپنی تمام تر تکلیف کے باوجود بستر سے اٹھے اور نقاہت کی وجہ سے چلنے کے قابل نہیں تھے۔ اس عالم میں انہوں نے علیؑ و عباسؓ کے کندھوں کا سہارا لیا اور مسجد میں تشریف لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آتا دیکھ کر حضرت ابوبکر مصلیٰ سے ہٹ گئے اور رسول خداؐ اپنے مصلّی پر تشریف لائے اور بیٹھ کر اشاروں سے نماز پڑھائی۔

اگر حضرت ابوبکر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ہی اپنا جانشین نامزد کیا ہوتا تو انہیں خود جانے کی کیا ضرورت تھی؟

اور اس روایت کے برعکس بعض مخالفین نے روایت یوں تخلیق کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حفصہ بنت عمر سے فرمایا:۔

مری اباك ان يوم الناس بالصلاة۔

''اپنے باپ کو حکم دے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے''

جب روایات باہمی اختلاف کا شکار ہیں تو ان روایات سے شیخین کی خلافت کا اثبات ممکن نہیں ہے!

اور اس روایت کی صحیح نہ ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو حضرت ابوبکر و عمر اس روا یت کو انصار مدینہ کے مقابلہ میں سقیفہ بنی ساعدہ میں خود پیش کرتے۔ لیکن انہوں نے اس روایت کو انصار کے مقابلہ میں پیش نہیں کیا تھا تو گویا اب مدعی سست گواہ چست والا معاملہ بن چکا ہے۔

علاوہ ازیں امامت نماز عمر و ابوبکر کی جتنی بھی روایات موجود ہیں ان تمام تر روایات کی مرکزی روایہ حضرت عائشہ و حفصہ ہیں۔ اور حضرت ابوبکر و عمر نے گواہی کے لیے ایک عجیب اصول وضع کیا تھا کہ جب گواہی دینے والے کو اس گواہی سے کوئی دینی یا دنیاوی فائدہ حاصل ہوسکتا ہو، تو ایسی گواہی قابل قبول نہیں ہے۔

چنانچہ اس طرف قاعدہ کے تحت حضرت علیؑ اور حسنینؑ کریمین کی فدک کے ہبہ نامے کے متعلق گواہی مسترد کر دی گئی تھی۔ اب ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ ہم حضرت ابوبکر و عمر کی امامت نماز کی جملہ روایات یہ کہہ کر مسترد کر دیں کہ ان کی روا یت کرنے والی ان کی اپنی صاحبزادیاں ہیں۔

جب رسول خدا کی صاحبزادی کی گواہی قابل قبول نہیں ہے تو ان کی گواہی کی بھی چنداں حیثیت نہیں ہے۔ سواد اعظم کے علماء نے خود ہی روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بیٹی کی گواہی باپ کے حق میں قابل قبول نہیں ہے۔ اور علماء اہل سنت کا یہ متفقہ فیصلہ ہے۔

یہ سن کر بادشاہ نے کہا کہ یقیناً شیخ کا فرمان حق ہے اور مخالفین کے اقوال باطل ہیں۔ پھر بادشاہ نے کہا جناب شیخ! آپ نے امامت کو بارہ افراد میں کیوں محدود کر رکھا ہے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: محترم بادشاہ! امامت فرائض الٰہی میں سے ایک فرض ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو بھی فریضہ مقرر کیا ہے اس کی تعداد اور مقدار بھی ساتھ ہی متعین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نماز فرض کی ہے تو اس کی تعداد بھی سترہ رکعات مقرر کی ہے۔ اور روزہ فرض کیا ہے تو ایک ماہ کا روزہ فرض کیا ہے۔ خواہ وہ مہینہ انتیس دن کا ہو یا تیس دن کا ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے صاحب استطاعت پر زندگی بھر میں ایک مرتبہ حج فرض کیا ہے۔ جس طرح سے یہ کہنا درست نہیں کہ نماز کی رکعت سترہ ہی کیوں مقرر ہوئیں اور روزہ صرف ایک ماہ کا فرض کیوں ہے اور حج ایک مرتبہ ہی فرض کیوں ہے۔ اسی طرح سے ائمہ کے متعلق یہ کہنا بھی درست نہیں ہے کہ منصب امامت بارہ افراد میں ہی محصور کیوں ہے؟

یقیناً اعداد میں اللہ کی طرف سے کوئی نہ کوئی حکمت مضمر ہے جس سے ہم واقف نہیں ہیں۔

بادشاہ نے کہا جناب شیخ! آپ کے مخالف رکعات نماز کی تعداد اور ماہ صیام اور حج کی فرضیت کے لیے آپ کے موا

فق ہیں لیکن تعداد ائمہ میں وہ آپ سے اختلاف کرتے ہیں آخر کیا وجہ ہے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: بادشاہ معظم! ان کی مخالفت ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ اور کسی کی مخالفت کو دیکھ کر انسان حقائق کا انکار کرنے لگے تو پھر اسلام ہی ثابت نہیں ہو سکے گا۔ کیونکہ یہود و نصاریٰ اور مجوس، اسلام کے باطل ہونے پر متفق ہیں اور معجزات نبی کے منکر ہیں۔ جس طرح سے مذکورہ مذاہب کے افراد کی مخالفت اسلام کے لیے ضرر رساں نہیں ہے، اسی طرح سے ہمارے مخالفین کی مخالفت بھی ہمارے لیے ضرر رساں نہیں ہے۔

امام زمانہ (عجل اللہ فرجہ الشریف) کا ظہور کب ہوگا؟

پھر بادشاہ نے شیخ سے پوچھا، امام زمانہؑ کا ظہور کب ہوگا؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا: محترم بادشاہ! اللہ تعالیٰ نے نہیں اپنی مخصوص حکمتوں کے پیش نظر لوگوں کی نگاہوں سے غائب کیا ہے اور ان کے وقت ظہور کے متعلق خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ اور ایک حدیث نبوی سے اس مفہوم کی تائید ہوتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔

مثل القائم من ولدی مثل الساعة [1]

''میری اولاد میں سے قائم کی مثال قیامت کی سی ہے''

اللہ تعالیٰ نے قیامت کے وقت کو مبہم رکھا ہے جیسا کہ قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔

يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَيَّانَ مُرْسٰىهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّيْ ۚ لَا يُجَلِّيْهَا لِوَقْتِهَآ اِلَّا هُوَ ؕ ثَقُلَتْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ لَا تَاْتِيْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً ؕ يَسْـَٔلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِيٌّ عَنْهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ. [2]

پیغمبرؐ! ''یہ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھکانہ کب ہے۔ تو کہہ دیجیے کہ اس کا علم میرے پروردگار کے پاس ہے۔ وہی اس کو بر وقت ظاہر کرے گا۔ یہ قیامت زمین و آسمان دونوں کے لیے بہت گراں ہے اور تمہارے پاس اچانک آنے والی ہے۔ یہ لوگ آپ سے اس طرح سوال کرتے ہیں گویا آپ کو اس کی مکمل فکر ہے۔ تو کہہ دیجیے کہ اس کا علم اللہ کے پاس ہے لیکن اکثر لوگوں کو اس کا علم بھی نہیں ہے۔''

تو جس طرح سے قیامت کے آنے کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے اسی طرح سے قائم آل محمد (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے ظہور کے وقت کا علم بھی صرف اللہ ہی کو ہے۔

---

[1] عیون اُخبار الرضا علیہ السلام، مقدمۃ ج 1 ص: 7

[2] سورۂ اعراف ۱۸۷

پھر بادشاہ نے کہا جناب شیخ! بھلا یہ بتائیں کہ کیا ایک انسان اتنی طویل عمر پا سکتا ہے۔ اور کیا طبعی طور پر اس کی عمر اتنی لمبی ہوسکتی ہے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا محترم بادشاہ! آپ کو اس کے متعلق ہرگز تعجب نہیں کرنا چاہیے، کیا آپ نے آج تک طویل العمر افراد کی داستانیں کبھی نہیں سنیں؟

بادشاہ نے کہا سنی تو ضرور ہیں لیکن ان کی صداقت معلوم نہیں ہے۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا تو کیا آپ نے حضرت نوح علیہ السلام کی عمر کے متعلق قرآن مجید میں نہیں پڑھا۔

فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا۔ [1]

''وہ اپنی قوم کے درمیان میں نو سو پچاس برس تک رہے''

بادشاہ نے کہا جی ہاں۔ شاید اس دور میں تو یہ عمر درست ہو لیکن جس دور میں ہم جی رہے ہیں اس دور کی مثال نہیں ملتی۔

شیخ صدوقؒ نے فرمایا محترم بادشاہ! انکار کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ مخبر صادقؐ فرما چکے ہیں، جو کچھ پہلی امتوں میں ہوا وہی کچھ میری امت میں بھی ہوگا۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ سابقہ ادوار میں بھی مشہور ترین افراد ہی طویل العمر رہے ہونگے اور امت اسلامیہ میں بھی مشہور ترین فرد طویل العمر ہوگا اور صاحب الزمان (عجل اللہ فرجہ الشریف) سے بڑھ کر زیادہ مشہور ومعروف اور کون ہوسکتا ہے؟

امامِ غائب کا فائدہ

پھر بادشاہ نے کہا جناب شیخ! آپ کا نظریہ ہے کہ آپ کا امام لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ ہے جب کہ حدود شرعیہ اور احکام الٰہیہ کا نافذ کرنا امام کی ذمہ داری ہے اور جب امام سرے سے ہی غائب ہو تو اس کا وجود اور عدم وجود یکساں ہوں گے۔ آخر اس کے متعلق آپ کیا فرمائیں گے؟

شیخ صدوقؒ نے فرمایا محترم بادشاہ! وجود امام صرف نظام حکومت کے لیے نہیں بلکہ وجود امام بقائے نظام کائنات کے لیے ہے۔ کیونکہ احادیث میں وارد ہے

لو لا الامام لما قامت السماوات والارض ولما انزلت السماء قطرة ولا اخرجت الارض برکتھا۔

''اگر امام نہ ہو تو زمین وآسمان قائم نہ رہیں گے اور اگر امام نہ ہو تو آسمان سے بارش کا قطرہ نازل نہ ہو اور اگر امام نہ

[1] سورۂ عنکبوت ۱۴

ہوتو زمین اپنی برکت کا کبھی مظاہرہ نہ کرے“

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے متعلق ارشاد فرمایا

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيهِمْ.[1]

”جب تک آپ ان کے درمیان موجود ہیں۔اس وقت تک اللہ انہیں عذاب نہیں دے گا“۔

اسی طرح سے امام رفع عذاب کے لیے نبی اکرمؐ کا قائم مقام ہوتا ہے اور اس کے وجود کی برکت سے زمین عذاب الٰہی سے محفوظ رہتی ہے۔

اہل سیر ونقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔آپؐ نے فرمایا

النجوم امان لا اهل السماء فاذا ذهبت النجوم اتى اهل السماء مايكرهون و اهل بيتي امان اهل الارض فاذا هلك اهل بيتي اتى اهل الارض ما يكرهون۔

”ستارے آسمان والوں کے لیے باعث امان ہیں۔جب ستارے چلے جائیں گے تو اہل آسمان پر وہ چیز واقع ہوجائے گی جس سے وہ کراہت کرتے ہیں۔اور میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے لیے باعث امان ہے جب زمین سے میرے اہل بیتؑ چلے گئے تو اہل زمین پر وہ چیز واقع ہوجائے گی جس سے وہ کراہت کرتے ہیں“۔

علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور حدیث ہے۔

لو بقيت الارض بغير حجة ساعة لساخت باهلها

”اگر زمین ایک ساعت کے لیے بھی حجت سے خالی ہوجائے تو اپنے اہل سمیت تباہ وبرباد ہوجائے“

بادشاہ کا اعلان حق

شیخ صدوقؒ کے دلائل سے بادشاہ بہت متاثر ہوا اور اس نے اعلان کرتے ہوئے کہا ”حق مذہب امامیہ کے ساتھ ہے ان کے علاوہ باقی مذاہب غلطی پر ہیں“

پھر اس نے شیخ سے درخواست کی کہ گاہے بہ گاہے دربار میں تشریف لایا کریں۔

جسے شیخ نے قبول کیا اور مناسب وقت پر آنے کا وعدہ فرمایا دوسرے دن بادشاہ دربار میں آیا تو اس نے دل کھول کر شیخ کے نظریات کی تائید وتصدیق کی اور شیخ کی جی بھر کر تعریف کی۔اتنے میں اہل دربار میں سے ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا بادشاہ سلامت! شیخ کا نظریہ یہ ہے کہ امام حسین علیہ السلام کا سر نوک نیزہ پر سورۂ کہف کی تلاوت کرتا تھا۔تو کیا ایسا نظریہ کس طرح سے درست قرار دیا جاسکتا ہے؟

---

[1] سورۂ انفال۔۳۳

بادشاہ نے کہا شیخ نے میرے سامنے تو ایسی بات نہیں کی۔ البتہ اس کے متعلق دریافت کریں گے۔ چنانچہ بادشاہ نے ایک خط لکھ کر شیخ سے اس مسئلہ کے متعلق اس کا نظریہ دریافت کیا تو شیخ نے جواب میں تحریر کیا۔

امام مظلومؑ کے سراطہر کا نوک نیزہ پر قرآن پڑھنا

یہ روایت ان لوگوں سے مروی ہے جنہوں نے امام مظلومؑ کے سراطہر کو نوک نیزہ پر قرآن پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ روایت ہمارے ائمہ ہدیٰ علیہم السلام میں سے کسی سے مروی نہیں ہے۔

البتہ ہم اس روایت کو درست سمجھتے ہیں اور ہمیں اس کی صداقت پر پورا یقین ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ گناہ گار افراد کے ہاتھ پاؤں قیامت کے دن گفتگو کریں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ۔ [1]

''آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے گفتگو کریں گے اور جو کچھ وہ کیا کرتے تھے اس کے متعلق ان کے پاؤں گواہی دیں گے''

تو جب بدکار افراد کے ہاتھ اور پاؤں گفتگو کر سکتے ہیں تو امام حسین علیہ السلام کا سراطہر نوک سنان پر قرآن کیوں نہیں پڑھ سکتا؟

اور اس مطلب کا انکار دراصل قدرت خداوندی اور فضیلت رسولؐ کا انکار ہے۔

اور واضح رہے کہ امام حسین علیہ السلام کائنات کی وہ عظیم الشان شخصیت ہیں جن کے مصائب پر ملائکہ نے گریہ کیا تھا۔ اور جن کی شہادت کے بعد آسمان سے خون کی بارش نازل ہوئی تھی۔ اور جنات نے بلند آواز میں جن کے نوحے پڑھے تھے۔ اور جو شخص اتنے واضح واقعات کو جھٹلاتا ہے تو اس سے کچھ بعید نہیں کہ وہ تمام شریعتوں کو جھٹلائے اور انبیائے کرامؑ کے جملہ معجزات کا تمسخر اڑائے۔ ایسے شخص سے دینی و دنیاوی ضروریات کا انکار ہر وقت ممکن ہے۔

---

[1] سورۃ یٰسین ۶۵

خطبة الكتاب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله الواحد القهار العزيز الجبار الرحيم الغفار فاطر الأرض و السماء خالق الظلمة و الضياء مقدر الأزمنة و الدهور مدبر الأسباب و الأمور باعث مَنۡ فِي الۡقُبُورِ المطلع على ما ظهر و استتر العالم بما سلف و غبر الذى له المنة و الطول و القوة و الحول أحمده على كل الأحوال و أستهديه لأفضل الأعمال و أعوذ به من الغي و الضلال و أشكره شكرا أستوجب به المزيد و أستنجز به المواعيد و أستعينه على ما ينجي من الهلكة و الوعيد و أشهد أن لا إله إلا الله الأول فلا يوصف بابتداء و الآخر فلا يوصف بانتهاء إلها يدوم و يبقى و يَعۡلَمُ السِّرَّ وَ أَخۡفى و أشهد أن محمدا عبده المكين و رسوله الأمين المعروف بالطاعة المنتجب للشفاعة فإنه أرسله لإقامة العوج و بعثه لنصب الحجج ليكون رحمة للمؤمنين و حجة على الكافرين و مؤيدا بالملائكة المسومين حتى أظهر دين الله على كره المشركين صلى الله عليه و آله الطيبين و أشهد أن على بن أبي طالب أمير المؤمنين و مولى المسلمين و خليفة رسول رب العالمين و أشهد أن الأئمة من ولده حجج الله إلى يوم الدين و ورثة علم النبيين صلوات الله و رحمته و سلامه و بركاته عليهم أجمعين.

أما بعد قال أبو جعفر محمد بن على بن الحسين بن موسى بن بابويه القمى الفقيه مصنف هذا الكتاب رحمة الله عليه وقع إلى قصيدتان من قصائد الصاحب الجليل كافى الكفاة أبي القاسم إسماعيل بن عباد أطال الله بقاءه و أدام دولته و نعماءه و سلطانه و أعلاه فى إهداء السلام إلى الرضا على بن موسى بن جعفر بن محمد بن على بن الحسين بن على بن أبي طالب عليه السلام فصنف هذا الكتاب لخزانته المعمورة ببقائه إذ لم أجد شيئا آثر عنده و أحسن موقعا لديه من علوم أهل البيت عليهم السلام لتعلقه بحبهم و استمساكه بولايتهم و اعتقاده بفرض طاعتهم و قوله بإمامتهم و إكرامه لذريتهم أدام الله عزه و إحسانه إلى شيعتهم قاضيا بذلك حق إنعامه على و متقربا به إليه لأياديه الزهر عندى و مننه الغر لدى و متلافيا بذلك تفريط الواقع فى خدمة حضرته راجيا به قبوله لعذرى و عفوه عن تقصيرى و تحقيقه لرجائى فيه و أملي و الله تعالى ذكره يبسط

بالعدل يده و يعلي بالحق كلمته و يديم على الخير قدرته يسهل المحان بكرمه و جوده و ابتدأت بذكر القصيدتين لأنهما سبب لتصنيفي هذا الكتاب و بالله التوفيق.

کتاب کی وجہ تالیف

حمد وثنا کے بعد اس کتاب کا مصنف ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی نزیل رَے عرض پرداز ہے کہ لصاحب الجلیل کافی الکفاۃ ابی القاسم اسماعیل بن عباد اطال اللہ بقاءَ وادام دولتہ ونعماءَ وسلطانہ کے دوقصیدے میرے سامنے پیش کیے گئے جن میں امام ہشتم ضامن غریباںِ حضرت امام علی رضاؑ کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کیا گیا۔ تو میں نے ان قصائد سے متاثر ہوکر یہ کتاب تالیف کی۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ محترم صاحب بن عباد کے خزانہ معمورہ کے لیے اس سے بہتر تحفہ ممکن نہیں ہے اور خود محترم صاحب بن عباد علوم اہل بیتؑ کے شیدائی ہیں اور ان کی ولایت سے تمسک رکھتے ہیں۔ اور ان کی اطاعت کو فرض جانتے ہیں اور ان کی امامت پر یقین رکھتے ہیں اور ان کی ذریت کا احترام کرتے ہیں۔ خدا کرے کہ ان کے احسانات کا سلسلہ شیعان اہل بیتؑ تک ہمیشہ جاری وساری رہے

میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کے ذریعہ سے میں ان کے احسانات کا بدلہ چکا سکوں گا اور ان کی خدمت گزاری میں جو مجھ سے کمی واقع ہوئی ہے، اس کتاب کے ذریعہ اس کی تلافی کرسکوں گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں عدل وانصاف کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس کے ذریعہ سے خدا کا کلمہ بلند وبالا ہو، اللہ تعالیٰ انہیں نیکی وبھلائی کی توفیق عطا فرمائے۔

صاحب بن عباد کا پہلا قصیدہ

جناب صاحب اسماعیل بن عباد رضی اللہ عنہ نے امام رضاؑ کے حضور ہدیہ پیش کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سائرا زائرا إلى طوس مشهد طهر و أرض تقديس

''سرزمین طوس کی طرف سفر کرنے والا زائر، وہ سرزمین جو کہ ایک طاہر کا مقام شہادت ہے اور جو پاکیزہ ترین سرزمین ہے''

أبلغ سلامي الرضا و حط على اكرم رمس لخير مرموس

''وہاں پہنچ کر رضاؑ کو میرا اسلام پہنچانا، وہاں اس مکرم قبر پر جانا جہاں مکرم ترین فرد مدفون ہے''

و الله و الله حلفة صدرت من مخلص في الولاء مغموس

''بخدا اولائے آل محمد میں یہ شخص قسم کھا کر کہتا ہے''

إنی لو کنت مالکا إربی کان بطوس الفناء تعریس

''اگر میں خود مختار ہوتا تو اپنے گھر بار کو چھوڑ کر طوس کی جانب تیزی سے چلا جاتا''

و کنت أمضی العزیم مرتحل منتسفا فیه قوة العیس

''تو میں تیز رفتار اونٹوں کی سی قوت کے ساتھ جانب طوس روانہ ہو جاتا''

لمشهد بالذکاء ملتحف و بالسناء و الثناء مأنوس

''میں اس شہر شہادت کی جانب سفر کرتا جس میں عقل مخلوط ہو چکی ہے اور تیز روشنی اور تعریف سے مانوس ہے''۔

یا سیدی و ابن سادتی ضحکت وجوه دهری بعقب تعبیس

''اے میرے سردار اور میرے سرداروں کے فرزند! آپ کی وجہ سے ترش روئی کے بعد میرے زمانہ کے چہرے مسکرا اٹھے''

لما رأیت النواصب انتکست رایاتها فی زمان تنکیس

''(اس مسکراہٹ کی وجہ یہ ہے کہ) میں نے نواصب کے پرچموں کو سرنگوں ہوتے ہوئے پایا ہے''

صدعت بالحق فی ولائکم و الحق مذ کان غیر منحوس

''تو میں نے آپ کی ولایت کے لیے کلمہ حق کو بلند کیا۔ اس حق کو بلند کیا جو کبھی بھی باعث نحوست نہیں رہا (یا جس کے لیے کبھی بخل نہیں کیا گیا)''۔

یا یا ابن النبی الذی به قمع الله ظهور الجبابر الشوس

''اے فرزند رسولؐ! جس کے ذریعہ سے اللہ نے متکبر جابروں کی پشتوں کو توڑ ڈالا''

و ابن الوصی الذی تقدم فی الفضل علی البزل القناعیس

''اور اے فرزند وصی! جس نے کامل اور عظیم افراد پر فضیلت میں سبقت حاصل کی''۔

و حائز الفخر غیر منتقص و لابس المجد غیر تلبیس

''اور اسباب فخر کو کامل طور پر جمع کرنے والے اور بغیر کسی شک وشبہ کے عظمت ومجد کا لباس پہننے والے''۔

إن بنی النصب کالیهود و قد یخلط تهویدهم بتمجیس

''ناصبیوں کی اولاد ان یہودیوں کی طرح سے ہے جن کی یہودیت میں مجوسیت مخلوط ہو چکی ہو''

کم دفنوا فی القبور من نجس أولی به الطرح فی النواویس

''ان لوگوں نے اپنے کتنے ہی نجس مردوں کو قبروں میں دفن کیا۔ حالانکہ جن کا نصاریٰ و مجوسی کے مقابر میں پھینکنا کہیں بہتر تھا''

عالمهم عند ما أباحثه　　في جلد ثور و مسك جاموس

''اور جب ان کے کسی عالم سے میں مباحثہ کرتا ہوں تو وہ مجھے یوں لگتا ہے جیسا کہ اس نے بیل کی کھال پہن رکھی ہو اور اس سے بھینے کی بو آ رہی ہو''

إذا تأملت شوم جبهته　　عرفت فيها اشتراك إبليس

''جب میں اس کی منحوس پیشانی کو غور سے دیکھتا ہوں تو مجھے اس میں ابلیس کی مشارکت محسوس ہوتی ہے''

لم يعلموا و الأذان يرفعكم　　صوت أذان أم قرع ناقوس

''اذان میں آپ کے جد امجد کا نام پکارا جاتا ہے۔ لیکن نواصب اتنے اندھے اور بہرے ہیں کہ انہیں آج تک یہ تمیز نہیں ہوئی کہ یہ اذان کی آواز ہے یا ناقوس کے بجنے کی آواز ہے''۔

أنتم حبال اليقين أعلقها　　ما وصل العمر حبل تنفيس

''آپ اہل بیتؑ یقین کی مضبوط رسیاں ہیں اور جب تک میری عمر باقی ہے میں ان رسیوں سے تمسک رکھوں گا''۔

كم فرقة فيكم تكفرني　　ذللت هاماتها بفطيس

''بہت سے ایسے فرقے ہیں جو آپ کی محبت کی وجہ سے مجھے کافر کہتے ہیں۔ جن کی کھوپڑیوں کو میں نے ہتھوڑے سے جھکایا ہوا ہے''

قمعتها بالحجاج فانخذلت　　تجفل عني بطير منحوس

''جن کو میں نے دلائل و براہین سے پاش پاش کیا تو وہ اپنے منحوس پرندوں سمیت مجھ سے بھاگ کھڑے ہوئے''

ان ابن عباد استجار بكم　　فما يخاف الليوث في الخيس

''یقیناً ابن عباد (شاعر) آپ کی پناہ میں آچکا ہے اور وہ بیشہ میں بیٹھے ہوئے شیروں سے نہیں ڈرتا''

كونوا أيا سادتي وسائله　　يفسح له الله في الفراديس

''اے میرے سردارو! تم اس کے مددگار بنو تاکہ جنت الفردوس میں اللہ اسے وسیع جگہ عطا فرمائے''

كم مدحة فيكم يحيزها　　كأنها حلة الطواويس

''وہ آپ کے متعلق کتنے ہی خوبصورت شعر کہتا ہے جو اپنے حسن میں مور کے پر نظر آتے ہیں''

و هذه كم يقول قارئها　　قد نثر الدر في القراطيس

''اور اس نظم کے پڑھنے والے تو اس کے متعلق کہتے ہیں کہ شاعر نے اوراق پر موتی بکھیر دیئے ہیں''

يملك رق القريض قائلها　　ملك سليمان عرش بلقيس

''ان اشعار کے کہنے والا ملک سلیمان اور عرش بلقیس کا مالک ہے''

بلغه الله ما يؤمله　　حتى يزور الإمام فى طوس

''خدا اس کی آرزوؤں کو پورا کرے۔ یہاں تک کہ وہ طوس میں امام کی زیارت سے مشرف ہو''

ابن عباد کا دوسرا قصیدہ

يا زائرا قد نهضا　　مبتدرا قد ركضا

''اے تیزی سے روانہ ہونے والے زائر!''

البرق إذا ما أومضا　　و قد مضى كأنه

''جو بجلی کی سی تیزی سے روانہ ہو رہا ہے''

أبلغ سلامى زاكيا　　بطوس مولاى الرضا

''طیب و طاہر امام رضا کو طوس میں میرا سلام پہنچا''

سبط النبى المصطفى　　و ابن الوصى المرتضى

''پیغمبر مصطفیٰؐ کے نواسے اور وصی مرتضیٰ کے فرزند کو میرا سلام پہنچانا''

من حاز عزا أقعسا　　و شاد مجدا أبيضا

''اس ذات کو میرا سلام پہنچے جو ہمیشہ کی عزت اور قدر و منزلت کا مالک ہے''

و قل له من مخلص　　يرى الولاء مفترضا

''اے زائر! انہیں اس مخلص کی طرف سے سلام پہنچانا جو ولایت کو فرض جانتا ہے''

فى الصدر لفح حرقة　　نترك قلبى حرضا

''دشمنان ولایت کی وجہ سے سینے میں الاؤ سے جل رہے ہیں۔ جو کہ میرے دل کو بیمار کر رہے ہیں''

من ناصبين غادروا　　قلب الموالى ممرضا

''یہ الاؤ ان نواصب کی وجہ سے بھڑک رہے ہیں جنہوں نے محبت کرنے والوں کے دلوں کو بیمار کر رکھا ہے''

صرحت عنهم معرضا　　و لم أكن معرضا

”ان سے اعراض کرتے ہوئے میں نے ان کی وضاحت کر دی ہے جب کہ میں تو مرد میدان ہوں، اعراض کرنے والا نہیں ہوں“

نابذتهم و لم أبل إن قيل قد ترفضا

”میں ان سے ٹکرا گیا اور میں نے اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ یہ لوگ مجھے رافضی کہیں گے“

يا حبذا رفضی لمن نابذكم و أبغضا

”ان لوگوں سے میرا دور رہنا اور الگ رہنا کتنا ہی اچھا ہے، جنہوں نے آپ سے مقابلہ کیا اور بغض رکھا“

و لو قدرت زرته و لو على جمر الغضا

”اگر میرے بس میں ہوتا تو میں یقیناً امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لیے جاتا اگرچہ مجھے ببول کے انگاروں پر ہی کیوں نہ چلنا پڑتا“

لكنني معتقل بقيد خطب عرضا

”لیکن میں حوادث وواقعات کا قیدی بن چکا ہوں“

جعلت مدحی بدلا من قصده و عوضا

”اسی لیے میں نے اپنی مدح کو وہاں جانے کا نعم البدل بنایا ہے“

أمانة موردة على الرضا ليرتضى

”اے زائر! میرا اسلام امانت ہے جسے تو نے امام رضاؑ کے حضور پیش کرنا تا کہ وہ راضی ہو جائیں“

رام ابن عباد بها شفاعة لن تدحضا

”ان اشعار کے ذریعہ سے ابن عباد نے کبھی نا کام نہ ہونے والی شفاعت کا ارادہ کیا ہے“

مدحت اہل بیت علیہم السلام کا اجر

1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمْدَانِيُّ بِهَمَدَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ ع مَنْ قَالَ فِينَا بَيْتَ شِعْرٍ بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهُ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ.

ہم سے یہ حدیث احمد بن زیاد بن جعفر الہمدانی رضی اللہ عنہ نے ہمدان میں بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ

حدیث علی ابن ابراہیم ابن ہاشم سے سنی، اس نے اپنے والد سے یہ روایت کی، اس نے محمد بن ابی عمیر سے، اس نے عبداللہ بن الفضل الہاشمی سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

''جو ہمارے حق میں ایک شعر کا بیت کہے گا تو اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر تعمیر کرے گا''۔

2 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ النَّخَعِيُّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ مَا قَالَ فِينَا قَائِلٌ بَيْتاً مِنَ الشِّعْرِ حَتَّى يُؤَيَّدَ بِرُوحِ الْقُدُسِ.

ہم سے یہ حدیث علی ابن عبداللہ درّاق نے بیان کی، وہ کہتے ہیں کہ انہیں یہ حدیث محمد بن ابی عبداللہ الکوفی نے سنائی۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یہ حدیث موسیٰ بن عمران نخعی نے بیان کی، اس نے اپنے چچا حسین بن یزید نوفلی سے روایت کی، اس نے علی بن سالم سے، اس نے اپنے والد سے، اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا:

''ہمارے متعلق جس نے بھی شعر کہا تو اس کی تائید روح القدس سے ہوئی''

3 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ سَمِعْتُ الرِّضَا عليه السلام يَقُولُ مَا قَالَ فِينَا مُؤْمِنٌ شِعْراً يَمْدَحُنَا بِهِ إِلَّا بَنَى اللهُ تَعَالَى لَهُ مَدِينَةً فِي الْجَنَّةِ أَوْسَعَ مِنَ الدُّنْيَا سَبْعَ مَرَّاتٍ يَزُورُهُ فِيهَا كُلُّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُرْسَلٍ.

ہم سے تمیم بن عبداللہ بن تمیم قرشی رضی اللہ عنہ نے روایت کی، وہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث مجھ سے میرے والد نے احمد بن علی الانصاری کی سند سے بیان کی، انہوں نے یہ روایت حسن بن جہم سے سنی، وہ کہتے ہیں میں نے امام علی رضا علیہ السلام سے سنا۔ آپؑ نے فرمایا:

''جو مومن ہماری مدح میں شعر کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک شہر تعمیر کرتا ہے، جو دنیا سے سات گناہ وسیع ہوتا ہے اور اس شہر میں ہر مقرب فرشتہ اور ہر نبی مرسل اسی کی زیارت کرے گا''۔

لہٰذا ان حدیث مبارکہ کے تحت ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ صاحب بن عباد کو اس کے اقوال حسنہ اور افعال جمیلہ اور اخلاق کریمہ اور سنت رضیہ اور سیرت عادلہ پر اجر عظیم عطا فرمائے اور تمام خطرات کو اس سے دور رکھے اور اس کی جملہ حاجات برلائے۔ اور ان ہادیانؑ کے صدقہ میں اللہ اسے آفت و بلا سے محفوظ رکھے جن کے لیے صاحب بن عباد نے کہا:۔

ان ابن عباد استجار بمن　　یترک عنه الصروف مصروفه

یا جیسا کہ اس مفہوم کو انہوں نے اپنے دوسرے شعر میں ان الفاظ سے بیان کیا:۔

ان ابن عباد استجاربکم نکل ما خا فه سیکفاه

یعنی ابن عباد تمہاری پناہ میں آ چکا ہے۔اور وہ تمام قسم کے خوف سے محفوظ رکھا جائے گا۔

اور ہماری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ صاحب بن عباد کی شفاعت وہ ہستیاں کریں جن کا نام ان کی انگشتری پر کندہ ہے۔

شفیع اسماعیل فی الأخرۃ محمدﷺ و العترت الطاھرۃؑ

اللہ تعالیٰ سے ہماری مزید دعا یہ ہے کہ خداوند عالم اس کی حکومت کو دوام عطا فرمائے اور حکومت وسلطنت کو ان کی دنیا وآخرت کی سعادت کا ذریعہ بنائے۔

باب 1

لفظ رِضا کی وجہ تسمیہ

1. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى بْنِ بَابَوَيْهِ الْقُمِّيُّ الْفَقِيهُ مُصَنِّفُ هَذَا الْكِتَابِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَاجِيلَوَيْهِ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هِشَامٍ الْمُكَتِّبُ وَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ

قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عليه السلام إِنَّ قَوْماً مِنْ مُخَالِفِيكُمْ يَزْعُمُونَ أَبَاكَ إِنَّمَا سَمَّاهُ الْمَأْمُونُ الرِّضَا لِمَا رَضِيَهُ لِوِلَايَةِ عَهْدِهِ

فَقَالَ كَذَبُوا وَ اللهِ وَ فَجَرُوا بَلِ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى سَمَّاهُ الرِّضَا لِأَنَّهُ كَانَ رِضًى لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فِي سَمَائِهِ وَ رِضًى لِرَسُولِهِ وَ الْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِهِ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ فِي أَرْضِهِ

قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَ لَمْ يَكُنْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ آبَائِكَ الْمَاضِينَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ رِضًى لِلّٰهِ تَعَالَى وَ لِرَسُولِهِ وَ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام

فَقَالَ بَلَى فَقُلْتُ فَلِمَ سُمِّيَ أَبُوكَ مِنْ بَيْنِهِمُ الرِّضَا

قَالَ لِأَنَّهُ رَضِيَ بِهِ الْمُخَالِفُونَ مِنْ أَعْدَائِهِ كَمَا رَضِيَ بِهِ الْمُوَافِقُونَ مِنْ أَوْلِيَائِهِ وَ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ لِأَحَدٍ مِنْ آبَائِهِ عليهم السلام فَلِذَلِكَ سُمِّيَ مِنْ بَيْنِهِمُ الرِّضَا عليه السلام.

ترجمہ

احمد بن محمد بن ابی نصر بزنطی کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ کاظم علیہم السلام سے عرض کی کہ آپ کے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ آپ کے والد کو ''رضا'' کا لقب مامون الرشید نے اس وقت دیا تھا جب وہ انہیں اپنا ولی عہد بنانے پر آمادہ ہوا تھا۔

امام تقی علیہ السلام نے فرمایا: ''خدا کی قسم انہوں نے جھوٹ بولا ہے اور گناہ گار ہوئے۔ میرے والد کو رضا کا نام اللہ نے عطا کیا ہے۔ کیونکہ میرے والد اہل آسمان و زمین کے لیے رضائے خداوندی کا ذریعہ تھے''۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا تو کیا آپ کے دیگر آبائے طاہرینؑ رضائے خداوندی کا ذریعہ نہیں تھے۔ اور اگر تھے تو پھر ان کا لقب رضا کیوں نہیں رکھا گیا ان میں سے صرف آپ کے والد کا لقب ہی رضا کیوں ہے؟

امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: ''اصل بات یہ ہے کہ میرے والد کی امامت پر دوست و دشمن سب راضی ہوئے اسی لیے انہیں اللہ نے لفظ ''رضا'' کا لقب عطا کیا جبکہ دیگر ائمہ ہدیٰؑ پر ہمارے دوست تو راضی رہے لیکن مخالف کبھی راضی نہیں ہوئے''۔

2 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ الْآدَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْمَرْوَزِيِّ

قَالَ كَانَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام يُسَمِّي وَلَدَهُ عَلِيّاً عليه السلام الرِّضَا

وَ كَانَ يَقُولُ ادْعُوا إِلَيَّ وَلَدِيَ الرِّضَا وَ قُلْتُ لِوَلَدِيَ الرِّضَا

وَ قَالَ لِي وَلَدِيَ الرِّضَا وَ إِذَا خَاطَبَهُ قَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ.

ترجمہ

سلیمان بن حفص مروزی کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے فرزند علیؑ کو لفظ ''رضا'' سے یاد کرتے تھے۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے:۔

''میرے فرزند رضا کو بلاؤ! میں نے اپنے فرزند رضا سے یہ بات کی، اور میرے فرزند رضا نے مجھے یہ کہا''۔ اور جب کبھی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے فرزند سے مخاطب ہوتے تو انہیں ابوالحسن کہہ کر مخاطب کیا کرتے تھے۔

باب 2

آپؑ کی والدۂ ماجدہ کا تذکرہ اور ان کے نام کی تحقیق

1 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَارِهِ بِنَيْسَابُورَ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام هُوَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ أُمُّهُ أُمُّ وَلَدٍ تُسَمَّى تُكْتَمَ عَلَيْهِ اسْتَقَرَّ اسْمُهَا حِينَ مَلَكَهَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ع

ترجمہ

مجھ سے حاکم ابوعلی حسین بن احمد بیہقی نے اپنے نیشاپور کے گھر میں ۳۵۲ھ میں بیان کیا کہ ان سے محمد بن یحییٰ صولی نے بیان کیا کہ ابوالحسن رضا کا نام ونسب یہ ہے

''علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام'' آپ کی والدہ کنیز تھیں جب وہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی ملکیت میں آئی تو ان کا نام ''تکتم'' تھا۔

2 حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْبَيْهَقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّوْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْكِنْدِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مِيثَمٍ يَقُولُ وَ مَا رَأَيْتُ أَحَداً قَطُّ أَعْرَفَ بِأُمُورِ الْأَئِمَّةِ عليهم السلام وَ أَخْبَارِهِمْ وَ مَنَاكِحِهِمْ مِنْهُ قَالَ اشْتَرَتْ حَمِيدَةُ الْمُصَفَّاةُ وَ هِيَ أُمُّ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ كَانَتْ مِنْ أَشْرَافِ الْعَجَمِ جَارِيَةً مُوَلَّدَةً وَ اسْمُهَا تُكْتَمُ وَ كَانَتْ مِنْ أَفْضَلِ النِّسَاءِ فِي عَقْلِهَا وَ دِينِهَا وَ إِعْظَامِهَا لِمَوْلَاتِهَا حَمِيدَةَ الْمُصَفَّاةِ حَتَّى أَنَّهَا مَا جَلَسَتْ بَيْنَ يَدَيْهَا مُنْذُ مَلَكَتْهَا إِجْلَالًا لَهَا فَقَالَتْ لِابْنِهَا مُوسَى عليه السلام يَا بُنَيَّ إِنَّ تُكْتَمَ جَارِيَةٌ مَا رَأَيْتُ جَارِيَةً قَطُّ أَفْضَلَ مِنْهَا وَ لَسْتُ أَشُكُّ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى سَيُظْهِرُ نَسْلَهَا إِنْ كَانَ لَهَا نَسْلٌ وَ قَدْ وَهَبْتُهَا لَكَ فَاسْتَوْصِ خَيْراً بِهَا فَلَمَّا وَلَدَتْ لَهُ الرِّضَا عليه السلام سَمَّاهَا الطَّاهِرَةَ قَالَ وَ كَانَ الرِّضَا عليه السلام يَرْتَضِعُ كَثِيراً وَ كَانَ تَامَّ الْخَلْقِ فَقَالَتْ أَعِينُونِي بِمُرْضِعٍ فَقِيلَ لَهَا أَ نَقَصَ الدَّرُّ فَقَالَتْ مَا أَكْذِبُ وَ اللَّهِ مَا نَقَصَ الدَّرُّ وَ لَكِنْ عَلَيَّ وِرْدٌ مِنْ صَلَاتِي وَ تَسْبِيحِي وَ قَدْ نَقَصَ مُنْذُ وَلَدْتُ.

قال الحاكم أبو على قال الصولى و الدليل على أن اسمها تكتم قول الشاعر يمدح الرضا

ع

ألا إن خير الناس نفسا و والدا　　و رهطا و أجدادا على المعظم
أتتنا به للعلم و الحلم ثامنا　　إماما يؤدى حجة الله تكتم

و قد نسب قوم هذا الشعر إلى عم أبي إبراهيم بن العباس ولم أروه و ما لم يقع لى به رواية و سماعا فإنى لا أحققه و لا أبطله بل الذى لا أشك فيه أنه لعم أبي إبراهيم بن العباس قوله

كفى بفعال امرء عالم　　على أهله عادلا شاهدا
أرى لهم طارفا مونقا　　و لا يشبه الطارف التالدا
يمن عليكم بأموالكم　　و تعطون من مائة واحدا
فلا يحمد الله مستبصرا　　يكون لأعدائكم حامدا
فضلت قسيمك فى قعدد　　كما فضل الوالد الوالدا

قال الصولى وجدت هذه الأبيات بخط أبي على ظهر دفتر له يقول فيه أنشدنى أخى لعمه فى على يعنى الرضا عليه السلام تعليق متوق فنظرت فإذا هو بقسيمه فى القعدد المأمون لأن عبد المطلب هو الثامن من آبائهما جميعا و تكتم من أسماء نساء العرب قد جاءت فى الأشعار كثيرا منها فى قولهم

طاف الخيالان فهاجا سقما　　خيال تكنى و خيال تكتما

قال الصولى و كانت لإبراهيم بن العباس الصولى عم أبي فى الرضا عليه السلام مدائح كثيرة أظهرها ثم اضطر إلى أن سترها و تتبعها فأخذها من كل مكان وَ قَدْ رَوَى قَوْمٌ أَنَّ أُمَّ الرِّضَا عليه السلام تُسَمَّى سَكَنَ النُّوبِيَّةَ وَ سُمِّيَتْ أَرْوَى وَ سُمِّيَتْ نَجْمَةَ وَ سُمِّيَتْ سمان [سُمَانَةَ] وَ تُكَنَّى أُمَّ الْبَنِينَ

ترجمہ:

مجھ سے حاکم ابوعلی حسین بن احمد بیہقی نے صولی کے حوالہ سے بیان کیا، صولی نے عون بن محمد کندی سے روایت کی، انہوں نے ابوالحسن علی بن میثم سے روایت کی اور ان کے متعلق عون کہا کرتے تھے کہ ائمہ طاہرینؑ کے حالات زندگی اور ان کے رشتوں کے متعلق علی بن میثم سے زیادہ جاننے والا شخص کوئی نہیں تھا۔ چنانچہ علی بن میثم سے مروی ہے۔

''امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ حمیدۃ المصفاۃ نے، جن کا تعلق اشراف عجم سے تھا، ایک ''مولدہ'' کنیز خرید فرمائی۔

اس کنیز کا نام تکتم تھا اور وہ عقل و دین کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر فائز تھی۔ اور اپنی مالکہ حمیدۃ المصفاۃ کی انتہائی تعظیم کرنے والی تھی اور اپنی مالکہ کے سامنے وہ کبھی بیٹھا نہیں کرتی تھی“۔

ایک دن حضرت حمیدہ نے اپنے فرزند حضرت موسیٰ کاظمؑ سے کہا: ”بیٹا! تکتم میری کنیز ہے میں نے اس سے زیادہ بہتر آج تک کوئی کنیز نہیں دیکھی اور میں اس کنیز کو تیرے حوالے کرتی ہوں اور تجھے اس سے بھلائی کی تاکید کرتی ہوں اور مجھے اس کے متعلق یہ یقین ہے کہ اگر اللہ نے اس نسل سے جاری کی تو یقینا اس کی نسل بلند مقام کی حامل ہوگی“۔

جب تکتم کے بطن سے امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان کا نام طاہرہ رکھا۔

زمانہ رضاعت میں امام علی رضاؑ زیادہ دودھ پیا کرتے تھے تو ان کی والدہ نے ایک دن درخواست کی کہ میرے بچے کے لیے ایک دایہ کا انتظام کیا جائے۔

پوچھا گیا کہ کیا تمہارا دودھ کم ہو گیا ہے؟

انہوں نے کہا ”ایسی کوئی بات نہیں ہے ہر وقت دودھ پلانے کی وجہ سے میری نماز اور تسبیح میں کچھ کمی واقع ہوگئی ہے“۔

حاکم ابوعلی کہتے ہیں کہ صولی نے کہا کہ امام علی رضا علیہ السلام کی والدۂ ماجدہ کے ”تکتم“ ہونے کا ثبوت کسی شاعر کا وہ شعر ہے جس میں اس نے امام علی رضاؑ کی مدح کرتے ہوئے کہا تھا

”آگاہ رہو اپنی ذاتی نجابت اور والد اور خاندان و اجداد کے اعتبار سے علی معظم (علی رضا علیہ السلام) تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔ وہ آٹھویں امام ہیں جو حجت خدا کو ادا کرنے والے ہیں۔ اور جناب ”تکتم“ نے انہیں علم و حلم کے لیے جنم دیا تھا“۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ امام علی رضا علیہ السلام کی والدہ کو ”سکن النوبیہ“

کہا جاتا تھا۔ اور بعض لوگ ان کا نام ”اروی“ بعض ”نجمہ“ اور بعض سمانہ بیان کرتے ہیں اور ان کی کنیت ام البنین بیان کی جاتی ہے۔

3 حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مِيثَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا اشْتَرَتِ الْحَمِيدَةُ أُمُّ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام أُمَّ الرِّضَا عليه السلام نَجْمَةَ ذَكَرَتْ حَمِيدَةُ أَنَّهَا رَأَتْ فِي الْمَنَامِ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ لَهَا يَا حَمِيدَةُ هَبِي نَجْمَةَ لِابْنِكِ مُوسَى فَإِنَّهُ سَيُولَدُ لَهُ مِنْهَا خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ فَوَهَبَتْهَا لَهُ فَلَمَّا وَلَدَتْ لَهُ الرِّضَا عليه السلام سَمَّاهَا الطَّاهِرَةَ وَ كَانَتْ لَهَا أَسْمَاءٌ مِنْهَا نَجْمَةُ وَ أَرْوَى وَ سَكَنُ وَ سمان سُمَانَةُ وَ تُكْتَمُ وَ هُوَ آخِرُ أَسَامِيهَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ مِيثَمٍ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ أُمِّي تَقُولُ كَانَتْ نَجْمَةُ بِكْراً لَمَّا اشْتَرَتْهَا

حَمِيدَةُ.

ترجمہ

علی بن میثم نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔انہوں نے کہا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی والدہ حمیدۃ المصفاۃ نے جب نجمہ کو خریدا تو ایک رات انہوں نے خواب میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''حمیدہ! نجمہ اپنے بیٹے موسیٰ کاظمؑ کو بخش دے۔اس کے شکم سے وہ مولود پیدا ہوگا جو تمام اہل ارض سے بہتر ہوگا''۔

اسی خواب کے بعد انہوں نے نجمہ کو اپنے بیٹے کی ملکیت میں دے دیا جب امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان کا نام طاہرہ رکھا۔ان کے کئی نام تھے۔انہیں نجمہ، اروی، سکن، (سکنی خ،ل)، سمان (سمانہ خ،ل) اور تکتم کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔

راوی کہتا ہے جب حضرت حمیدہ نے نجمہ کو خریدا تو وہ اس وقت باکرہ تھیں۔

4 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي زَكَرِيَّا الْوَاسِطِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ+ قَالَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْأَوَّلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ عَلِمْتَ أَحَداً مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ قَدِمَ قُلْتُ لَا فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَلَى قَدْ قَدِمَ رَجُلٌ أَحْمَرُ فَانْطَلِقْ بِنَا فَرَكِبَ وَ رَكِبْنَا مَعَهُ حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى الرَّجُلِ فَإِذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَغْرِبِ مَعَهُ رَقِيقٌ فَقَالَ لَهُ اعْرِضْ عَلَيْنَا فَعَرَضَ عَلَيْنَا تِسْعَ جَوَارٍ كُلَّ ذَلِكَ يَقُولُ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا ثُمَّ قَالَ لَهُ اعْرِضْ عَلَيْنَا قَالَ مَا عِنْدِي شَيْءٌ فَقَالَ لَهُ بَلَى اعْرِضْ عَلَيْنَا قَالَ لَا وَ اللهِ مَا عِنْدِي إِلَّا جَارِيَةٌ مَرِيضَةٌ فَقَالَ لَهُ مَا عَلَيْكَ أَنْ تَعْرِضَهَا فَأَبَى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ إِنَّهُ أَرْسَلَنِي مِنَ الْغَدِ إِلَيْهِ فَقَالَ لِي قُلْ لَهُ كَمْ غَايَتُكَ فِيهَا فَإِذَا قَالَ كَذَا وَ كَذَا فَقُلْ قَدْ أَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَنْقُصَهَا مِنْ كَذَا فَقُلْتُ قَدْ أَخَذْتُهَا وَ هُوَ لَكَ فَقَالَ هِيَ لَكَ وَ لَكِنْ مَنِ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ مَعَكَ بِالْأَمْسِ فَقُلْتُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَقَالَ مِنْ أَيِّ بَنِي هَاشِمٍ فَقُلْتُهُ مِنْ نُقَبَاءِهِمْ فَقَالَ أُرِيدُ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقُلْتُ مَا عِنْدِي أَكْثَرُ مِنْ هَذَا فَقَالَ أُخْبِرُكَ عَنْ هَذِهِ الْوَصِيفَةِ إِنِّي اشْتَرَيْتُهَا مِنْ أَقْصَى بِلَادِ الْمَغْرِبِ فَلَقِيَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقَالَتْ مَا هَذِهِ الْوَصِيفَةُ مَعَكَ فَقُلْتُ اشْتَرَيْتُهَا لِنَفْسِي فَقَالَتْ مَا يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ هَذِهِ الْوَصِيفَةُ عِنْدَ مِثْلِكَ إِنَّ هَذِهِ الْجَارِيَةَ يَنْبَغِي أَنْ تَكُونَ عِنْدَ خَيْرِ أَهْلِ الْأَرْضِ فَلَا تَلْبَثُ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى تَلِدَ مِنْهُ غُلَاماً يَدِينُ لَهُ شَرْقُ الْأَرْضِ وَ غَرْبُهَا قَالَ

فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَلَمْ تَلْبَثْ عِنْدَهُ إِلَّا قَلِيلًا حَتَّى وَلَدَتْ لَهُ عَلِيّاً علیہ السلام

ترجمہ

ہشام بن احمد کہتے ہیں کہ ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھے فرمایا ''تجھے علم ہے کہ اہل مغرب میں سے کوئی بردہ فروش یہاں آیا ہے''۔

میں نے کہا مجھے کوئی علم نہیں۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا ''ہاں ہاں، سرخ رنگ والا بردہ فروش آیا ہے اور اس کے پاس غلام اور کنیزیں موجود ہیں۔ تم میرے ساتھ چلو''۔ چنانچہ ہم بازار میں گئے۔ تو وہاں سرخ رنگت والا ایک بردہ فروش آیا ہوا تھا۔ اور ان کے پاس کنیزیں موجود تھیں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ ''ہمیں کنیزیں دکھاؤ''۔ اس نے نو کنیزیں دکھائیں۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہر کنیز کو دیکھ کر فرماتے تھے کہ ''ہمیں اس کی ضرورت نہیں ہے''۔ چنانچہ جب وہ نو کنیزیں دکھا چکا تو اس کے بعد امامؑ نے فرمایا ''ان کے علاوہ اگر تیرے پاس کوئی اور کنیز ہو تو دکھاؤ''۔

بردہ فروش نے کہا، ان کے علاوہ میرے پاس اور کچھ نہیں ہے۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا ''غلط کہتے ہو، تمہارے پاس اور کنیز موجود ہے۔ وہ پیش کرو''۔

بردہ فروش نے کہا۔ درست ہے میرے پاس ایک بیمار کنیز موجود ہے۔

امامؑ نے فرمایا ''تو پھر تو وہ کنیز کیوں نہیں دکھاتا؟''

بردہ فروش نے اس وقت کنیز دکھانے سے انکار کر دیا۔

امامؑ واپس گھر تشریف لائے۔ صبح ہوئی تو مجھے حکم دیا کہ تم اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اس کنیز کی کیا رقم لوگے؟ اگر وہ اتنی اتنی رقم بتائے تو تم وہ رقم دے کر کنیز کو میرے لیے خرید کر لے آؤ۔

چنانچہ حسب فرمان میں اس بردہ فروش کے پاس گیا اور اس سے قیمت پوچھی تو اس نے امام موسیٰ کاظمؑ کی بتائی ہوئی رقم بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں اس سے کم قیمت لینے پر راضی نہیں ہوں۔

میں نے کہا، درست ہے میں تجھے تیری مطلوبہ رقم دیتا ہوں۔

اس نے رقم لے لی اور کنیز میرے حوالہ کر کے مجھ سے پوچھا، کل تیرے ساتھ کون تھا؟

میں نے کہا، وہ بنی ہاشم کا ایک فرد تھا۔

بردہ فروش نے کہا، وہ بنی ہاشم کی کس شاخ سے تعلق رکھتا ہے؟

میں نے کہا اس کا تعلق نقبائے بنی ہاشم سے ہے۔

بردہ فروش نے کہا اس کا مزید تعارف کراؤ۔

میں نے کہا میں بس ان کے متعلق اتنا ہی جانتا ہوں۔

بردہ فروش نے کہا میں اس کنیز کے متعلق تجھے ایک عجیب بات بتاؤں۔ میں نے بلاد مغرب کے آخری حصہ سے اس کنیز کو خرید کیا۔ راستے میں ایک اہل کتاب عورت سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے اسے دیکھ کر مجھ سے پوچھا: یہ لڑکی تو نے کس لیے خریدی ہے؟

میں نے کہا میں نے اسے اپنی بیوی بنانے کی غرض سے خریدا ہے۔ میرا یہ جواب سن کر اہل کتاب عورت نے کہا۔ ناممکن ہے کہ یہ لڑکی تجھ جیسے شخص کی بیوی بن سکے۔ یہ لڑکی اس شخص کی بیوی بننے والی ہے جو روئے زمین کے تمام لوگوں سے بہتر ہے۔ اور پھر چند دن بعد اس مولود کی ماں بنے گی جس کے سامنے اہل شرق وغرب اطاعت کے لئے سرِ تسلیم خم کریں گے۔

(راوی کہتا ہے) میں اس کنیز کو لے کر امامؑ کی خدمت میں حاضر ہوا کچھ عرصہ بعد ان کے بطن سے امام علی رضا علیہ السلام پیدا ہوئے۔

5 وَحَدَّثَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَحْمَدَ مِثْلَهُ سَوَاءً

ترجمہ

یہ حدیث مجھ سے محمد بن علی ماجیلویہؒ نے محمد بن ابی القاسم سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے محمد بن خالد سے، انہوں نے ہشام بن احمد کی سند سے بیان کی ہے۔

باب 3

امام علی رضا علیہ السلام کی ولادت باسعادت

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَكَرِيَّا بِمَدِينَةِ السَّلَامِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيلَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ غِيَاثِ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ جَمَاعَةً مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ يَقُولُونَ وُلِدَ الرِّضَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عليه السلام بِالْمَدِينَةِ يَوْمَ الْخَمِيسِ لِإِحْدَى عَشْرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ مِنْ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ خَمْسِينَ وَ مِائَةٍ مِنَ الْهِجْرَةِ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام بِخَمْسِ سِنِينَ وَ تُوُفِّيَ بِطُوسَ فِي قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا سَنَابَادُ مِنْ رُسْتَاقِ نَوْقَانَ وَ دُفِنَ فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ قَحْطَبَةَ الطَّائِيِّ فِي الْقُبَّةِ الَّتِي فِيهَا هَارُونُ الرَّشِيدُ إِلَى جَانِبِهِ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَ ذَلِكَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ لِتِسْعٍ بَقِينَ مِنْهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَ مِائَتَيْنِ وَ قَدْ تَمَّ عُمُرُهُ تِسْعاً وَ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ مِنْهَا مَعَ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام تِسْعاً وَ عِشْرِينَ سَنَةً وَ شَهْرَيْنِ وَ بَعْدَ أَبِيهِ أَيَّامَ إِمَامَتِهِ عِشْرِينَ سَنَةً وَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ قَامَ عليه السلام بِالْأَمْرِ وَ لَهُ تِسْعٌ وَ عِشْرُونَ سَنَةً وَ شَهْرَانِ وَ كَانَ فِي أَيَّامِ إِمَامَتِهِ عليه السلام بَقِيَّةُ مُلْكِ الرَّشِيدِ ثُمَّ مَلَكَ بَعْدَ الرَّشِيدِ مُحَمَّدٌ الْمَعْرُوفُ بِالْأَمِينِ وَ هُوَ ابْنُ زُبَيْدَةَ ثَلَاثَ سِنِينَ وَ خَمْسَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً ثُمَّ خُلِعَ الْأَمِينُ وَ أُجْلِسَ عَمُّهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ شَكْلَةَ أَرْبَعَةَ عَشَرَ يَوْماً ثُمَّ أُخْرِجَ مُحَمَّدُ ابْنُ زُبَيْدَةَ مِنَ الْحَبْسِ وَ بُويِعَ لَهُ ثَانِيَةً وَ جَلَسَ فِي الْمُلْكِ سَنَةً وَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ وَ ثَلَاثَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً ثُمَّ مَلَكَ عَبْدُ اللهِ الْمَأْمُونُ عِشْرِينَ سَنَةً وَ ثَلَاثَةً وَ عِشْرِينَ يَوْماً فَأَخَذَ الْبَيْعَةَ فِي مُلْكِهِ لِعَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا عليه السلام بِعَهْدِ الْمُسْلِمِينَ مِنْ غَيْرِ رِضَاهُ وَ ذَلِكَ بَعْدَ أَنْ هَدَّدَهُ بِالْقَتْلِ وَ أَلَحَّ عَلَيْهِ مَرَّةً بَعْدَ أُخْرَى فِي كُلِّهَا يَأْبَى عَلَيْهِ حَتَّى أَشْرَفَ مِنْ تَأَبِّيهِ عَلَى الْهَلَاكِ فَقَالَ عليه السلام اللَّهُمَّ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَنِي عَنِ الْإِلْقَاءِ بِيَدِي إِلَى التَّهْلُكَةِ وَ قَدْ أُكْرِهْتُ وَ اضْطُرِرْتُ كَمَا أَشْرَفْتُ مِنْ قِبَلِ عَبْدِ اللهِ الْمَأْمُونِ عَلَى الْقَتْلِ مَتَى لَمْ أَقْبَلْ وَلَايَةَ عَهْدِهِ وَ قَدْ أُكْرِهْتُ وَ اضْطُرِرْتُ كَمَا اضْطُرَّ يُوسُفُ وَ دَانِيَالُ عليه السلام إِذْ قَبِلَ كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا الْوِلَايَةَ مِنْ طَاغِيَةِ زَمَانِهِ اللَّهُمَّ لَا عَهْدَ إِلَّا عَهْدُكَ وَ لَا وَلَايَةَ لِي إِلَّا مِنْ قِبَلِكَ فَوَفِّقْنِي لِإِقَامَةِ دِينِكَ وَ إِحْيَاءِ سُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم فَإِنَّكَ أَنْتَ

الْمَوْلَى وَ أَنْتَ النَّصِيرُ وَ نِعْمَ الْمَوْلى أَنْتَ وَ نِعْمَ النَّصِيرُ ثُمَّ قَبِلَ عليه السلام وِلَايَةَ الْعَهْدِ مِنَ الْمَأْمُونِ وَ هُوَ بَاكٍ حَزِينٌ عَلَى أَنْ لَا يُوَلِّيَ أَحَداً وَ لَا يَعْزِلَ أَحَداً وَ لَا يُغَيِّرَ رَسْماً وَ لَا سُنَّةً وَ أَنْ يَكُونَ فِي الْأَمْرِ مُشِيراً مِنْ بَعِيدٍ فَأَخَذَ الْمَأْمُونُ لَهُ الْبَيْعَةَ عَلَى النَّاسِ الْخَاصِّ مِنْهُمْ وَ الْعَامِّ فَكَانَ مَتَى مَا ظَهَرَ لِلْمَأْمُونِ مِنَ الرِّضَا عليه السلام فَضْلٌ وَ عِلْمٌ وَ حُسْنُ تَدْبِيرٍ حَسَدَهُ عَلَى ذَلِكَ وَ حَقَدَ عَلَيْهِ حَتَّى ضَاقَ صَدْرُهُ مِنْهُ فَغَدَرَ بِهِ وَ قَتَلَهُ بِالسَّمِّ وَ مَضَى إِلَى رِضْوَانِ اللهِ تَعَالَى وَ كَرَامَتِهِ

ترجمہ

غیاث بن اسید بیان کرتے ہیں کہ میں نے اہل مدینہ کی جماعت کو یہ کہتے ہوئے سنا: امام علی رضا بن امام موسیٰ کاظم علیہما السلام کی ولادت باسعادت جمعرات کے دن بارہ ربیع الاول ۱۵۳ھ کو مدینہ میں ہوئی۔ آپ امام جعفر صادقؑ کی وفات کے پانچ برس بعد پیدا ہوئے۔ اور آپ کی وفات طوس کے ایک گاؤں سناباذ (1) میں ہوئی جو کہ نوقان کا نواحی گاؤں ہے۔ اور شہادت کے بعد آپ کو حمیدہ بن قحطبہ کے گھر میں اس قبہ میں دفن کیا گیا جہاں ہارون الرشید مدفون تھا۔ آپ علیہ السلام ہارونکی سمت قبلہ میں مدفون ہوئے۔ آپ کی شہادت ماہ رمضان کی اکیس تاریخ بروز جمعہ ۲۰۳ھ کو ہوئی۔ آپؑ کی کل عمر انچاس برس چھ ماہ تھی۔ آپؑ نے اپنے والد علیہ السلام کے ساتھ انتیس برس دو ماہ بسر کیے۔ اس کے بعد آپ کی امامت کا عرصہ بیس برس چار ماہ ہے۔ آپ انتیس برس دو ماہ کی عمر میں منصب امامت پر فائز ہوئے۔ آپ علیہ السلام کے زمانہ امامت میں درج ذیل حکمران حکومت کرتے تھے

آپ علیہ السلام نے کچھ دن ہارون الرشید کی حکومت میں فرائض امامت سرانجام دیئے۔ پھر تین برس پچیس دن زبیدہ کا فرزند محمد امین برسر اقتدار رہا۔

بعد ازاں امین کو معزول کر کے ابراہیم بن شکلہ چار ماہ تک اقتدار میں رہا۔ بعد ازاں امین کو زندان سے نکالا گیا پھر اس نے ایک سال چھ ماہ اور تیئیس دن تک حکومت کی۔ پھر مامون نے بیس برس تیئس دن تک حکومت کی۔ اور مامون الرشید کے دور حکومت میں ہی آپ علیہ السلام کو ولی عہد نامزد کیا گیا اور ولی عہدی حضرت علیہ السلام [1] کی خواہش اور رضا کے بغیر عمل میں لائی گئی۔

مامون نے ولی عہدی قبول کرنے کے لیے آپؑ کو مجبور کیا۔ جب آپؑ نے ولی عہدی قبول کرنے سے انکار کیا تو اس نے آپؑ کو قتل کی دھمکیاں دیں۔

چنانچہ نہایت ہی اضطرار کے عالم میں ولی عہدی قبول کرنی پڑی۔ اور آپؑ نے ولی عہدی قبول کرتے وقت یہ دعا

---

[1] سناباذ، صوبہ خراسان کے ایک قریہ کا نام ہے۔ جسے آجکل مشہد مقدس کہا جاتا ہے۔

مانگی

''خدایا! تو نے مجھے اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں پڑنے سے منع کیا ہے۔ اور عبداللہ مامون نے مجھے ولی عہدی کے لیے مجبور کیا ہے۔ اور مجھے دھمکی دی ہے کہ اگر میں نے ولی عہدی کو قبول نہ کیا تو وہ قتل کر دے گا۔

خدایا! جس طرح حضرت یوسفؑ اور حضرت دانیالؑ کو مجبور کیا گیا تھا تو انہوں نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔ (بعینہٖ اسی طرح سے مجھے بھی طاغوت زمانہ کی ولی عہدی قبول کرنی پڑ رہی ہے)

خدایا! عہد تو بس تیرا ہی عہد ہے اور مجھ پر صرف تیری ہی حکومت ہے مجھے اپنا دین قائم کرنے اور اپنے نبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کو زندہ کرنے کی توفیق عنایت فرما، تو ہی سرپرست اور مددگار ہے''۔

پھر آپؑ نے انتہائی رنج اور قلق کے ساتھ باچشم تر ولی عہدی قبول کی اور اس کے ساتھ یہ شرط عائد کی کہ ''میں نہ کسی کو عہدہ پر مامور کروں گا۔ اور نہ ہی کسی کو معزول کرونگا۔ اور نہ ہی کسی سابقہ رسم کو تبدیل کروں گا اور نہ ہی میں مشیر کے فرائض سر انجام دوں گا''۔

مامون نے تمام خاص و عام سے آپؑ کی ولی عہدی کی بیعت لی۔ اور جب امام عالی مقامؑ کے علم و فضل اور حسن تدبیر کی شہرت ہوئی تو مامون نے آپؑ پر حسد کیا اور غداری کرتے ہوئے آپؑ کو زہر سے شہید کر دیا اور یوں آپؑ رضوان پروردگار میں چلے گئے۔

2 حَدَّثَنِي تَمِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ تَمِيمٍ الْقُرَشِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مِيثَمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أُمِّي تَقُولُ سَمِعْتُ نَجْمَةَ أُمَّ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ تَقُولُ لَمَّا حَمَلْتُ بِابْنِي عَلِيٍّ لَمْ أَشْعُرْ بِثِقْلِ الْحَمْلِ وَ كُنْتُ أَسْمَعُ فِي مَنَامِي تَسْبِيحاً وَ تَهْلِيلًا وَ تَمْجِيداً مِنْ بَطْنِي فَيُفْزِعُنِي ذَلِكَ وَ يَهُولُنِي فَإِذَا انْتَبَهْتُ لَمْ أَسْمَعْ شَيْئاً فَلَمَّا وَضَعْتُهُ وَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ وَاضِعاً يَدَيْهِ عَلَى الْأَرْضِ رَافِعاً رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ فَدَخَلَ إِلَيَّ أَبُوهُ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لِي هَنِيئاً لَكِ يَا نَجْمَةُ كَرَامَةُ رَبِّكِ فَنَاوَلْتُهُ إِيَّاهُ فِي خِرْقَةٍ بَيْضَاءَ فَأَذَّنَ فِي أُذُنِهِ الْأَيْمَنِ وَ أَقَامَ فِي الْأَيْسَرِ وَ دَعَا بِمَاءِ الْفُرَاتِ فَحَنَّكَهُ بِهِ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَيَّ فَقَالَ خُذِيهِ فَإِنَّهُ بَقِيَّةُ اللهِ تَعَالَى فِي أَرْضِهِ.

ترجمہ

علی بن میثم نے اپنے والد سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ میں نے امام رضا علیہ السلام کی والدہ نجمہ سے سنا۔

جب علی رضاؑ میرے شکم میں آئے تو مجھے حمل کا بوجھ تک محسوس نہ ہوا اور عالم خواب میں مجھے اپنے شکم سے تسبیح و تہلیل

کی آوازیں سنائی دیتی تھیں۔جس کی وجہ سے میں گھبرا جاتی تھی۔اور گھبرا کر اٹھ بیٹھتی تھی۔ پھر مجھے وہ آوازیں سنائی نہ دیتی تھیں۔اور جب میں نے اپنے فرزند کو جنم دیا تو پیدا ہوتے ہوئے انہوں نے زمین پر اپنے دونوں پاؤں رکھے اور آسمان کی جانب سر اٹھایا اور لبوں میں جنبش پیدا ہوئی مجھے یوں محسوس ہوا جیسے وہ باتیں کر رہے ہوں۔

اس وقت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا: نجمہ! تمہیں مبارک ہو۔ پھر میں نے نومولود کو سفید پارچہ میں لپیٹ کر ان کے حوالہ کیا تو انہوں نے اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہی۔اور آب فرات سے نومولود کا تالو اٹھایا اور مجھے واپس کرتے ہوئے

فرمایا: ''بچہ میرے ہاتھ سے لے لو یہ اللہ کی طرف سے زمین پر بقیۃ اللہ ہے''

باب4

امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف سے آپؑ کی امامت پر نص

1 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَصْبَغِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمِيثَمِيِّ وَ كَانَ وَاقِفِيّاً قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ قَدِ اشْتَكَى شِكَايَةً شَدِيدَةً فَقُلْتُ لَهُ إِنْ كَانَ مَا أَسْأَلُ اللهَ أَنْ لَا يُرِينَاهُ فَإِلَى مَنْ قَالَ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِي وَ كِتَابُهُ كِتَابِي وَ هُوَ وَصِيِّي وَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي.

ترجمه

محمد بن اسماعیل بن فضل ہاشمی کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپؑ شدید تکلیف میں مبتلا تھے۔

میں نے آپؑ سے کہا: اگر خدانخواستہ آپؑ کی وفات ہو جائے تو امر امامت کس کے پاس ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: ''میرے فرزند علیؑ کے پاس ہوگا۔ اس کی تحریر میری تحریر ہے اور وہی میرا وصی اور میرے بعد میرا جانشین ہے''۔

2 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ وَ سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ جَمِيعاً عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ عَنْ أَخِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ عِنْدَهُ عَلِيٌّ ابْنُهُ عليه السلام فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَذَا ابْنِي سَيِّدُ وُلْدِي وَ قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي قَالَ فَضَرَبَ هِشَامٌ يَعْنِي ابْنَ سَالِمٍ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقَالَ إِنَّا لِلَّهِ نَعَى وَ اللهِ إِلَيْكَ نَفْسَهُ.

ترجمه

علی بن یقطین بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے آقا و مولا امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپؑ کے فرزند علی رضاؑ آپؑ کے پاس بیٹھے تھے۔

آپؑ نے فرمایا ''علیؑ! میرا یہ فرزند میری تمام اولاد کا سردار ہے اور میں نے اسے اپنی کنیت عطا کی ہے''۔

علی بن یقطین کہتے ہیں جب میں نے یہ حدیث ہشام بن سالم کو سنائی تو اس نے فرط افسوس سے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر مارتے ہوئے کہا علیؑ! حضرت نے یہ کہہ کر دراصل تجھے اپنی موت کی خبر دی ہے۔

3 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ وَ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ نُعَيْمٍ الصَّحَّافِ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ هِشَامُ بْنُ الْحَكَمِ وَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ بِبَغْدَادَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ كُنْتُ عِنْدَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام جَالِساً فَدَخَلَ عَلَيْهِ ابْنُهُ الرِّضَا عليه السلام فَقَالَ يَا عَلِيُّ هَذَا سَيِّدُ وُلْدِي وَ قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي فَضَرَبَ هِشَامٌ بِرَاحَتِهِ جَبْهَتَهُ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ كَيْفَ قُلْتَ فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ يَقْطِينٍ سَمِعْتُ وَ اللهِ مِنْهُ كَمَا قُلْتُ لَكَ فَقَالَ هِشَامٌ أَخْبَرَكَ وَ اللهِ أَنَّ الْأَمْرَ فِيهِ مِنْ بَعْدِهِ.

ترجمہ

حسین بن نعیم صحاف کا بیان ہے کہ میں اور ہشام بن الحکم اور علی بن یقطین بغداد میں تھے۔علی بن یقطین نے بتایا کہ میں عبد صالح موسیٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا۔اس وقت آپؑ کے فرزند علی رضاؑ آپؑ کی خدمت میں آئے تو امام عالی مقامؑ نے مجھ سے فرمایا: ''علیؑ! یہ میری تمام اولاد کا سردار ہے اور میں نے اسے اپنی کنیت بخشی ہے''۔

یہ سن کر ہشام نے اپنی ہتھیلی اپنی پیشانی پر مارتے ہوئے کہا: ''علی بن یقطین! تجھ پہ افسوس! تو نے یہ کیسے کہہ دیا ''؟

علی بن یقطین نے کہا: خدا کی قسم میں نے جیسا اُن سے سنا تھا ویسا ہی تیرے سامنے بیان کیا۔

ہشام نے کہا اس کا مقصد ہے کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے تجھے دراصل اس بات کی خبر دی ہے کہ اُن کے بعد امرِ امامت علی رضاؑ کے پاس ہوگا

4 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّعْدَآبَادِيُّ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ زُرْبِيٍّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقْطِينٍ قَالَ قَالَ لِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ابْتِدَاءً مِنْهُ هَذَا أَفْقَهُ وُلْدِي وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الرِّضَا عليه السلام وَ قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي.

ترجمہ

علی بن یقطین کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے خود اپنی طرف سے ابتدا کرتے ہوئے کہا ''یہ میری اولاد میں سے بڑا فقیہ ہے اور میں نے اسے اپنی کنیت بخشی ہے

اور یہ کہہ کر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے امام رضاؑ کی طرف اشارہ کیا''۔

5 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَصْبَغِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ غَنَّامِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَ لِي مَنْصُورُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُزُرْجَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام يَوْماً فَقَالَ لِي يَا مَنْصُورُ أَ مَا عَلِمْتَ مَا أَحْدَثْتُ فِي يَوْمِي هَذَا قُلْتُ لَا قَالَ قَدْ صَيَّرْتُ عَلِيّاً ابْنِي وَصِيِّي وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى الرِّضَا عليه السلام وَ قَدْ نَحَلْتُهُ كُنْيَتِي وَ الْخَلَفَ مِنْ بَعْدِي فَادْخُلْ عَلَيْهِ وَ هَنِّئْهُ بِذَلِكَ وَ اعْلَمْ أَنِّي أَمَرْتُكَ بِهَذَا قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَهَنَّيْتُهُ بِذَلِكَ وَ أَعْلَمْتُهُ أَنَّ [أَبَاهُ] أَمَرَنِي بِذَلِكَ ثُمَّ جَحَدَ مَنْصُورٌ فَأَخَذَ الْأَمْوَالَ الَّتِي كَانَتْ فِي يَدِهِ وَ كَسَرَهَا.

ترجمه

غنام بن قاسم بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے منصور بن یونس بن بزرگ نے بیان کیا کہ میں ایک دن امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھ سے فرمایا۔''منصور! جانتے ہو آج میں نے کون سا کام سرانجام دیا ہے؟''

میں نے کہا نہیں۔

آپؑ نے فرمایا:''میں نے آج اپنے بیٹے علیؑ کو اپنا وصی مقرر کیا ہے'' اور آپؑ نے ہاتھ سے رضاؑ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا''میں نے اسے اپنی کنیت بخشی ہے اور وہ میرے بعد میرا قائم مقام ہے۔لہٰذا تم اس کے پاس جاؤ اور اسے مبارک دو اور انہیں بتاؤ کہ میں نے تمہیں اس کا حکم دیا ہے''۔

چنانچہ حسب الحکم میں امام علی رضاؑ کے پاس گیا اور انہیں مبارک باد دی اور انہیں بتایا کہ مجھے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔

غنام بن قاسم راوی حدیث بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظمؑ کی وفات کے بعد منصور نے مذہب واقفیہ اختیار کرتے ہوئے امام علی رضاؑ کی امامت کا انکار کیا اور اس کے پاس جو مال خمس تھا میں نے اس پہ قبضہ کر لیا اور اس میں تصرف شروع کر دیا۔

6 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ قَدَّمَنِي للموت [الْمَوْتُ] قَبْلَكَ إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ قَالَ إِلَى ابْنِي مُوسَى فَكَانَ ذَلِكَ الْكَوْنُ فَوَ اللهِ مَا شَكَكْتُ فِي مُوسَى عليه السلام طَرْفَةَ عَيْنٍ قَطُّ ثُمَّ مَكَثْتُ نَحْواً

مِنْ ثَلَاثِينَ سَنَةً ثُمَّ أَتَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى فَقُلْتُ لَهُ جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ كَانَ كَوْنٌ فَإِلَى مَنْ قَالَ عَلِيٍّ ابْنِي قَالَ فَكَانَ ذَلِكَ الْكَوْنُ فَوَ اللهِ مَا شَكَكْتُ فِي عَلِيٍّ عليه السلام طَرْفَةَ عَيْنٍ قَطُّ.

ترجمہ

داؤد بن کثیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن امام جعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا۔

خدا کرے میں آپ سے پہلے مرجاؤں اگر آپ کی وفات ہوجائے تو امامت کا وارث کون ہوگا؟

امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ''میرے بعد میرا بیٹا موسیٰ امام ہوگا''۔

راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی وفات کے بعد میں نے چشم زدن کے لیئے بھی امام موسیٰ علیہ السلام کی اما مت میں شک نہیں کیا۔

پھر میں تیس سال ٹھہرا اور امام موسیٰ کاظمؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اُن سے کہا: اگر خدانخواستہ آپؑ کی وفات ہوجا ئے تو آپؑ کے بعد امام کون ہوگا؟

امام موسیٰ کاظمؑ نے فرمایا: ''میرا بیٹا علیؑ امام ہوگا''۔

راوی کہتا ہے چنانچہ امام موسیٰ کاظمؑ کی وفات ہوگئی مجھے امام علی رضاؑ کی امامت کے متعلق ذرہ برابر بھی شک نہیں ہو ا۔

7 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّالِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام جُعِلْتُ فِدَاكَ قَدْ كَبِرَ سِنِّي فَحَدِّثْنِي مَنِ الْإِمَامُ بَعْدَكَ قَالَ فَأَشَارَ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام وَ قَالَ هَذَا صَاحِبُكُمْ مِنْ بَعْدِي.

ترجمہ

محمد بن سنان نے داود رقی سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ میں نے ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کی خدمت میں عرض کی آقا! میں بوڑھا ہوچکا ہوں آپ بتائیں آپ کے بعد امام کون ہوگا؟

امامؑ نے ابوالحسن علی رضا علیہ السلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا،

''میرے بعد یہ تمہارا امام ہوگا''۔

8 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْخَزَّازِ عَنْ دَاوُدَ الرَّقِّيِّ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي مُوسَى الْكَاظِمَ عليه السلام فِدَاكَ أَبِي إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَ خِفْتُ أَنْ يَحْدُثَ بِي حَدَثٌ وَ لَا أَلْقَاكَ فَأَخْبِرْنِي مَنِ الْإِمَامُ مِنْ بَعْدِكَ فَقَالَ ابْنِي عَلِيٌّ عليه السلام.

ترجمه

محمد بن سنان نے داود رقی سے روایت کی، انہوں نے کہا میں نے ابوابراہیم موسیٰ بن جعفرؑ کی خدمت میں عرض کی:
میرا والد آپؑ پر قربان ہو! میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور اندیشہ ہے کہ میں مرجاؤں اور آپؑ سے ملاقات نہ کرسکوں، اس لیئے آپؑ مجھے بتائیں کہ آپؑ کے بعد امام کون ہوگا؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: ''میرا بیٹا علیؑ امام ہوگا''۔

9 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ وَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى بْنِ عِمْرَانَ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الشَّامِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَسْبَاطٍ عَنِ الْحُسَيْنِ مَوْلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْجَعْفَرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سَلِيطٍ الزَّيْدِيِّ قَالَ لَقِينَا أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فِي طَرِيقِ مَكَّةَ وَ نَحْنُ جَمَاعَةٌ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي أَنْتُمُ الْأَئِمَّةُ الْمُطَهَّرُونَ وَ الْمَوْتُ لَا يَعْرَى أَحَدٌ مِنْهُ فَأَحْدِثْ إِلَيَّ شَيْئاً أُلْقِيهِ إِلَى مَنْ يَخْلُفُنِي فَقَالَ لِي نَعَمْ هَؤُلَاءِ وُلْدِي وَ هَذَا سَيِّدُهُمْ وَ أَشَارَ إِلَى ابْنِهِ مُوسَى عليه السلام وَ فِيهِ الْعِلْمُ وَ الْحُكْمُ وَ الْفَهْمُ وَ السَّخَاءُ وَ الْمَعْرِفَةُ بِمَا يَحْتَاجُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ أَمْرِ دِينِهِمْ وَ فِيهِ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ حُسْنُ الْجِوَارِ وَ هُوَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَ جَلَّ وَ فِيهِ أُخْرَى هِيَ خَيْرٌ مِنْ هَذَا كُلِّهِ فَقَالَ لَهُ أَبِي وَ مَا هِيَ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي قَالَ يُخْرِجُ اللهُ مِنْهُ عَزَّ وَ جَلَّ غَوْثَ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَ غِيَاثَهَا وَ عِلْمَهَا وَ نُورَهَا وَ فَهْمَهَا وَ حُكْمَهَا وَ خَيْرَ مَوْلُودٍ وَ خَيْرَ نَاشِئٍ يَحْقُنُ اللهُ بِهِ الدِّمَاءَ وَ يُصْلِحُ بِهِ ذَاتَ الْبَيْنِ وَ يَلُمُّ بِهِ الشَّعْثَ وَ يَشْعَبُ بِهِ الصَّدْعَ وَ يَكْسُو بِهِ الْعَارِيَ وَ يُشْبِعُ بِهِ الْجَائِعَ وَ يُؤْمِنُ بِهِ الْخَائِفَ وَ يُنْزِلُ بِهِ الْقَطْرَ وَ يَأْتَمِرُ بِهِ الْعِبَادُ خَيْرَ كَهْلٍ وَ خَيْرَ نَاشِئٍ يُبَشَّرُ بِهِ عَشِيرَتُهُ قَبْلَ أَوَانِ حُلُمِهِ قَوْلُهُ حُكْمٌ وَ صَمْتُهُ عِلْمٌ يُبَيِّنُ لِلنَّاسِ مَا يَخْتَلِفُونَ فِيهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي فَيَكُونُ لَهُ وَلَدٌ بَعْدَهُ فَقَالَ نَعَمْ ثُمَّ قَطَعَ الْكَلَامَ وَ قَالَ يَزِيدُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الْحَسَنِ يَعْنِي مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام بَعْدُ فَقُلْتُ لَهُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي إِنِّي أُرِيدُ أَنْ تُخْبِرَنِي بِمِثْلِ مَا أَخْبَرَنِي بِهِ أَبُوكَ قَالَ فَقَالَ كَانَ أَبِي عليه السلام فِي زَمَنٍ

لَيْسَ هَذَا مِثْلَهُ قَالَ يَزِيدُ فَقُلْتُ مَنْ يَرْضَى مِنْكَ بِهَذَا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ قَالَ فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ أُخْبِرُكَ يَا بَا عُمَارَةَ إِنِّي خَرَجْتُ مِنْ مَنْزِلِي فَأَوْصَيْتُ فِي الظَّاهِرِ إِلَى بَنِيَّ فَأَشْرَكْتُهُمْ مَعَ ابْنِي عَلِيٍّ وَ أَفْرَدْتُهُ بِوَصِيَّتِي فِي الْبَاطِنِ وَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ فِي الْمَنَامِ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَعَهُ وَ مَعَهُ خَاتَمٌ وَ سَيْفٌ وَ عَصاً وَ كِتَابٌ وَ عِمَامَةٌ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا فَقَالَ أَمَّا الْعِمَامَةُ فَسُلْطَانُ اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا السَّيْفُ فَعِزَّةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا الْكِتَابُ فَنُورُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا الْعَصَا فَقُوَّةُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ أَمَّا الْخَاتَمُ فَجَامِعُ هَذِهِ الْأُمُورِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ الْأَمْرُ يَخْرُجُ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَا يَزِيدُ إِنَّهَا وَدِيعَةٌ عِنْدَكَ فَلَا تُخْبِرْ بِهَا إِلَّا عَاقِلًا أَوْ عَبْداً امْتَحَنَ اللهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ أَوْ صَادِقاً وَ لَا تَكْفُرْ نِعَمَ اللهِ تَعَالَى وَ إِنْ سُئِلْتَ عَنِ الشَّهَادَةِ فَأَدِّهَا فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا وَ قَالَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَ وَ مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللهِ فَقُلْتُ وَ اللهِ مَا كُنْتُ لِأَفْعَلَ هَذَا أَبَداً قَالَ ثُمَّ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام ثُمَّ وَصَفَهُ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ عَلِيٌّ ابْنُكَ الَّذِي يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ وَ يَسْمَعُ بِتَفْهِيمِهِ وَ يَنْطِقُ بِحِكْمَتِهِ يُصِيبُ وَ لَا يُخْطِئُ وَ يَعْلَمُ وَ لَا يَجْهَلُ وَ قَدْ مُلِئَ حُكْماً وَ عِلْماً وَ مَا أَقَلَّ مُقَامَكَ مَعَهُ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ كَأَنْ لَمْ يَكُنْ فَإِذَا رَجَعْتَ مِنْ سَفَرِكَ فَأَصْلِحْ أَمْرَكَ وَ افْرُغْ مِمَّا أَرَدْتَ فَإِنَّكَ مُنْتَقِلٌ عَنْهُ وَ مُجَاوِرٌ غَيْرَهُ فَاجْمَعْ وُلْدَكَ وَ أَشْهِدِ اللهَ عَلَيْهِمْ جَمِيعاً وَ كَفَى بِاللهِ شَهِيداً ثُمَّ قَالَ يَا يَزِيدُ إِنِّي أُوخَذُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ وَ عَلِيٌّ ابْنِي سَمِيُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ سَمِيُّ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام أُعْطِيَ فَهْمَ الْأَوَّلِ وَ عِلْمَهُ وَ نَصْرَهُ وَ رِدَاءَهُ وَ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَتَكَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ هَارُونَ بِأَرْبَعِ سِنِينَ فَإِذَا مَضَتْ أَرْبَعُ سِنِينَ فَاسْأَلْهُ عَمَّا شِئْتَ يُجِيبُكَ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى.

ترجمہ

یزید بن سلیط زیدی کہتے ہیں، ہماری ایک جماعت مکہ جا رہی تھی، راستے میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے کہا میرے والدین آپؑ پر نثار! آپؑ ائمہ طاہرینؑ ہیں لیکن موت سے کوئی فرد محفوظ نہیں ہے آپؑ مجھے بتائیں کہ میں آپؑ کے بعد کس کی طرف رجوع کروں

امام علیہ السلام نے فرمایا: ''یہ میرے بیٹے ہیں اور میرا یہ بیٹا اِن کا سردار ہے''۔ آپ نے امام موسیٰ کاظمؑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اس میں علم و حکم اور فہم و سخاوت ہے اور یہ ہر اس چیز کو جانتے ہیں جس میں لوگوں نے اپنے امر دین میں اختلاف کیا ہے اور اختلاف کی وجہ سے رہنمائی کے محتاج ہیں، اس میں حسن خلق اور حسنِ ہمسائیگی (حسن سخاوت خ ـ ل) موجود ہے، اور یہ خدا کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے، علاوہ ازیں اس میں ایک اور خوبی ہے جو کہ مذکورہ تمام خوبیوں

سے بہتر ہے''۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا میرے والدین آپؑ پر نثار ہوں، آپ اس خوبی کی نشاندہی فرمائیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ''اللہ اس کی صلب سے اس امت کے غوث و مددگار کو پیدا کرے گا جو کہ مجسم علم ونور ہوگا اور صاحب فہم و حکمت ہوگا، وہ بہترین پیدا ہونے والا اور بہترین پرورش پانے والا ہوگا۔ اللہ اسی کے ذریعے سے خون ریزی کو بند کرے گا اور اسی کے ذریعہ سے باہمی اصلاح ہوگی اور منتشر امر اسی کے ذریعہ سے یکجا ہوگا، اور اسی کے ذریعہ سے ٹوٹے ہوئے جڑیں گے۔ اور برہنہ افراد کو لباس میسر ہوگا اور بھوکے سیراب ہوں گے اور خوف کے ماروں کو امن نصیب ہوگا اور اسی کی برکت سے بارانِ رحمت کا نزول ہوگا۔ بندوں میں اسی کا حکم جاری ہوگا۔ وہ بہترین سن رسیدہ اور بہترین پرورش پانے والا ہوگا۔

اس کا خاندان اس کی جوانی سے قبل اس کی بشارت دے گا۔ اس کا قول قولِ فیصل ہوگا، اس کی خامشی علم ہوگی، لوگ جن باتوں میں اختلاف کرتے ہوں گے وہ لوگوں کے سامنے ان کی اصلیت کو بیان کرے گا''۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے عرض کیا تو کیا اس کے بعد موسیٰ کاظم علیہ السلام کی اور بھی اولاد ہوگی؟

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''جی ہاں''

پھر امام نے کلام قطع کر دیا۔

یزید بن سلیط (راوی حدیث) بیان کرتا ہے کہ اس کے کچھ عرصہ بعد میں نے ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملاقات کی اور ان سے عرض کی کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی مجھے ویسی ہی خبر دیں جیسا کہ آپ کے والد علیہ السلام نے مجھے خبر دی تھی۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''میرے والد علیہ السلام کا زمانہ اور تھا اور میرا زمانہ کچھ اور ہے''

راوی حدیث یزید نے کہا: آپ کی مظلومیت پر جو خوش ہو، اس پر خدا کی لعنت ہو۔

امام علیہ السلام یہ سن کر ہنس دیئے اور فرمایا ابو عمارہ! سنو، جب میں گھر سے نکلا تو اپنی تمام اولاد کو وصیت کی اور اپنے بیٹے علی کو بھی بظاہر اس میں شریک کیا اور تنہائی میں اسے علیحدہ وصیت کی۔

میں نے جناب رسول خداؐ اور امیر المومنین علیہما السلام کو خواب میں دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک انگوٹھی اور تلوار اور عصا اور کتاب اور دستار تھی۔

میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان چیزوں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: ''دستار سے مراد خداوند تعالیٰ کی طرف سے حکومت ہے اور تلوار سے مراد عزتِ خداوندی ہے اور کتاب سے مراد اللہ کا نور ہے اور عصا سے مراد خدا کی قوت ہے اور انگوٹھی ان تمام امور کی جامع ہے''۔

پھر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''امر امامت تیرے بعد تیرے فرزند علی کے پاس ہوگا''

پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: یزید! میری یہ باتیں تیرے پاس امانت ہیں اور اس کی خبر کسی عاقل یا ایسے بندے کے کہ جس کے قلب کا اللہ ایمان کے لئے امتحان لے چکا ہو، یا کسی صادق کے علاوہ اور کسی کو نہ بتانا اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری نہ کرنا اور اگر تجھ سے کبھی اس کی گواہی طلب کی جائے تو اس کی گواہی ضرور دینا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

''بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو اُن کے اہل تک پہنچاؤ''[1]

علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ نے دوسرے مقام پر فرمایا:

''اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جس کے پاس خدائی شہادت موجود ہو اور وہ پھر پردہ پوشی کرے''۔[2]

میں نے کہا میں کبھی حق کی گواہی نہیں چھپاؤں گا۔

اس کے بعد امام موسیٰؑ کاظم علیہ السلام نے فرمایا، پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے فرزند کے وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا: ''تیرا بیٹا علیؑ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اور اس کی تفہیم سے سنتا ہے اور حکمت خدا کے تحت گفتگو کرتا ہے۔ وہ ہمیشہ راہ راست پہ چلتا ہے۔ اور بھٹکنے والا نہیں ہے۔ اور وہ جانتا ہے اور جہل والا نہیں ہے۔ وہ علم حکمت سے بھرا ہوا ہے۔ اور تو اپنے بیٹے کے ساتھ بہت کم ہی ٹھہر پائے گا۔ یہ چیز مقدر ہو چکی ہے۔ لہٰذا جب تو اپنے سفر سے واپس لوٹے تو اپنے امر کی اصلاح کر اور اپنے ارادوں سے اپنے آپ کو جدا کر لے۔ کیونکہ تو اس سے آزاد ہونے والا اور اس کے غیر کی صحبت اختیار کرنے والا ہے۔ تو اپنی تمام اولاد کو جمع کر اور ان سب پر خدا کو گواہ بنا کیونکہ بطور گواہ اللہ کافی ہے''۔

پھر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''مجھے اس سال گرفتار کیا جائے گا۔ اور میرا بیٹا جو کہ علی ابن ابی طالبؑ اور علی زین العابدینؑ کا ہم نام ہے جسے ان بزرگوں سے علم و فہم اور ان کی بصیرت و اخلاق حسنہ جیسی صفات میراث میں ملی ہیں (وہ میرا جانشین ہوگا) اور میرا بیٹا ہارون کی موت کے چار برس بعد کھل کر گفتگو کرے گا۔ جب چار سال گزر جائیں تو جو چاہو اس سے پوچھ لینا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ تجھے تیری تمام باتوں کا جواب دے گا۔

10 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رض قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْعَبَّاسِ النَّجَاشِيِّ الْأَسَدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلرِّضَا علیہ السلام أَنْتَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ قَالَ إِي وَ اللَّهِ عَلَى الْإِنْسِ وَ الْجِنِّ.

ترجمہ

عباس نجاشی الاسدی کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ اس امر کے مالک ہیں؟

[1] النساء ۵۸
[2] البقرہ ۱۴۰

آپؑ نے فرمایا: ”جی ہاں خدا کی قسم میں تمام انس و جن کا صاحب الامر ہوں“۔

11 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الْبَرْقِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَفْصٍ الْمَرْوَزِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ أَنَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَهُ الْحُجَّةَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَهُ فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيَّ فَابْتَدَأَنِي وَ قَالَ يَا سُلَيْمَانُ إِنَّ عَلِيّاً ابْنِي وَ وَصِيِّي وَ الْحُجَّةُ عَلَى النَّاسِ بَعْدِي وَ هُوَ أَفْضَلُ وُلْدِي فَإِنْ بَقِيتَ بَعْدِي فَاشْهَدْ لَهُ بِذَلِكَ عِنْدَ شِيعَتِي وَ أَهْلِ وَلَايَتِي الْمُسْتَخْبِرِينَ عَنْ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي.

ترجمہ

سلیمان بن حفص المروزی کہتے ہیں کہ میں امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں چاہتا تھا کہ ان سے پوچھوں کہ ان کے بعد حجت خدا کون ہے۔ جب ان کی مجھ پر نظر پڑی تو میرے کہنے کے بغیر انہوں نے کہا:۔

”سلیمان! یقیناً علیؑ میرا بیٹا اور میرا وصی اور میرے بعد تمام انسانوں پر حجت خدا ہے۔ اور وہ میری تمام اولاد سے افضل ہے۔ لہٰذا اگر تو میرے بعد زندہ رہے تو میرے شیعوں اور میری ولایت کے ماننے والوں کو جو میرے جانشین کے متعلق دریافت کرنے والے ہوں انہیں اس کی خبر دینا“۔

12 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّالِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ آدَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْهَاشِمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ الْقَبْرِ نَحْوَ سِتِّينَ رَجُلًا مِنَّا وَ مِنْ مَوَالِينَا إِذْ أَقْبَلَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ يَدُ عَلِيٍّ ابْنِهِ عليه السلام فِي يَدِهِ فَقَالَ أَ تَدْرُونَ مَنْ أَنَا قُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا وَ كَبِيرُنَا فَقَالَ سَمُّونِي وَ انْسُبُونِي فَقُلْنَا أَنْتَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا مَعِي قُلْنَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَاشْهَدُوا أَنَّهُ وَكِيلِي فِي حَيَاتِي وَ وَصِيِّي بَعْدَ مَوْتِي.

ترجمہ

علی بن عبداللہ ہاشمی بیان کرتے ہیں کہ ہم قریباً ساٹھ افراد قبر رسول خداؐ کے پاس موجود تھے اور اس تعداد میں ہم تھے یا ہمارے غلام تھے۔ اسی اثنا میں ابو ابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہما السلام تشریف لائے اور ان کے ہاتھ میں ان کے بیٹے علیؑ کا ہاتھ تھا، آپؑ نے ہم سے فرمایا: ”مجھے جانتے ہو کہ میں کون ہوں؟“

ہم نے کہا: جی ہاں آپؑ ہمارے سردار اور ہمارے بزرگ ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ”تم میرا نام و نسب بیان کرو“۔

ہم نے کہا: ''آپ موسیٰ بن جعفر بن محمدؑ ہیں''۔

آپؑ نے فرمایا: ''میرے ساتھ یہ کون ہیں؟''

ہم نے کہا: ''یہ علی بن موسیٰ بن جعفر ہے''۔

آپؑ نے فرمایا: ''گواہ رہو! میری زندگی میں یہ میرا وکیل ہے اور میری موت کے بعد یہ میرا وصی ہے''۔

13 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَرْحُومٍ قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ أُرِيدُ الْمَدِينَةَ فَلَمَّا صِرْتُ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ لَقِيتُ أَبَا إِبْرَاهِيمَ عليه السلام وَ هُوَ يُذْهَبُ بِهِ إِلَى الْبَصْرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَدَفَعَ إِلَيَّ كُتُباً وَ أَمَرَنِي أَنْ أُوصِلَهَا بِالْمَدِينَةِ فَقُلْتُ إِلَى مَنْ أَدْفَعُهَا جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ إِلَى ابْنِي عَلِيٍّ فَإِنَّهُ وَصِيِّي وَ الْقَيِّمُ بِأَمْرِي وَ خَيْرُ بَنِيَّ.

ترجمہ

عبداللہ بن مرحوم کہتے ہیں میں بصرہ سے مدینہ کے ارادہ سے نکلا۔ جب میں نے کچھ سفر طے کیا تو راستے میں حضرت ابو ابراہیم علیہ السلام سے میری ملاقات ہوئی۔ اس وقت آپ کو بصرہ لے جایا جا رہا تھا۔ آپؑ نے میری طرف پیغام بھیجا۔ جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؑ نے ایک خط میرے حوالہ کیا اور فرمایا میرا یہ خط مدینہ پہنچاؤ۔

میں نے عرض کی کس کو یہ خط پہنچاؤں؟

آپؑ نے فرمایا: ''یہ خط میرے فرزند علیؑ کے حوالہ کرنا۔ وہی میرا وصی ہے اور میرے امور کا نگراں ہے۔ اور وہی میری تمام اولاد میں سے افضل ہے''۔

14 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ وَ أُمُّهُ مِنْ وُلْدِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ بَعَثَ إِلَيْنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام فَجَمَعَنَا ثُمَّ قَالَ أَ تَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ قُلْنَا لَا قَالَ اشْهَدُوا أَنَّ عَلِيّاً ابْنِي هَذَا وَصِيِّي وَ الْقَيِّمُ بِأَمْرِي وَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي مَنْ كَانَ لَهُ عِنْدِي دَيْنٌ فَلْيَأْخُذْهُ مِنِ ابْنِي هَذَا وَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدِي عِدَةٌ فَلْيَسْتَنْجِزْهَا مِنْهُ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنْ لِقَائِي فَلَا يَلْقَنِي إِلَّا بِكِتَابِهِ.

ترجمہ

عبداللہ بن حرث سے روایت ہے اس کی والدہ جعفر بن ابی طالب کی نسل میں سے تھیں وہ کہتے ہیں، ابو ابراہیم

موسیٰ کاظمؑ نے ہمیں پیغام بھیجا۔ جب ہم جمع ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ''جانتے ہو کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟''

ہم نے کہا نہیں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''گواہ رہو کہ میرا یہ فرزند علیؑ میرا وصی اور میرے امور کا نگراں اور میرے بعد میرا جانشین ہے۔ جس نے بھی مجھے قرض دیا ہو وہ میرے بعد میرے اس فرزند سے وصول کرے اور جس سے میں نے کوئی وعدہ کیا ہو تو میرے اس فرزند سے وعدہ وفائی کا تقاضہ کرے۔ اور جس نے لازمی طور پر مجھ سے ملاقات کرنی ہو تو وہ میرے فرزند کے خط کے ذریعہ سے ملاقات کرے''۔

15 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ الْعَرَيْضِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ حَيْدَرِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْهَاشِمِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَلا أَنِ الْآنَ تَتَّخِذُ الشِّيعَةُ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عليه السلام إِمَاماً قُلْتُ وَ كَيْفَ ذَلِكَ قَالَ دَعَاهُ أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام فَأَوْصَى إِلَيْهِ.

ترجمہ

محمد بن یزید ہاشمی نے کہا اب شیعہ علی بن موسیٰ کاظمؑ کو اپنا امام تسلیم کریں گے۔

راوی کہتا ہے میں نے پوچھا وہ کیوں؟

تو محمد بن یزید ہاشمی نے کہا کہ ابوالحسن موسیٰ ابن جعفر علیہما السلام نے اسے اپنا وصی مقرر کیا تھا۔

16 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ حَيْدَرِ بْنِ أَيُّوبَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ فِي مَوْضِعٍ يُعْرَفُ بِالْقُبَا فِيهِ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ فَجَاءَ بَعْدَ الْوَقْتِ الَّذِي كَانَ يَجِيئُنَا فِيهِ فَقُلْنَا لَهُ جَعَلَنَا اللهُ فِدَاكَ مَا حَبَسَكَ قَالَ دَعَانَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ عليه السلام الْيَوْمَ سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ عليها السلام فَأَشْهَدَنَا لِعَلِيٍّ ابْنِهِ بِالْوَصِيَّةِ وَ الْوَكَالَةِ فِي حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ وَ أَنَّ أَمْرَهُ جَائِزٌ عَلَيْهِ وَ لَهُ ثُمَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ وَ اللهِ يَا حَيْدَرُ لَقَدْ عَقَدَ لَهُ الْإِمَامَةَ الْيَوْمَ وَ لَيَقُولَنَّ الشِّيعَةُ بِهِ مِنْ بَعْدِهِ قَالَ حَيْدَرُ قُلْتُ بَلْ يُبْقِيهِ اللهُ وَ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قَالَ يَا حَيْدَرُ إِذَا أَوْصَى إِلَيْهِ فَقَدْ عَقَدَ لَهُ الْإِمَامَةَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ مَاتَ حَيْدَرُ وَ هُوَ شَاكٌّ.

ترجمہ

علی بن حکم سے روایت ہے، انہوں نے حیدر بن ایوب سے روایت کی ہے۔ حیدر بیان کرتا ہے کہ ہم مدینہ میں مقام قبا میں موجود تھے، کچھ دیر بعد محمد بن زید بن علی ہمارے پاس آئے اور عام طور پر وہ اس وقت سے قبل آیا کرتے تھے: ہم نے ان سے پوچھا: اللہ ہمیں آپ پر نثار کرے آپ نے دیر کیوں کی؟

انہوں نے کہا: ''آج ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے اولادِ علیؑ و بتولؑ میں سے سترہ افراد کو بلایا اور انہوں نے ہمیں بلا کر اپنے فرزند علی رضا علیہ السلام کی وصیت اور زندگی اور موت کے بعد ان کی وکالت کا ہمیں گواہ بنایا اور یہ کہ ان کے امر کو انہوں نے جاری کر دیا''۔

پھر محمد بن زید نے کہا: ''حیدر! خدا کی قسم امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے آج سے انہیں امام مقرر کر دیا اور تمام شیعہ اُن کی امامت کا اعتقاد رکھیں گے''۔

یہ سن کر حیدر بن ایوب نے کہا: نہیں ہم بقیۃ اللہ کی امامت کو تسلیم کریں گے، اس کے سامنے علی رضاؑ کی امامت کیا چیز ہے۔

محمد بن زید نے کہا: ''جب امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے انہیں اپنا وصی مقرر کر دیا ہے تو انہوں نے انہیں امام متعین کیا ہے''۔

(راوی حدیث) علی بن حکم کہتے ہیں کہ حیدر مرتے دم تک شک میں مبتلا رہے تھے۔

17 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْخَلَفِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَسَدِ بْنِ أَبِي الْعَلَا عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ بَشِيرٍ وَ خَلَفِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ أَوْصَى أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام إِلَى ابْنِهِ عَلِيٍّ عليه السلام وَ كَتَبَ لَهُ كِتَاباً أَشْهَدَ فِيهِ سِتِّينَ رَجُلًا مِنْ وُجُوهِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ.

ترجمہ

عبدالرحمٰن بن حجاج روایت کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے فرزند علی کو اپنا وصی مقرر کیا اور انہیں ایک تحریر لکھ کر دی جس میں مدینہ کے ساٹھ معززین کی گواہی درج کی گئی تھی۔

18 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرَّارٍ وَ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَقَامَ لَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام ابْنَهُ عَلِيّاً عليه السلام كَمَا أَقَامَ رَسُولُ

اللهِ ﷺ عليّاً عليه السلام يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ يَا أَهْلَ الْمَسْجِدِ هَذَا وَصِيِّي مِنْ بَعْدِي.

ترجمہ

حسین بن بشیر کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنے فرزند علی رضاؑ کا اعلان بعینہ اس طرح سے کیا جس طرح رسولِ خداؐ نے غدیر خم میں حضرت علی کا اعلان کیا تھا، چنانچہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اہل مدینہ کے سامنے ارشاد فرمایا: ''اہل مدینہ! (یا اہل مسجد) میرے بعد یہ میرا وصی ہے''

19 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَزَّازِ قَالَ خَرَجْنَا إِلَى مَكَّةَ وَ مَعَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ وَ مَعَهُ مَالٌ وَ مَتَاعٌ فَقُلْنَا مَا هَذَا قَالَ هَذَا لِلْعَبْدِ الصَّالِحِ عليه السلام أَمَرَنِي أَنْ أَحْمِلَهُ إِلَى عَلِيٍّ ابْنِهِ عليه السلام وَ قَدْ أَوْصَى إِلَيْهِ.

قال مصنف هذا الكتاب إن علی بن أبي حمزة أنكر ذلك بعد وفاة موسى بن جعفر عليه السلام و حبس المال عن الرضا عليه السلام

ترجمہ

حسن بن علی خزاز کہتے ہیں کہ ہم مکہ جا رہے تھے اور ہمارے ساتھ علی بن ابی حمزہ بھی تھا اور اس کے پاس کچھ مال و متاع تھا۔

ہم نے اس سے پوچھا یہ کیا ہے؟
اس نے کہا یہ عبد صالح علیہ السلام کا مال ہے۔ انہوں نے مجھے حکم دیا ہے
کہ میں یہ مال اُن کے فرزند علی رضا علیہ السلام کے پاس لے جاؤں کیونکہ انہوں نے انہیں اپنا وصی مقرر کیا ہے۔

مصنف کتاب عرض کرتا ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے بعد علی بن ابی حمزہ نے امام علی رضا علیہ السلام کی امامت کا انکار کیا اور ان سے مال روک دیا تھا۔

20 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحْرِزٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام إِنَّ رَجُلاً مِنَ الْعِجْلِيَّةِ قَالَ لِي كَمْ عَسَى أَنْ يَبْقَى لَكُمْ هَذَا الشَّيْخُ إِنَّمَا هُوَ سَنَةً أَوْ سَنَتَيْنِ حَتَّى يَهْلِكَ ثُمَّ تَصِيرُونَ لَيْسَ لَكُمْ أَحَدٌ تَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام أَلَا قُلْتَ لَهُ هَذَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام قَدْ أَدْرَكَ مَا يُدْرِكُ الرِّجَالُ وَ قَدِ اشْتَرَيْنَا لَهُ جَارِيَةً تُبَاحُ لَهُ فَكَأَنَّكَ بِهِ إِنْ شَاءَ اللهُ وَ قَدْ وُلِدَ لَهُ فَقِيهٌ خَلَفٌ.

ترجمہ

سلمہ بن محرز کہتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں عرض کی کہ فرقہ عجلیہ [1] کے ایک فرد نے مجھ سے کہا کہ تمہارا یہ شیخ کتنے برس زندہ رہے گا۔ تمہارا یہ شیخ بس ایک دو برس تک زندہ رہے گا پھر مر جائے گا، اس کے بعد تمہارا کوئی امام نہیں ہوگا۔

یہ سن کر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ موسیٰ بن جعفر الصادقؑ جوان ہو چکے ہیں اور ہم نے اس کے لئے ایک کنیز بھی خریدی ہے جس سے فقیہ فرد ان شاء اللہ پیدا ہوگا''۔

21 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُظَفَّرٍ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَلَفٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَبْتَدِي بِالثَّنَاءِ عَلَى ابْنِهِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ يُطْرِيهِ وَ يَذْكُرُ مِنْ فَضْلِهِ وَ بِرِّهِ مَا لَا يَذْكُرُ مِنْ غَيْرِهِ كَأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَدُلَّ عَلَيْهِ

ترجمہ

اسماعیل بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا دستور تھا کہ وہ اپنے فرزند علیؑ کی بہت تعریف اور ان کی فضیلت وسخاوت کا بہت زیادہ تذکرہ کیا کرتے تھے۔ جب کے دوسروں کا اس قدر ذکر نہیں کیا کرتے تھے۔ گویا وہ ان کی امامت کی جانب اشارہ فرماتے تھے۔

22 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَلَفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ سَعِدَ امْرُؤٌ لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَرَى مِنْهُ خَلَفٌ وَ قَدْ أَرَانِيَ اللهُ مِنِ ابْنِي هَذَا خَلَفاً وَ أَشَارَ إِلَيْهِ يَعْنِي الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمہ

جعفر بن خلف سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

---

[1] فرقہ عجلیہ کی دو شاخیں ہیں، ان کی پہلی شاخ کو مغیریہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ مغیرہ بن سعید عجلی کے پیروکار ہیں اور اللہ تعالیٰ کے متعلق اس کا نظریہ یہ تھا ''اللہ تعالیٰ ایک مرد کی سی شکل رکھتا ہے اور اس کے سر پر تاج ہے''۔ اور ان کا اعتقاد تھا کہ امام منتظر زکریا بن محمد بن علی بن حسین بن علی ہیں اور جبل حاجز میں زندہ سلامت ہیں، اللہ نے انہیں ہماری آنکھوں سے غائب کر دیا ہے۔ اس فرقہ کی دوسری شاخ کو منصوریہ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ ابومنصور عجلی کے پیروکار ہیں ابومنصور نے اپنی نسبت امام محمد باقر علیہ السلام کی طرف کی تھی لیکن انہوں نے اس سے اظہار براءت کر دیا تھا اور اسے اپنی محفل سے دھتکار دیا تھا، اس کے بعد اس نے خود اپنی امامت کا دعویٰ کیا تھا، اور اس فرقہ کے افراد کا عقیدہ یہ تھا کہ امام محمد باقر علیہ السلام کے بعد امامت ابومنصور کو منتقل ہوگئی اور ابومنصور کو آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا۔

”وہ شخص خوش نصیب ہے جو موت سے پہلے اپنا جانشین دیکھ لے اور اللہ نے مجھے میرے بیٹے علی کی صورت میں اپنا جانشین دکھادیا ہے“۔

پھر آپؑ نے اپنے فرزند علی رضاؑ کی طرف اشارہ کیا۔

23 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ وَ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ الْبَزَنْطِيِّ وَ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ وَ عَلِيِّ بْنِ سِنَانٍ وَ عَلِيٍّ عن ابْنِ الْحَكَمِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ خَرَجَتْ إِلَيْنَا أَلْوَاحٌ مِنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ مُوسَىؑ وَ هُوَ فِي الْحَبْسِ فَإِذَا فِيهَا مَكْتُوبٌ عَهْدِي إِلَى أَكْبَرِ وُلْدِي.

ترجمه

حسین بن مختار بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظمؑ نے زندان سے ہمیں خطوط لکھے جن میں تحریر تھا

”میرے عہدۂ امامت کا حقدار میرا بڑا بیٹا ہے“۔

24 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ قَالَ لَمَّا مَرَّ بِنَا أَبُو الْحَسَنِؑ بِالْبَصْرَةِ خَرَجَتْ إِلَيْنَا مِنْهُ أَلْوَاحٌ مَكْتُوبٌ فِيهَا بِالْعَرْضِ عَهْدِي إِلَى أَكْبَرِ وُلْدِي.

ترجمه

حسین بن مختار کہتے ہیں جب امام موسیٰ کاظمؑ کا بصرہ سے گزر ہوا تو ان کی طرف سے ہمیں خطوط موصول ہوئے جن میں تحریر تھا

”میرے عہد کا وارث میرا بڑا بیٹا ہے“۔

25 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ مَرْوَانَ الْقَنْدِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي إِبْرَاهِيمَؑ وَ عِنْدَهُ عَلِيٌّ ابْنُهُ فَقَالَ لِي يَا زِيَادُ هَذَا كِتَابُهُ كِتَابِي وَ كَلَامُهُ كَلَامِي وَ رَسُولُهُ رَسُولِي وَ مَا قَالَ فَالْقَوْلُ قَوْلُهُ.

قال مصنف هذا الكتاب إن زياد بن مروان القندى روى هذا الحديث ثم أنكره بعد مضى موسىؑ و قال بالوقف و حبس ما كان عنده من مال موسى بن جعفرؑ.

ترجمہ

زیاد بن مروان القندی کہتے ہیں کہ میں ابو ابراہیم موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ان کے پاس ان کے فرزند علیؑ موجود تھے۔ آپؑ نے فرمایا: ''زیاد! اس کی تحریر میری تحریر ہے اس کا کلام میرا کلام ہے اس کا قاصد میرا قاصد ہے۔ اور اس کا فیصلہ حرف آخر ہے''۔

مصنفِ کتاب کہتا ہے زیاد بن مروان القندی نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی زندگی میں اس حدیث کو روایت کیا تھا۔ لیکن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے بعد وہ اس کا منکر ہو گیا تھا اور اس کے پاس جتنا بھی مال امام تھا اس نے سب کا سب اپنے پاس رکھ لیا تھا۔

26 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ عَنْ نَصْرِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنِّي سَأَلْتُ أَبَاكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَكَ فَأَخْبَرَنِي أَنَّكَ أَنْتَ هُوَ فَلَمَّا تُوُفِّيَ أَبُو عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَهَبَ النَّاسُ يَمِيناً وَ شِمَالًا وَ قُلْتُ أَنَا وَ أَصْحَابِي بِكَ فَأَخْبِرْنِي مَنِ الَّذِي يَكُونُ بَعْدَكَ قَالَ ابْنِي عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ.

ترجمہ

نصر بن قابوس کہتے ہیں کہ میں نے ابو ابراہیم موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کی کہ میں نے آپ کے والد ماجد سے ان کے جانشین کے متعلق پوچھا تھا تو انہوں نے آپؑ کے متعلق فرمایا تھا۔

ان کی وفات کے بعد کئی لوگ ادھر ادھر چلے گئے لیکن میں نے اور میرے ساتھیوں نے آپؑ کو امام تسلیم کیا۔ اب آپؑ یہ بتائیں کہ آپؑ کا جانشین کون ہوگا؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''میرا بیٹا علیؑ میرا جانشین ہوگا''

27 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ قَابُوسَ قَالَ قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ ع عَلِيٌّ ابْنِي أَكْبَرُ وُلْدِي وَ أَسْمَعُهُمْ لِقَوْلِي وَ أَطْوَعُهُمْ لِأَمْرِي يَنْظُرُ مَعِي فِي كِتَابَيِ الْجَفْرِ وَ الْجَامِعَةِ وَ لَيْسَ يَنْظُرُ فِيهِ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ.

ترجمہ

نعیم بن قابوس (نصر بن قابوس خ۔ل) بیان کرتے ہیں

کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''علی میرا بڑا بیٹا ہے اور میری تمام اولاد کی بہ نسبت میرا زیادہ فرماں بردار ہے اور وہ میرے ساتھ کتاب جفر و جامعہ کا مطالعہ کرتا ہے اور جفر و جامعہ کا مطالعہ یا تو نبی کر سکتا ہے یا نبی کا وصی کر سکتا ہے۔

28 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ عَلِيٌّ عليه السلام ابْنُهُ فِي حَجْرِهِ وَ هُوَ يُقَبِّلُهُ وَ يَمَصُّ لِسَانَهُ وَ يَضَعُهُ عَلَى عَاتِقِهِ وَ يَضُمُّهُ إِلَيْهِ وَ يَقُولُ بِأَبِي أَنْتَ وَ أُمِّي مَا أَطْيَبَ رِيحَكَ وَ أَطْهَرَ خُلُقَكَ وَ أَبْيَنَ فَضْلَكَ قُلْتُ جُعِلْتُ فِدَاكَ لَقَدْ وَقَعَ فِي قَلْبِي لِهَذَا الْغُلَامِ مِنَ الْمَوَدَّةِ مَا لَمْ يَقَعْ لِأَحَدٍ إِلَّا لَكَ فَقَالَ لِي يَا مُفَضَّلُ هُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَتِي مِنْ أَبِي عليه السلام ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ وَ اللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ قَالَ قُلْتُ هُوَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ نَعَمْ مَنْ أَطَاعَهُ رَشَدَ وَ مَنْ عَصَاهُ كَفَرَ.

ترجمہ

مفضل بن عمر روایت کرتے ہیں کہ میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت علی رضا علیہ السلام ان کی گود میں بیٹھے ہوئے تھے۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام انہیں بوسے دے رہے تھے اور اپنی زبان انہیں چسا رہے تھے اور انہیں اپنے کندھوں پر بٹھاتے اور انہیں اپنے سینہ سے لگاتے تھے اور یہ فرماتے تھے: ''میرے ماں باپ تجھ پہ قربان! تیرے بدن سے اٹھنے والی خوشبو کتنی عمدہ ہے اور تیری پیدائش کتنی پاک اور تیری فضیلت کتنی واضح ہے''۔

مفضل کہتے ہیں کہ میں نے امامؑ کی خدمت میں عرض کی: میں آپ پر قربان جاؤں! میرے دل میں اس بچے کے لیے اتنی محبت پیدا ہوگئی ہے کہ اتنی محبت آپؑ کے علاوہ اور کسی کے لیے نہیں ہے۔

امامؑ نے فرمایا: ''میرے اس بیٹے کا وہی مقام ہے جو میرے والد کے ہاں میرا مقام ہے یہ ذریت ایک دوسرے سے جاری رہے گی اور اللہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے''۔

میں نے کہا تو کیا آپؑ کے بعد امر امامت کے وارث یہی ہیں؟

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''جی ہاں! جس نے اس کی اطاعت کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے اس کی نافرمانی کی، اس نے کفر کیا''۔

29 نَصٌّ آخَرُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَبْلَ أَنْ يُحْمَلَ إِلَى الْعِرَاقِ بِسَنَةٍ وَ عَلِيٌّ ابْنُهُ عليه السلام بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ فَقُلْتُ لَبَّيْكَ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ السَّنَةِ

حَرَكَةٌ فَلَا تَجْزَعْ مِنْهَا ثُمَّ أَطْرَقَ وَ نَكَتَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ وَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَ هُوَ يَقُولُ وَ يُضِلُّ اللهُ الظَّالِمِينَ وَ يَفْعَلُ اللهُ ما يَشاءُ قُلْتُ وَ مَا ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ مَنْ ظَلَمَ ابْنِي هَذَا حَقَّهُ وَ جَحَدَ إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِي كَانَ كَمَنْ ظَلَمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام حَقَّهُ وَ جَحَدَ إِمَامَتَهُ مِنْ بَعْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله فَعَلِمْتُ أَنَّهُ قَدْ نَعَى إِلَيَّ نَفْسَهُ وَ دَلَّ عَلَى ابْنِهِ فَقُلْتُ وَ اللهِ لَئِنْ مَدَّ اللهُ فِي عُمُرِي لَأُسَلِّمَنَّ إِلَيْهِ حَقَّهُ وَ لَأُقِرَّنَّ لَهُ بِالْإِمَامَةِ وَ أَشْهَدُ أَنَّهُ مِنْ بَعْدِكَ حُجَّةُ اللهِ تَعَالَى عَلَى خَلْقِهِ وَ الدَّاعِي إِلَى دِينِهِ فَقَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ يَمُدُّ اللهُ فِي عُمُرِكَ وَ تَدْعُو إِلَى إِمَامَتِهِ وَ إِمَامَةِ مَنْ يَقُومُ مَقَامَهُ مِنْ بَعْدِهِ فَقُلْتُ مَنْ ذَاكَ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ مُحَمَّدٌ ابْنُهُ قَالَ قُلْتُ فَالرِّضَا وَ التَّسْلِيمُ قَالَ نَعَمْ كَذَلِكَ وَجَدْتُكَ فِي كِتَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَمَا إِنَّكَ فِي شِيعَتِنَا أَبْيَنُ مِنَ الْبَرْقِ فِي اللَّيْلَةِ الظَّلْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْمُفَضَّلَ كَانَ أُنْسِي وَ مُسْتَرَاحِي وَ أَنْتَ أُنْسُهُمَا وَ مُسْتَرَاحُهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ أَنْ تَمَسَّكَ أَبَداً.

ترجمه

محمد بن سنان کہتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو گرفتار کر کے ابھی عراق نہیں لے جایا گیا تھا، میں اس گرفتاری سے ایک سال پہلے ان کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ان کے فرزند علیؑ ان کے پاس موجود تھے، امامؑ نے مجھے دیکھ کر فرمایا: ”محمد!“

میں نے لبیک کہا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ”اس سال ایک واقعہ پیش آئے گا، اس واقعہ کی وجہ سے خوف زدہ مت ہونا“۔

پھر انہوں نے سر جھکا کر ہاتھ سے زمین پر لکیریں کھینچیں اور بعد ازاں سر اُٹھا کر میری طرف دیکھا اور کہا۔

”اور اللہ ظالموں کو گمراہی میں رہنے دیتا ہے اور جو چاہتا ہے سرانجام دیتا ہے“۔ (ابراہیم۔ ۲۷)

میں نے کہا اس کا مقصد کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ”جس نے میرے اس فرزند کے حق میں ظلم کیا اور میرے بعد جس نے بھی اس کی امامت کا انکار کیا تو اس شخص نے گویا حضرت علی بن ابی طالبؑ پر ظلم کیا اور محمد مصطفیؐ کے بعد ان کی امامت کا انکار کیا“۔

حضرت کی یہ باتیں سن کر میں سمجھ گیا کہ آپؑ مجھے اپنی موت کی خبر دے رہے ہیں اور اپنے فرزند کی جانشینی کا اعلان کر رہے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اگر خدا نے مجھے زندگی بخشی تو میں ان کا حق ادا کروں گا اور ان کی امامت کا اقرار کروں گا، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ خلقِ خدا پر خدا کی حجت اور خدا کے دین کے داعی ہیں۔

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''اللہ تجھے طویل زندگی عطا کرے گا، تو لوگوں کو اس کی اور اس کے بعد اس کے قائم مقام کی امامت کی دعوت دے گا''۔

میں نے عرض کی: میں آپؑ پر نثار! ان کا قائم مقام کون ہوگا؟

حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: ''اس کا بیٹا محمد (تقیؑ) اس کا قائم مقام ہوگا''

میں نے کہا: میں راضی ہوں اور سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔

امامؑ نے فرمایا: ''جی ہاں! میں نے امیر المومنین علیہ السلام کی کتاب میں تیرے متعلق پڑھا ہے کہ تو ہمارے شیعوں میں وہی مقام رکھتا ہے جو کہ تاریک رات میں بجلی کی چمک کو حاصل ہوتا ہے۔''

پھر آپؑ نے فرمایا: ''محمد! بے شک مفضل بھی میرا ہمدرد ہے اور مجھے راحت پہنچانے والا ہے لیکن تو اس سے زیادہ میرا ہمدرد اور مجھے راحت پہنچانے والا ہے، دوزخ کا تجھے مس کرنا حرام ہے''۔

باب 5

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا وصیت نامہ

1 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الصُّهْبَانِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَجَّالِ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ اللهِ الْجَعْفَرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ أَنَّ أَبَا إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عليه السلام أَشْهَدَ عَلَى وَصِيَّتِهِ إِسْحَاقَ بْنَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيَّ وَ جَعْفَرَ بْنَ صَالِحٍ وَ مُعَاوِيَةَ بن الْجَعْفَرِيَّيْنِ وَ يَحْيَى بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ وَ سَعْدَ بْنَ عِمْرَانَ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيَّ وَ يَزِيدَ بْنَ سَلِيطٍ الْأَنْصَارِيَّ وَ مُحَمَّدَ بْنَ جَعْفَرٍ الْأَسْلَمِيَّ بَعْدَ أَنْ أَشْهَدَهُمْ أَنَّهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لا رَيْبَ فِيها وَ أَنَّ اللهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ وَ أَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ وَ أَنَّ الْحِسَابَ وَ الْقِصَاصَ حَقٌّ وَ أَنَّ الْوُقُوفَ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ حَقٌّ وَ أَنَّ مَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صلى الله عليه وسلم حَقٌّ حَقٌّ وَ أَنَّ مَا نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ حَقٌّ عَلَى ذَلِكَ أَحْيَا وَ عَلَيْهِ أَمُوتُ وَ عَلَيْهِ أُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللهُ

أَشْهَدَهُمْ أَنَّ هَذِهِ وَصِيَّتِي بِخَطِّي وَ قَدْ نَسَخْتُ وَصِيَّةَ جَدِّي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ وَصَايَا الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ وَصِيَّةَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ وَ وَصِيَّةَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَبْلَ ذَلِكَ حَرْفاً بِحَرْفٍ

وَ أَوْصَيْتُ بِهَا إِلَى عَلِيٍّ ابْنِي وَ بَنِيَّ بَعْدَهُ مَعَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ فَإِنْ آنَسَ مِنْهُمْ رُشْداً وَ أَحَبَّ إِقْرَارَهُمْ فَذَاكَ لَهُ وَ إِنْ كَرِهَهُمْ وَ أَحَبَّ أَنْ يُخْرِجَهُمْ فَذَاكَ لَهُ وَ لَا أَمْرَ لَهُمْ مَعَهُ وَ أَوْصَيْتُ إِلَيْهِ بِصَدَقَاتِي وَ أَمْوَالِي وَ صِبْيَانِيَ الَّذِي خَلَّفْتُ وَ وُلْدِي وَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَ الْعَبَّاسِ وَ إِسْمَاعِيلَ وَ أَحْمَدَ وَ أُمِّ أَحْمَدَ وَ إِلَى عَلِيٍّ أَمْرُ نِسَائِي دُونَهُمْ وَ ثُلُثُ صَدَقَةِ أَبِي وَ أَهْلِ بَيْتِي يَضَعُهُ حَيْثُ يَرَى وَ يَجْعَلُ مِنْهُ مَا يَجْعَلُ مِنْهُ ذُو الْمَالِ فِي مَالِهِ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يُجِيزَ مَا ذَكَرْتُ فِي عِيَالِي فَذَاكَ إِلَيْهِ وَ إِنْ كَرِهَ فَذَاكَ إِلَيْهِ وَ إِنْ أَحَبَّ أَنْ يَبِيعَ أَوْ يَهَبَ أَوْ يَنْحَلَ أَوْ يَتَصَدَّقَ عَلَى غَيْرِ مَا وَصَّيْتُهُ فَذَاكَ إِلَيْهِ وَ هُوَ أَنَا فِي وَصِيَّتِي فِي مَالِي وَ فِي أَهْلِي وَ وُلْدِي وَ إِنْ رَأَى أَنْ يُقِرَّ إِخْوَتَهُ الَّذِينَ سَمَّيْتُهُمْ فِي صَدْرِ كِتَابِي هَذَا أَقَرَّهُمْ وَ إِنْ كَرِهَ

فَلَهُ أَنْ يُخْرِجَهُمْ غَيْرَ مَرْدُودٍ عَلَيْهِ وَ إِنْ أَرَادَ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يُزَوِّجَ أُخْتَهُ فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يُزَوِّجَهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ وَ أَمْرِهِ وَ أَيُّ سُلْطَانٍ كَشَفَهُ عَنْ شَيْءٍ أَوْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ شَيْءٍ مِمَّا ذَكَرْتُ فِي كِتَابِي فَقَدْ بَرِءَ مِنَ اللهِ تَعَالَى وَ مِنْ رَسُولِهِ وَ اللهُ وَ رَسُولُهُ مِنْهُ بَرِيئَانِ وَ عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ لَعْنَةُ اللَّاعِنِينَ وَ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَ النَّبِيِّينَ وَ الْمُرْسَلِينَ أَجْمَعِينَ وَ جَمَاعَةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنَ السَّلَاطِينِ أَنْ يَكْشِفَهُ عَنْ شَيْءٍ لِي عِنْدَهُ مِنْ بِضَاعَةٍ وَ لَا لِأَحَدٍ مِنْ وُلْدِي وَ لِي عِنْدَهُ مَالٌ وَ هُوَ مُصَدَّقٌ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ مَبْلَغِهِ إِنْ أَقَلَّ أَوْ أَكْثَرَ فَهُوَ الصَّادِقُ وَ إِنَّمَا أَرَدْتُ بِإِدْخَالِ الَّذِينَ أَدْخَلْتُ مَعَهُ مِنْ وُلْدِي التَّنْوِيهَ بِأَسْمَائِهِمْ وَ أَوْلَادِيَ الْأَصَاغِرُ وَ أُمَّهَاتُ أَوْلَادِي وَ مَنْ أَقَامَ مِنْهُمْ فِي مَنْزِلِهِ وَ فِي حِجَابِهِ فَلَهُ مَا كَانَ يَجْرِي عَلَيْهِ فِي حَيَاتِي إِنْ أَرَادَ ذَلِكَ وَ مَنْ خَرَجَ مِنْهُنَّ إِلَى زَوْجٍ فَلَيْسَ لَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى جرايتي [حُزَانَتِي إِلَّا أَنْ يَرَى عَلِيٌّ ذَلِكَ وَ بَنَاتِي مِثْلُ ذَلِكَ وَ لَا يُزَوِّجُ بَنَاتِي أَحَدٌ مِنْ أخواتهن [إِخْوَتِهِنَّ مِنْ أُمَّهَاتِهِنَّ وَ لَا سُلْطَانٌ وَ لَا عُمِلَ لَهُنَّ إِلَّا بِرَأْيِهِ وَ مَشُورَتِهِ فَإِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ خَالَفُوا اللهَ تَعَالَى وَ رَسُولَهُ ﷺ وَ حَادُّوهُ فِي مُلْكِهِ وَ هُوَ أَعْرَفُ بِمَنَاكِحِ قَوْمِهِ إِنْ أَرَادَ أَنْ يُزَوِّجَ زَوَّجَ وَ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتْرُكَ تَرَكَ وَ قَدْ أَوْصَيْتُهُمْ بِمِثْلِ مَا ذَكَرْتُ فِي صَدْرِ كِتَابِي هَذَا وَ أُشْهِدُ اللهَ عَلَيْهِمْ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَكْشِفَ وَصِيَّتِي وَ لَا يَنْشُرَهَا وَ هِيَ عَلَى مَا ذَكَرْتُ وَ سَمَّيْتُ فَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهِ وَ مَنْ أَحْسَنَ فَلِنَفْسِهِ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ مِنْ سُلْطَانٍ وَ لَا غَيْرِهِ إن نقض [أَنْ يَفُضَّ كِتَابِي هَذَا الَّذِي خَتَمْتُ عَلَيْهِ أَسْفَلَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ غَضَبُهُ وَ الْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ وَ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ وَ الْمُؤْمِنِينَ وَ خَتَمَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ عليه السلام وَ الشُّهُودُ.

قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مُوسَى عليه السلام لِابْنِ عِمْرَانَ الْقَاضِي الطَّلْحِيِّ إِنَّ أَسْفَلَ هَذَا الْكِتَابِ كَنْزٌ لَنَا وَ جَوْهَرٌ يُرِيدُ أَنْ يَحْتَجِزَهُ دُونَنَا وَ لَمْ يَدَعْ أَبُونَا شَيْئاً إِلَّا جَعَلَهُ لَهُ وَ تَرَكَنَا عياله [عَالَةً فَوَثَبَ إِلَيْهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَعْفَرِيُّ فَأَسْمَعَهُ فَوَثَبَ عَلَيْهِ إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرٍ عَمُّهُ فَفَعَلَ بِهِ مِثْلَ ذَلِكَ.

فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلْقَاضِي أَصْلَحَكَ اللهُ فُضَّ الْخَاتَمَ وَ اقْرَأْ مَا تَحْتَهُ فَقَالَ لَا أَفُضُّهُ وَ لَا يَلْعَنُنِي أَبُوكَ فَقَالَ الْعَبَّاسُ أَنَا أَفُضُّهُ.

قَالَ ذَلِكَ إِلَيْكَ فَفَضَّ الْعَبَّاسُ الْخَاتَمَ فَإِذَا فِيهِ إِخْرَاجُهُمْ مِنَ الْوَصِيَّةِ وَ إِقْرَارُ عَلِيٍّ عليه السلام وَحْدَهُ وَ إِدْخَالُهُ إِيَّاهُمْ فِي وَلَايَةِ عَلِيٍّ إِنْ أَحَبُّوا أَوْ كَرِهُوا وَ صَارُوا كَالْأَيْتَامِ فِي حَجْرِهِ وَ أَخْرَجَهُمْ مِنَ

حَلِّ الصَّدَقَةِ وَ ذِكْرِهَا ثُمَّ الْتَفَتَ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَام إِلَى الْعَبَّاسِ.

فَقَالَ يَا أَخِي إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهُ إِنَّمَا حَمَلَكُمْ عَلَى هَذِهِ الْغُرَّامُ وَ الدُّيُونُ الَّتِي عَلَيْكُمْ فَانْطَلِقْ يَا سَعْدُ فَتَعَيَّنْ لِي مَا عَلَيْهِمْ وَ اقْضِهِ عَنْهُمْ وَ اقْبِضْ ذِكْرَ حُقُوقِهِمْ وَ خُذْ لَهُمُ الْبَرَاءَةَ فَلَا وَ اللهِ لَا أَدَعُ مُوَاسَاتَكُمْ وَ بِرَّكُمْ مَا أَصْبَحْتُ وَ أَمْشِي عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ فَقُولُوا مَا شِئْتُمْ.

فَقَالَ الْعَبَّاسُ مَا تُعْطِينَا إِلَّا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِنَا وَ مَا لَنَا عِنْدَكَ أَكْثَرُ.

فَقَالَ قُولُوا مَا شِئْتُمْ فَالْعِرْضُ عِرْضُكُمْ اللهُمَّ أَصْلِحْهُمْ وَ أَصْلِحْ بِهِمْ وَ اخْسَأْ عَنَّا وَ عَنْهُمُ الشَّيْطَانَ وَ أَعِنْهُمْ عَلَى طَاعَتِكَ وَ اللهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ.

قَالَ الْعَبَّاسُ مَا أَعْرَفَنِي بِلِسَانِكَ وَ لَيْسَ لِمِسْحَاتِكَ عِنْدِي طِينٌ ثُمَّ إِنَّ الْقَوْمَ افْتَرَقُوا.

ترجمہ

ابراہیم بن عبداللہ جعفری نے اپنے خاندان کے متعدد افراد سے روایت کی ہے کہ ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے اپنا وصیت نامہ تحریر کیا جس میں اسحاق بن جعفر بن محمد اور ابراہیم بن محمد جعفری اور جعفر بن صالح اور معاویہ بن جعفر ین اور یحییٰ بن حسین بن زید اور سعد بن عمران انصاری اور محمد بن حارث انصاری اور یزید بن سلیط انصاری اور محمد بن جعفر اسلمی کو گواہ قرار دیا اور اس میں حضرت نے یہ تحریر کرایا کہ:۔

وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ خدا ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور قیامت ضرور قائم ہوگی، اور اس کے قائم ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اہل قبور کو اٹھائے گا۔ اور موت کے بعد اٹھنا حق ہے اور حساب اور قصاص حق ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونا حق ہے اور جو کچھ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے آئے ہیں وہ حق ہے، حق ہے، حق ہے۔ اور جو کچھ روح الامین لائے ہیں وہ حق ہے، اسی عقیدہ پر میں زندہ رہوں گا اور اسی عقیدہ پر مروں گا اور اگر خدا نے چاہا تو قیامت کے دن اسی عقیدہ پر اٹھایا جاؤں گا۔

میں تمام گواہوں کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس وصیت نامہ کو میں نے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا ہے اور اس سے قبل میں نے اپنے دادا امیر المومنینؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور علیؑ بن الحسینؑ اور محمد باقرؑ اور جعفر صادقؑ کے وصیت ناموں کی نقول بھی اپنے ہاتھوں سے نقل کر چکا ہوں۔

میں اس وصیت نامہ کے ذریعہ سے اپنے بیٹے علیؑ اور اس کے بعد اپنی دوسری اولاد کو وصیت کرتا ہوں بشرطیکہ اگر علی رضا ان میں صلاحیت محسوس کریں اور اس وصیت میں انہیں شریک کرنا چاہیں تو درست اگر وہ ان سے نفرت کریں اور انہیں اس وصیت نامہ سے علیحدہ کرنا چاہیں تو بھی انہیں اس بات کا پورا پورا اختیار حاصل ہوگا اور اس صورت میں ان کا اس وصیت

نامہ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا میں علی رضاؑ کو اپنے صدقات اور اموال اور ان چھوٹے بچوں کا وصی مقرر کرتا ہوں جنہیں میں اپنے بعد چھوڑ کر جا رہا ہوں، علاوہ ازیں میں انہیں ابراہیم، عباس، اسماعیل احمد اور احمد کی والدہ کے متعلق بھی وصیت کرتا ہوں اور میرے بعد میری ازواج کے معاملات کی باگ ڈور بھی علی رضاؑ کے پاس ہوگی۔ اس کے علاوہ کسی اور کو اس میں مداخلت کی اجازت نہ ہوگی، اس کے علاوہ میرے والد اور میرے اہل بیتؑ کے صدقات کی تہائی کی وصیت بھی اسے کرتا ہوں وہ جہاں مناسب سمجھے اسے خرچ کرے، وہ ان صدقات کو اپنا ذاتی مال متصور کر کے اگر پسند کریں تو میرے افراد خانہ کو دیں اور اگر پسند نہ کریں تو بھی انہیں اس کا اختیار حاصل ہے، اور اگر وہ انہیں بیع، ہبہ یا بخشش کرنا چاہیں یا میری وصیت سے ہٹ کر صدقہ کرنا چاہیں تو بھی انہیں اس کا پورا اختیار حاصل ہے، اس سے مراد میری وہ وصیت ہے جو میں اپنے مال اور اہل وعیال کے متعلق کر چکا ہوں۔

اگر وہ مذکورۃ الصدر افراد جن کے نام میں پہلے تحریر کر چکا ہوں انہیں شامل کریں تو بھی انہیں اجازت ہے اور اگر مذکورہ افراد کو وصیت سے نکال دیں تو بھی انہیں اس کی مکمل اجازت ہے۔

میرے بیٹوں میں سے اگر کوئی بیٹا اپنی بہن کی شادی کرنا چاہے تو وہ علی رضاؑ کی اجازت اور امر سے کرے۔

اور اگر کوئی صاحب اقتدار علی رضاؑ کو میری وصیت پر عمل کرنے سے مانع ہو تو وہ مقتدر شخص خدا اور رسولؐ سے بری ہوگا اور خدا اور رسولؐ اس سے بری ہوں گے اور اس پر اللہ اور جملہ لعنت کنندگان اور ملائکہ مقربین اور جملہ انبیاء ومرسلین اور جملہ اہل ایمان کی لعنت ہوگی۔

کسی حکمران اور میری اولاد میں سے کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ علی رضاؑ کو میرے ترکہ وجاگیر میں تصرف سے روکے اور میری جائیداد کے کم وبیش ہونے کے متعلق جو کچھ علی رضاؑ کہیں اسے درست تصور کیا جائے، جن افراد کو وصیت نامہ کے آغاز میں میں نے شامل کیا، ان کے شامل کرنے سے ان کی عزت مطلوب تھی اور اس سے اپنی چھوٹی اولاد اور اولاد کی ماؤں کی تالیف قلب منظور تھی۔

میری چھوٹی اولاد اور ان کی ماؤں میں سے جو کوئی علی رضاؑ کی سرپرستی میں رہنا چاہے تو اسے وہی حقوق حاصل ہوں گے جو میری زندگی میں اسے حاصل تھے لیکن اس کے لیئے بھی علی رضاؑ کی رضامندی شرط ہوگی اور میری جو بیوی میرے بعد کسی اور سے نکاح کرلے تو اسے میرے وظائف میں سے کوئی حصہ نہیں ملے گا، ہاں اگر علی رضاؑ چاہیں تو ایسا کر سکتے ہیں اور میری بیٹیوں کے لئے بھی یہی حکم ہے، میری بیٹیوں کا نکاح ان کے بھائی یا کوئی حکمران کرنے کے مجاز نہیں ہوں گے اس کے لئے علی رضاؑ کی رائے اور مشورہ ضروری ہوگا۔

اگر میری اولاد یا کوئی حکمران اپنی ذاتی صوابدید پر ان کا نکاح کریں تو وہ خدا اور اس کے رسولؐ کے مخالف متصور

ہوں گے اور خدا اور اس کے رسولؐ سے جنگ کرنے والے سمجھے جائیں گے میری اولاد میں سے یہ حق صرف علی رضا علیہ السلام کو حاصل ہے وہ جس کا نکاح جس سے مناسب سمجھیں کردیں کیونکہ وہ اپنی قوم کے رشتوں سے بخوبی واقف ہیں انہیں نکاح کرنے یا نہ کرنے کا مکمل حق حاصل ہے اور اس وصیت نامہ کے مطابق میں اپنی بیٹیوں کو بھی وصیت کر چکا اور ان پر خدا کو گواہ قرار دے چکا ہوں اور کسی کو میری وصیت کے ظاہر کرنے اور پھیلانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے، جو کوئی برائی کرے تو اس کا وبال اس پر ہوگا اور جو کوئی بھلائی کرے تو اس کا فائدہ اسے حاصل ہوگا اور تیرا رب بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے اور میرے وصیت نامہ کے اس آخری حصہ کو جسے میں نے مہر لگا کر بند کر دیا ہے، کھولنے کی اجازت کسی حکمران کو نہیں ہے اور جو کوئی ایسا کرے اس پر خدا کا غضب اور لعنت نازل ہوگی اور اس لعنت میں فرشتے اور جملہ مومنین و مسلمین مددگار ہوں گے۔

آخر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنی مہر ثبت کی اور گواہوں نے دستخط کئے۔

عبداللہ بن محمد جعفری بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا بیٹا عباس اس وقت کے قاضی کے پاس گیا اور اس سے کہا: وصیت نامہ کا آخری حصہ ہمارے لئے ایک خزانہ اور جوہر کی حیثیت رکھتا ہے، لیکن ہمارا بھائی علی رضاؑ اس پر قابض ہے اور وہ اسے کھولنے پر راضی نہیں ہے جب کہ وصیت نامہ کے بالائی حصہ میں تو ہمارے والد نے ہمیں کچھ بھی نہیں دیا اور ہمیں علی رضا علیہ السلام کے رحم وکرم پر چھوڑ دیا ہے۔

جیسے ہی عباس نے شکایت کی تو ابراہیم بن محمد جعفری نے اسے برا بھلا کہا اور اس کے چچا اسحاق بن جعفر نے اس پر حملہ کر دیا اور دونوں کچھ دیر کے لئے گتھم گتھا ہو گئے۔

عباس نے قاضی سے کہا: آپ اس مہر کو توڑیں اور وصیت نامہ کا زیریں حصہ پڑھیں۔

ابوعمران قاضی نے کہا: میں اسے توڑنے کی جرات نہیں کروں گا کیونکہ آپؑ کے والد نے مہر توڑنے والوں پر لعنت کی ہے۔

عباس نے کہا: اگر آپ اسے توڑنے پر آمادہ نہیں ہیں تو میں اس مہر کو توڑتا ہوں۔

قاضی نے کہا: وہ تمہاری اپنی صوابدید پر منحصر ہے۔

چنانچہ عباس نے قاضی کے سامنے مہر کو توڑا تو وصیت نامہ کے زیریں حصہ سے باقی تمام اولاد کو خارج کر دیا گیا تھا اور تمام جائیداد امام علی رضا علیہ السلام کے نام پر لکھی گئی تھی اور باقی اولاد کے متعلق مرقوم تھا کہ خواہ وہ پسند کریں یا ناپسند کریں انہیں علی رضا علیہ السلام کی سرپرستی قبول کرنا ہوگی، چنانچہ اس وصیت نامہ کے کھلنے کے بعد ان کی حیثیت وہی رہ گئی جو کسی یتیم کی اس کے کفیل کے ہاں ہوتی ہے، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اپنی تمام اولاد کو حد و دصدقہ سے خارج کر دیا تھا۔

بھائی کا یہ ناشائستہ رویہ دیکھ کر امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: ''بھائی! میں جانتا ہوں کہ آپ کی اس جسارت کا سبب

لوگوں کا وہ قرض ہے جو آپ کے ذمہ واجب الادا ہے۔"

پھر آپ نے سعد سے فرمایا: "سعد! میرے ساتھ چلو اور مجھے بھائیوں کے قرض کی تفصیل فراہم کرو تاکہ میں ان کا قرض ادا کروں اور ان کی ضروریات بیان کرو تاکہ میں ان کی ضروریات کی کفالت کروں، کیونکہ میں جب تک زندہ ہوں تم سے ہمیشہ نیکی اور بھلائی کا سلوک کرتا رہوں گا، اس کے باوجود تم جو چاہو میرے متعلق کہتے پھرو"۔

عباس نے کہا: آپ ہم پر احسان نہیں کر رہے، آپ ہمیں ہماری ہی جائیداد کا قلیل ترین حصہ دے رہے ہیں جب کہ ہماری دیگر جائیداد بدستور آپ کے پاس موجود ہے۔

امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: "تم جو چاہو کہتے پھرو، یہ باتیں کر کے تم اپنی ہی عزت کو بٹہ لگا رہے ہو"

پھر آپ نے دعا مانگتے ہوئے کہا: "خدایا! ان کی اصلاح کر اور ان کے ذریعہ سے باقی لوگوں کی اصلاح کر اور ہم سے اور ان سے شیطان کو دور رکھ اور انہیں اپنی اطاعت کی قوت و طاقت عطا فرما، میں جو کچھ کہہ رہا ہوں اس کا خدا کارساز ہے۔"

عباس نے کہا: مجھے آپ کی دعاؤں کے ذریعہ سے عارف بننے کی کوئی ضرورت نہیں اور ہمارا آپ سے کوئی تعلق و واسطہ نہیں ہے۔

اس کے بعد لوگ منتشر ہو کر چلے گئے۔

2 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الصُّهْبَانِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام بِوَصِيَّةِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ بَعَثَ إِلَيَّ بِصَدَقَةِ أَبِيهِ مَعَ أَبِي إِسْمَاعِيلَ مُصَادِفٍ وَ ذَكَرَ صَدَقَةَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام وَ صَدَقَةَ نَفْسِهِ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا تَصَدَّقَ بِهِ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ تَصَدَّقَ بِأَرْضِهِ مَكَانَ كَذَا وَ كَذَا وَ حُدُودُ الْأَرْضِ كَذَا وَ كَذَا كُلِّهَا وَ نَخْلِهَا وَ أَرْضِهَا وَ بَيَاضِهَا وَ مَاءِهَا وَ أَرْجَاءِهَا وَ حُقُوقِهَا وَ شِرْبِهَا مِنَ الْمَاءِ وَ كُلِّ حَقٍّ هُوَ لَهَا فِي مَرْفَعٍ أَوْ مَظْهَرٍ أَوْ غَيْضٍ أَوْ مِرْفَقٍ أَوْ سَاحَةٍ أَوْ مَسِيلٍ أَوْ عَامِرٍ أَوْ غَامِرٍ تَصَدَّقَ بِجَمِيعِ حَقِّهِ مِنْ ذَلِكَ عَلَى وُلْدِهِ مِنْ صُلْبِهِ لِلرِّجَالِ وَ النِّسَاءِ يَقْسِمُ وَالِيهَا مَا أَخْرَجَ اللهُ تَعَالَى مِنْ غَلَّتِهَا بَعْدَ الَّذِي يَكْفِيهَا فِي عِمَارَتِهَا وَ مَرَافِقِهَا وَ بَعْدَ ثَلَاثِينَ عَذْقاً يَقْسِمُ فِي مَسَاكِينِ أَهْلِ الْقَرْيَةِ بَيْنَ وُلْدِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ تَزَوَّجَتِ امْرَأَةٌ مِنْ وُلْدِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ فَلَا حَقَّ لَهَا فِي هَذِهِ الصَّدَقَةِ حَتَّى تَرْجِعَ إِلَيْهَا بِغَيْرِ زَوْجٍ فَإِنْ رَجَعَتْ كَانَ لَهَا مِثْلُ حَظِّ الَّتِي لَمْ تَتَزَوَّجْ قَطُّ مِنْ بَنَاتِ مُوسَى وَ مَنْ تُوُفِّيَ مِنْ وُلْدِ مُوسَى وَ لَهُ وَلَدٌ فَوَلَدُهُ عَلَى سَهْمِ أَبِيهِمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ

حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ عَلَى مِثْلِ مَا شَرَطَ مُوسَى بَيْنَ وُلْدِهِ مِنْ صُلْبِهِ وَ مَنْ تُوُفِّيَ مِنْ وُلْدِ مُوسَى وَ لَمْ يَتْرُكْ وَلَداً رُدَّ حَقُّهُ عَلَى أَهْلِ الصَّدَقَةِ وَ لَيْسَ لِوُلْدِ بَنَاتِي فِي صَدَقَتِي هَذِهِ حَقٌّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ آبَاؤُهُمْ مِنْ وُلْدِي وَ لَيْسَ لِأَحَدٍ فِي صَدَقَتِي حَقٌّ مَعَ وُلْدِي وَ وُلْدِ وُلْدِي وَ أَعْقَابِهِمْ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنِ انْقَرَضُوا وَ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَصَدَقَتِي عَلَى وُلْدِ أَبِي مِنْ أُمِّي مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ عَلَى مَا شَرَطْتُ بَيْنَ وُلْدِي وَ عَقِبِي فَإِنِ انْقَرَضَ وُلْدُ أَبِي مِنْ أُمِّي فَصَدَقَتِي عَلَى وُلْدِ أَبِي وَ أَعْقَابِهِمْ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنْ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ فَصَدَقَتِي عَلَى الْأَوْلَى فَالْأَوْلَى حَتَّى يَرِثَ اللهُ تَعَالَى الَّذِي وَرَّثَهَا وَ هُوَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ تَصَدَّقَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ بِصَدَقَةِ هَذِهِ وَ هُوَ صَحِيحٌ صَدَقَةً حَبِيساً بَتّاً بَتْلًا لَا مَثْنَوِيَّةَ فِيهَا وَ لَا رَدًّا أَبَداً ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللهِ تَعَالَى وَ الدَّارِ الْآخِرَةِ لَا يَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَ الْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَبِيعَهَا أَوْ يَبْتَاعَهَا أَوْ يَهَبَهَا أَوْ يَنْحَلَهَا أَوْ يُغَيِّرَ شَيْئاً مِمَّا وَضَعْتُهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَرِثَ اللهُ الْأَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ جَعَلَ صَدَقَةَ هَذِهِ إِلَى عَلِيٍّ وَ إِبْرَاهِيمَ فَإِنِ انْقَرَضَ أَحَدُهُمَا دَخَلَ الْقَاسِمُ مَعَ الْبَاقِي مَكَانَهُ فَإِنِ انْقَرَضَ أَحَدُهُمَا دَخَلَ إِسْمَاعِيلُ مَعَ الْبَاقِي مِنْهُمَا مَكَانَهُ فَإِنِ انْقَرَضَ أَحَدُهُمَا دَخَلَ الْعَبَّاسُ مَعَ الْبَاقِي مِنْهُمَا فَإِنِ انْقَرَضَ أَحَدُهُمَا فَالْأَكْبَرُ مِنْ وُلْدِي يَقُومُ مَقَامَهُ فَإِنْ لَمْ يَبْقَ مِنْ وُلْدِي إِلَّا وَاحِدٌ فَهُوَ الَّذِي يَقُومُ بِهِ.

قَالَ وَ قَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام إِنَّ أَبَاهُ قَدَّمَ إِسْمَاعِيلَ فِي صَدَقَةٍ عَلَى الْعَبَّاسِ وَ هُوَ أَصْغَرُ مِنْهُ.

ترجمہ

عبدالرحمٰن بن حجاج بیان کرتے ہیں کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے میرے والد کے ہاتھوں امیرالمومنین اور امام جعفر صادق علیہ السلام اور اپنا ذاتی وصیت نامہ روانہ کیا، آپ کے وصیت نامہ کی عبارت یہ تھی۔

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

''موسیٰ بن جعفرؑ اپنی فلاں زمین جو کہ فلاں فلاں مقام پر واقع ہے، کو صدقہ کرتا ہے، اور اس صدقہ میں اس زمین کی تمام کھجوریں، زمین اور غرضیکہ اس کی تمام تر پیداوار خواہ وہ بلندی میں پیدا ہو یا پستی میں، عرض میں ہو یا طول میں ہو، سیلاب کی گزرگاہ میں ہو یا آباد مقام میں ہو، میں اس زمین کے جملہ حقوق اپنی نسل کے تمام مردوں اور عورتوں کے لیے وقف کرتا ہوں چنانچہ وہاں کے حاکم کو چاہیے کہ زمین کی پیداواری اخراجات کے بعد تیس کھجوروں کا پھل اس قریہ کے مساکین میں تقسیم کرکے اور باقی پیداوار موسیٰ بن جعفرؑ کی نسل کے مردوں اور عورتوں میں تقسیم کرے، اور تقسیم کرتے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ مرد کو دو حصے اور عورت کو ایک حصہ دیا جائے، اور اگر موسیٰ بن جعفرؑ کی اولاد میں سے کوئی عورت شادی کرلے تو پھر اسے اس میں سے

کوئی حصہ نہ دیا جائے، اور اگر وہی عورت شوہر کی موت کے بعد واپس آجائے تو پھر اسے موسیٰؑ بن جعفرؑ کی دوسری بیٹیوں کے برابر حصہ دیا جائے، اور اگر موسیٰؑ بن جعفرؑ کی اولاد میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے کو اس کے باپ کا حصہ دیا جائے، مرد کو دو تہائی اور عورت کو ایک تہائی دی جائے گی، جیسا کہ موسیٰؑ بن جعفرؑ نے اپنی صلبی اولاد کے لیے شرط عائد کی ہے، اسی شرط کے تحت اسے حصہ دیا جائے گا، اور اگر موسیٰؑ بن جعفرؑ کا کوئی بیٹا بے اولاد ہو کر فوت ہو جائے تو اس کا حصہ دیگر حصہ داروں کو دیا جائے گا، اور میری بیٹیوں کی اولاد اس وقف میں شامل نہ ہو گی، اور جب تک میری اولاد یا اولاد کی اولاد باقی ہے اس میں کسی دوسرے کو شریک نہ کیا جائے، اگر میری اولاد اور میری اولاد کی اولاد دنیا میں ناپید ہو جائے تو یہ وقف میرے سگے بھائیوں کی اولاد کے لیے ہو گا، اور اگر میرے سگے بھائیوں کی نسل معدوم ہو جائے تو یہ وقف میرے والد کی دوسری اولاد کے لیے ہو گا، اور اگر میرے باپ کی تمام نسل معدوم ہو جائے تو جو حق میراث میں زیادہ حقدار ہوں وہ اس وقف کے حقدار قرار پائیں گے، یہاں تک کہ اللہ خود اس کا وارث ہو اور وہ بہترین وارث ہے، موسیٰؑ بن جعفرؑ نے ایسا وقف کیا جس میں کسی طرح کا استثناء نہیں ہے اور وہ اس وقف کے ذریعہ سے خدا کی رضا اور یوم آخرت کی فلاح کا خواہش مند ہے، لہٰذا خدا اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والے کسی مومن کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے کہ وہ اس کی خرید و فروخت کرے یا کسی کو ھبہ کرے یا کسی کو اس کے حقوق عطا کرے یا میری مقرر کردہ شرائط میں کسی قسم کی تبدیلی کرے، یہاں تک خود اللہ زمین اور اس پر رہنے والے افراد کا وارث بنے اور میں اس کا متولی علی رضا علیہ السلام اور ابراہیم کو مقرر کرتا ہوں اور اگر ان میں سے ایک دنیا سے رخصت ہو جائے تو میرا بیٹا قاسم اس کا قائم مقام ہو گا، اور اگر ان دو میں سے ایک دنیا سے چلا جائے تو دوسرے کے ساتھ اسماعیل اس وقف کا متولی قرار پائے گا اور اگر ان دو میں سے ایک وفات پا جائے تو باقی رہنے والے کے ساتھ عباس اس وقف کا نگران قرار پائے گا اور اگر ان میں سے کوئی دنیا سے رخصت ہو جائے تو اس کی جگہ وہ لے گا جو میری اولاد میں سے بڑا ہو گا اور اگر میرا صرف ایک بیٹا رہ جائے تو وہی اکیلا ہی متولی ہو گا''۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کے والد علیہ السلام نے اپنے بیٹے اسماعیل کو عباس پر مقدم کیا جب کہ عمر کے لحاظ سے عباس بڑا تھا۔

3 حَدَّثَنَا الْمُظَفَّرُ بْنُ جَعْفَرٍ الْعَلَوِيُّ السَّمَرْقَنْدِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ الْعَيَّاشِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ السُّخْتِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْقَاسِمِ الْعُرَيْضِيِّ الْحُسَيْنِيِّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ إِسْحَاقَ وَ عَلِيٍّ ابْنَيْ أَبِي عَبْدِ اللهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ع أَنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَسْلَمَ بِمَكَّةَ فِي السَّنَةِ الَّتِي أُخِذَ فِيهَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ علیہ السلام وَ مَعَهُمَا كِتَابُ أَبِي الْحَسَنِ علیہ السلام بِخَطِّهِ فِيهِ حَوَائِجُ قَدْ أَمَرَ بِهَا فَقَالَا إِنَّهُ أَمَرَ بِهَذِهِ الْحَوَائِجِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ فَإِنْ كَانَ

مِنْ أَمْرِهِ شَيْءٌ فَادْفَعْهُ إِلَى ابْنِهِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ خَلِيفَتُهُ وَ الْقَيِّمُ بِأَمْرِهِ وَ كَانَ هَذَا بَعْدَ النَّفْرِ بِيَوْمٍ بَعْدَ مَا أُخِذَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِنَحْوٍ مِنْ خَمْسِينَ يَوْماً وَ أَشْهَدَ إِسْحَاقُ وَ عَلِيٌّ ابْنَا أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ الْحُسَيْنَ بْنَ أَحْمَدَ الْمِنْقَرِيَّ وَ إِسْمَاعِيلَ بْنَ عُمَرَ وَ حَسَّانَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وَ الْحُسَيْنَ بْنَ مُحَمَّدٍ صَاحِبَ الْخَتْمِ عَلَى شَهَادَتِهِمَا أَنَّ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَصِيُّ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ خَلِيفَتُهُ

فَشَهِدَ اثْنَانِ بِهَذِهِ الشَّهَادَةِ وَ اثْنَانِ قَالا خَلِيفَتُهُ وَ وَكِيلُهُ

فَقُبِلَتْ شَهَادَتُهُمْ عِنْدَ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ الْقَاضِي.

ترجمه

عبدالرحمٰن بن حجاج روایت کرتے ہیں کہ جس سال امام موسیٰ کاظم علیہ السلام گرفتار ہوئے تھے ان کی گرفتاری کے پچاس دن بعد گیارہ ذی الحجہ کو امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیٹے اسحاق اور علی مکہ میں عبدالرحمٰن کے پاس گئے اور ان کے پاس امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ہاتھوں سے لکھا ہوا ایک خط تھا جس میں انہوں نے اپنی چند حاجات کا تذکرہ کیا تھا، چنانچہ دونوں نے وہ خط عبدالرحمٰن بن اسلم کے سپرد کیا اور کہا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ان امور کا حکم دیا ہے اور اگر امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات ہو جائے تو یہ چیزیں ان کے فرزند علی رضا علیہ السلام کے سپرد کر دینا کیونکہ وہ ان کے قائم مقام ہیں اور ان کے امور کے نگران ہیں اور دونوں کی اس گواہی کی مزید تصدیق کے لیے حسین بن احمد (علی خ ل) المنقری اور اسماعیل بن عمرو اور حسان بن معاویہ اور حسین بن محمد صاحب الختم نے بھی گواہی دی۔

مذکورۃ الصدر چار افراد میں سے دو نے گواہی دیتے ہوئے کہا کہ "علی رضا علیہ السلام اپنے والد کے وصی اور ان کے خلیفہ ہیں جبکہ دوسرے دو نے کہا کہ علی رضاؑ اپنے والد کے خلیفہ اور ان کے وکیل ہیں"۔

چنانچہ اس وقت کے قاضی حفص بن غیاث نے ان کی گواہی کو قبول کیا۔

4 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا قَوْلُكَ فِي أَبِيكَ قَالَ هُوَ حَيٌّ قُلْتُ فَمَا قَوْلُكَ فِي أَخِيكَ أَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ثِقَةٌ صَدُوقٌ

قُلْتُ فَإِنَّهُ يَقُولُ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ مَضَى

قَالَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَأَعَادَ عَلَيَّ قُلْتُ فَأَوْصَى أَبُوكَ

قَالَ نَعَمْ

قُلْتُ إِلَى مَنْ أَوْصَى

قَالَ إِلَى خَمْسَةٍ مِنَّا وَ جَعَلَ عَلِيّاً الْمُقَدَّمَ عَلَيْنَا.

ترجمہ

بکر بن صالح کہتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی وفات کے بعد ان کے بیٹے ابراہیم بن موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ اپنے والد کے متعلق کیا کہتے ہو؟

اس نے کہا: ''وہ زندہ ہیں''۔

میں نے پھر ان سے پوچھا: تم اپنے بھائی علی رضا علیہ السلام کے متعلق کیا جانتے ہو؟

اس نے کہا: ''وہ ثقہ اور صدوق ہیں''۔

پھر میں نے کہا: تمہارے وہ ثقہ اور صدوق بھائی تو کہتے ہیں کہ آپ کے والد وفات پا چکے ہیں!

یہ سن کر ابراہیم نے کہا ''وہ اپنی بات کا مفہوم خود ہی بہتر جانتے ہیں''۔

راوی کہتا ہے کہ میں نے یہ سوال کئی مرتبہ ان کے سامنے دہرایا وہ ہر بار یہی جواب دہراتے رہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے اس سے پوچھا: آپ کے والد نے کسی کو اپنا وصی بھی بنایا تھا؟

ابراہیم نے کہا: ''ہاں! انہوں نے ہم میں سے پانچ افراد کو اپنا وصی مقرر کیا تھا اور علی رضا علیہ السلام کو ہم سب پر مقدم رکھا تھا''۔

باب 6

بارہ ائمہ کے ضمن میں آپؑ کی امامت پر نص

1 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ أَبِي عَمْرٍو عَنْ صَدَقَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ لَمَّا احْتُضِرَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ عَلَيهِ السَّلَام عِنْدَ الْوَفَاةِ دَعَا بِابْنِهِ الصَّادِقِ عَلَيهِ السَّلَام لِيَعْهَدَ إِلَيْهِ عَهْداً فَقَالَ لَهُ أَخُوهُ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيهِ السَّلَام لَوِ امْتَثَلْتَ فِي تِمْثَالِ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ عَلَيهِ السَّلَام لَرَجَوْتُ أَنْ لَا تَكُونَ أَتَيْتَ مُنْكَراً فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا الْحَسَنِ إِنَّ الْأَمَانَاتِ لَيْسَتْ بِالتِّمْثَالِ وَ لَا الْعُهُودَ بِالرُّسُومِ وَ إِنَّمَا هِيَ أُمُورٌ سَابِقَةٌ عَنْ حُجَجِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ ثُمَّ دَعَا بِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فَقَالَ لَهُ يَا جَابِرُ حَدِّثْنَا بِمَا عَايَنْتَ مِنَ الصَّحِيفَةِ فَقَالَ لَهُ جَابِرٌ نَعَمْ يَا أَبَا جَعْفَرٍ دَخَلْتُ عَلَى مَوْلَاتِي فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّم لِأُهَنِّئَهَا بِمَوْلُودِ الْحُسَيْنِ عَلَيهِ السَّلَام فَإِذَا بِيَدَيْهَا صَحِيفَةٌ بَيْضَاءُ مِنْ دُرَّةٍ فَقُلْتُ لَهَا يَا سَيِّدَةَ النِّسَاءِ مَا هَذِهِ الصَّحِيفَةُ الَّتِي أَرَاهَا مَعَكِ قَالَتْ فِيهَا أَسْمَاءُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِي قُلْتُ لَهَا نَاوِلِينِي لِأَنْظُرَ فِيهَا قَالَتْ يَا جَابِرُ لَوْ لَا النَّهْيُ لَكُنْتُ أَفْعَلُ لَكِنَّهُ قَدْ نَهَى أَنْ يَمَسَّهَا إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ وَصِيُّ نَبِيٍّ أَوْ أَهْلُ بَيْتِ نَبِيٍّ وَ لَكِنَّهُ مَأْذُونٌ لَكَ أَنْ تَنْظُرَ إِلَى بَاطِنِهَا مِنْ ظَاهِرِهَا قَالَ جَابِرٌ فَإِذَا أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُصْطَفَى أُمُّهُ آمِنَةُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْمُرْتَضَى أُمُّهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَرُّ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ التَّقِيِّ أُمُّهُمَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ أَبُو مُحَمَّدٍ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَدْلُ أُمُّهُ شَهْرَبَانُو بِنْتُ يَزْدَجَرْدَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ أُمُّهُ أُمُّ عَبْدِ اللهِ بِنْتُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيهِ السَّلَام أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّادِقُ وَ أُمُّهُ أُمُّ فَرْوَةَ بِنْتُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَبُو إِبْرَاهِيمَ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا حَمِيدَةُ الْمُصَفَّاةُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا نَجْمَةُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الزَّكِيُّ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا خَيْزُرَانُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بن الْأَمِينُ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا سَوْسَنُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ

الرَّفِيقُ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا سُمَانَةُ وَ تُكَنَّى أُمَّ الْحَسَنِ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ حُجَّةُ اللهِ الْقَائِمُ أُمُّهُ جَارِيَةٌ اسْمُهَا نَرْجِسُ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ.

قال مصنف هذا الكتاب جاء هذا الحديث هكذا بتسمية القائم عليه السلام و الذی أذهب إليه النهی عن تسميته عليه السلام

ترجمه

صدقہ بن ابی موسیٰ نے ابی نضرہ (ابی نصرہ خ ل) سے روایت کی، ان کا بیان ہے جب ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی وفات ہونے لگی تو انہوں نے عہد امامت حوالہ کرنے کے لئے اپنے بیٹے صادق علیہ السلام کو بلایا تو ان کے بھائی حضرت زید بن علی نے ان سے کہا: اگر آپ امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی مثال کو اپنے پیش نظر رکھ لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی کوئی غلطی متصور نہ ہوگی۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''ابوالحسن! امانتوں کا تعلق مثالوں سے نہیں ہوتا اور عہد کا واسطہ رسوم سے نہیں ہوتا، یہ وہ صلاحیت ہے جو کہ براہ راست خداوند عالم کی جانب سے جاری ہو چکی ہیں''۔

پھر انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: جابر! جو کچھ آپ نے صحیفہ میں مشاہدہ کیا ہے، وہ ہمیں بتائیں۔

جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں! ابوجعفر، میں امام حسین علیہ السلام کی پیدائش کی مبارک باد دینے کے لئے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ سیدہ کے ہاتھوں میں ایک صحیفہ ہے جو کہ موتیوں سے بھی زیادہ شفاف ہے۔

میں نے ان کی خدمت میں عرض کی: سیدۃ النساء یہ کیسا صحیفہ ہے جسے میں آپ کے ہاتھوں میں دیکھ رہا ہوں؟

حضرت سیدہ نے فرمایا: اس میں میری نسل میں ہونے والے ائمہ کے نام درج ہیں۔

میں نے درخواست کی کہ یہ صحیفہ مجھے دیں تاکہ میں اسے دیکھ سکوں۔

حضرت سیدہ نے فرمایا: اگر منع نہ ہوتا تو میں ضرور ایسا کرتی، لیکن اللہ کی طرف سے نبی، وصی نبی اور اہل بیت نبی کے علاوہ دوسروں کے ہاتھوں میں اسے دینا ممنوع قرار دیا گیا ہے البتہ تم اسے میرے ہاتھوں سے دیکھ لو۔

جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: جب میں نے صحیفہ میں نگاہ کی تو اس میں لکھا تھا: ابوالقاسم محمد مصطفیٰ بن عبداللہ فرزند آمنہ ابوالحسن علی بن ابی طالب فرزند فاطمہ بنت اسد بن ہاشم بن عبد مناف، ابومحمد حسن البر بن علی۔ ابوعبداللہ حسین تقی فرزند فاطمہ بنت محمد۔ ابو محمد علی العدل بن حسین، فرزند شہر بانو بنت یزدگرد، ابوجعفر محمد باقر بن علی فرزند ام عبداللہ بنت حسن بن علی بن ابی طالب۔ ابو

عبداللہ جعفر صادق بن محمد فرزند ام فروہ بنت قاسم بن محمد ابی بکر۔ ابوابراہیم موسیٰ بن جعفر، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام حمیدۃ المصفاۃ ہوگا۔ ابوالحسن علی رضا بن موسیٰ، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام نجمہ ہوگا۔

ابوجعفر محمد زکی بن علی رضا اس کی ماں کا نام خیزران ہوگا، ابوالحسن علی امین بن محمد، اس کی ماں کنیز ہوگی، اس کا نام سوسن ہوگا۔

ابومحمد حسن رفیق بن علی، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام سمانہ ہوگا اور کنیت ام الحسن ہوگی، ابوالقاسم محمد بن حسن وہ حجۃ اللہ اور قائم ہوگا، اس کی ماں کنیز ہوگی جس کا نام نرجس ہوگا صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

مصنف کتاب ھذا کہتا ہے کہ اس حدیث میں حضرت قائم کا اصلی نام بیان کیا گیا ہے اور میرا نظریہ یہ ہے کہ حضرت کا نام لینا ممنوع ہے۔

لوحِ آسمانی

2 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ جَمِيعاً عَنْ أَبِي الْخَيْرِ صَالِحِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ ظَرِيفٍ جَمِيعاً عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ وَ حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْمُتَوَكِّلِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ وَ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ وَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَاتَانَةَ وَ أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ بَكْرِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ

قَالَ أَبِي عليه السلام لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَمَتَى يَخِفُّ عَلَيْكَ أَنْ أَخْلُوَ بِكَ فَأَسْأَلَكَ عَنْهَا قَالَ لَهُ جَابِرٌ فِي أَيِّ الْأَوْقَاتِ شِئْتَ فَخَلَا بِهِ أَبِي عليه السلام فَقَالَ لَهُ يَا جَابِرُ أَخْبِرْنِي عَنِ اللَّوْحِ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي يَدِ أُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ مَا أَخْبَرَتْكَ بِهِ أُمِّي أَنَّ فِي ذَلِكَ اللَّوْحِ مَكْتُوباً قَالَ جَابِرٌ أَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي دَخَلْتُ عَلَى أُمِّكَ فَاطِمَةَ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله لِأُهَنِّئَهَا بِوِلَادَةِ الْحُسَيْنِ عليه السلام فَرَأَيْتُ فِي يَدِهَا لَوْحاً أَخْضَرَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ زُمُرُّدٌ وَ رَأَيْتُ فِيهِ كِتَاباً أَبْيَضَ شِبْهَ نُورِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ لَهَا بِأَبِي أَنْتِ وَ أُمِّي يَا بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله مَا هَذَا اللَّوْحُ فَقَالَتْ هَذَا اللَّوْحُ أَهْدَاهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ إِلَى رَسُولِهِ صلى الله عليه وآله فِيهِ اسْمُ أَبِي وَ اسْمُ بَعْلِي وَ اسْمُ ابْنَيَّ وَ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِي فَأَعْطَانِيهِ أَبِي عليه السلام لِيَسُرَّنِي بِذَلِكَ قَالَ جَابِرٌ فَأَعْطَتْنِيهِ أُمُّكَ فَاطِمَةُ فَقَرَأْتُهُ وَ انْتَسَخْتُهُ فَقَالَ لَكَ أَبِي عليه السلام فَهَلْ لَكَ يَا جَابِرُ أَنْ تَعْرِضَهُ عَلَيَّ قَالَ نَعَمْ فَمَشَى مَعَهُ أَبِي عليه السلام حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَنْزِلِ جَابِرٍ فَأَخْرَجَ أَبِي عليه السلام صَحِيفَةً مِنْ رَقٍّ قَالَ جَابِرٌ

فَأَشْهَدُ بِاللهِ أَنِّي هَكَذَا رَأَيْتُهُ فِي اللَّوحِ مَكْتُوباً بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ لِمُحَمَّدٍ نُورِهِ وَ سَفِيرِهِ وَ حِجَابِهِ وَ دَلِيلِهِ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ مِنْ عِنْدِ رَبِّ الْعَالَمِينَ عَظِّمْ يَا مُحَمَّدُ أَسْمَائِي وَ اشْكُرْ نَعْمَائِي وَلَا تَجْحَدْ آلَائِي إِنِّي أَنَا اللهُ لا إِلهَ إِلَّا أَنَا قَاصِمُ الْجَبَّارِينَ وَ مُذِلُّ الظَّالِمِينَ وَ دَيَّانُ الدِّينِ إِنِّي أَنَا اللهُ لا إِلهَ إِلَّا أَنَا فَمَنْ رَجَا غَيْرَ فَضْلِي أَوْ خَافَ غَيْرَ عَذَابِي عَذَّبْتُهُ عَذَاباً لَا أُعَذِّبُ أَحَداً مِنَ الْعَالَمِينَ فَإِيَّايَ فَاعْبُدْ وَ عَلَيَّ فَتَوَكَّلْ إِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً فَأُكْمِلَتْ أَيَّامُهُ وَ انْقَضَتْ مُدَّتُهُ إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَصِيّاً وَ إِنِّي فَضَّلْتُكَ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ وَ فَضَّلْتُ وَصِيَّكَ عَلَى الْأَوْصِيَاءِ وَ أَكْرَمْتُكَ بِشِبْلَيْكَ بَعْدَهُ وَ بِسِبْطَيْكَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ فَجَعَلْتُ حَسَناً مَعْدِنَ عِلْمِي بَعْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ أَبِيهِ وَ جَعَلْتُ حُسَيْناً خَازِنَ وَحْيِي وَ أَكْرَمْتُهُ بِالشَّهَادَةِ وَ خَتَمْتُ لَهُ بِالسَّعَادَةِ فَهُوَ أَفْضَلُ مَنِ اسْتُشْهِدَ وَ أَرْفَعُ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةً عِنْدِي وَ جَعَلْتُ كَلِمَتِيَ التَّامَّةَ مَعَهُ وَ الْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ عِنْدَهُ بِعِتْرَتِهِ أُثِيبُ وَ أُعَاقِبُ أَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَابِدِينَ وَ زَيْنُ أَوْلِيَائِيَ الْمَاضِينَ وَ ابْنُهُ شَبِيهُ جَدِّهِ الْمَحْمُودِ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ لِعِلْمِي وَ الْمَعْدِنُ لِحُكْمِي سَيَهْلِكُ الْمُرْتَابُونَ فِي جَعْفَرٍ الرَّادُّ عَلَيْهِ كَالرَّادِّ عَلَيَّ حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُكْرِمَنَّ مَثْوَى جَعْفَرٍ وَ لَأَسُرَّنَّهُ فِي أَشْيَاعِهِ وَ أَنْصَارِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ انْتُجِبَتْ بَعْدَهُ مُوسَى وَ انْتُحِبَتْ بَعْدَهُ فِتْنَةٌ عَمْيَاءُ حِنْدِسٌ لِأَنَّ خَيْطَ فَرْضِي لَا يَنْقَطِعُ وَ حُجَّتِي لَا تَخْفَى وَ إِنَّ أَوْلِيَائِي لَا يَشْقَوْنَ أَلَا وَ مَنْ جَحَدَ وَاحِداً مِنْهُمْ فَقَدْ جَحَدَ نِعْمَتِي وَ مَنْ غَيَّرَ آيَةً مِنْ كِتَابِي فَقَدِ افْتَرَى عَلَيَّ وَ وَيْلٌ لِلْمُفْتَرِينَ الْجَاحِدِينَ عِنْدَ انْقِضَاءِ مُدَّةِ عَبْدِي مُوسَى وَ حَبِيبِي وَ خِيَرَتِي إِنَّ الْمُكَذِّبَ بِالثَّامِنِ مُكَذِّبٌ بِكُلِّ أَوْلِيَائِي وَ عَلِيٌّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي وَ مَنْ أَضَعُ عَلَيْهِ أَعْبَاءَ النُّبُوَّةِ وَ أَمْتَحِنُهُ بِالاضْطِلَاعِ يَقْتُلُهُ عِفْرِيتٌ مُسْتَكْبِرٌ يُدْفَنُ بِالْمَدِينَةِ الَّتِي بَنَاهَا الْعَبْدُ الصَّالِحُ إِلَى جَنْبِ شَرِّ خَلْقِي حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّي لَأُقِرَّنَّ عَيْنَيْهِ بِمُحَمَّدٍ ابْنِهِ وَ خَلِيفَتِهِ مِنْ بَعْدِهِ فَهُوَ وَارِثُ عِلْمِي وَ مَعْدِنُ حُكْمِي وَ مَوْضِعُ سِرِّي وَ حُجَّتِي عَلَى خَلْقِي جَعَلْتُ الْجَنَّةَ مَثْوَاهُ وَ شَفَّعْتُهُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلُّهُمْ قَدِ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ وَ أَخْتِمُ بِالسَّعَادَةِ لِابْنِهِ عَلِيٍّ وَلِيِّي وَ نَاصِرِي وَ الشَّاهِدِ فِي خَلْقِي وَ أَمِينِي عَلَى وَحْيِي أُخْرِجُ مِنْهُ الدَّاعِيَ إِلَى سَبِيلِي وَ الْخَازِنَ لِعِلْمِي الْحَسَنَ ثُمَّ أُكْمِلُ ذَلِكَ بِابْنِهِ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ عَلَيْهِ كَمَالُ مُوسَى وَ بَهَاءُ عِيسَى وَ صَبْرُ أَيُّوبَ سَيُذَلُّ فِي زَمَانِهِ أَوْلِيَائِي وَ تَتَهَادَوْنَ رُءُوسَهُمْ كَمَا تُتَهَادَى رُءُوسُ التُّرْكِ وَ الدَّيْلَمِ فَيُقْتَلُونَ وَ يُحْرَقُونَ وَ يَكُونُونَ خَائِفِينَ مَرْعُوبِينَ وَجِلِينَ تُصْبَغُ الْأَرْضُ بِدِمَائِهِمْ وَ يَفْشُو الْوَيْلُ وَ الرَّنِينُ فِي نِسَائِهِمْ أُولَئِكَ أَوْلِيَائِي حَقّاً بِهِمْ أَدْفَعُ كُلَّ فِتْنَةٍ عَمْيَاءَ حِنْدِسٍ وَ بِهِمْ أَكْشِفُ الزَّلَازِلَ وَ أَرْفَعُ الْآصَارَ وَ الْأَغْلَالَ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ

صَلَوٰاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَالِمٍ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ لَوْ لَمْ تَسْمَعْ فِي دَهْرِكَ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثَ لَكَفَاكَ فَصُنْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ.

ترجمہ

ابوبصیر راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: میرے والد علیہ السلام جابر بن عبداللہ انصاری ؓ کے پاس تشریف لے گئے اور اس سے فرمایا، مجھے آپ سے ایک کام ہے جب لوگ اٹھ کر چلے جائیں تو میں آپ سے تنہائی میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جابر بن عبداللہ انصاری ؓ نے عرض کی آپ جس وقت پسند کریں میں آپ سے ملاقات کو تیار ہوں چنانچہ میرے والد علیہ السلام ان سے تخلیہ میں ملے اور فرمایا: جابر ؓ! میں آپ سے اس لوح کے متعلق پوچھنا چاہتا ہوں جو آپ نے میری والدہ حضرت سیدۃ النساء کے پاس دیکھی تھی اور میری والدہ ماجدہ نے آپ کو اس کے متعلق کیا بتایا تھا؟

جابر ؓ نے عرض کی: میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں امام حسین علیہ السلام کی ولادت کی مبارک بادی دینے کے لئے آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا، میں نے ان کے ہاتھ میں ایک سبز رنگ کی تختی دیکھی جس کے متعلق میں نے تصور کیا تھا کہ وہ زبرجد کی تختی ہے اور اس تختی میں عبارت لکھی گئی تھی جو کہ سورج کی روشنی سے بھی زیادہ شفاف اور سفید تھی۔

میں نے ان سے عرض کی: بنت رسول ؐ! میرے ماں باپ آپ پر نثار، یہ تختی کیسی ہے؟

حضرت سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا: ''اس تختی کو اللہ نے اپنے رسول ؐ کے پاس بطور ہدیہ بھیجا ہے اور اس میں میرے والد اور میرے شوہر اور میرے بیٹوں اور میرے بیٹے کی نسل سے پیدا ہونے والے اوصیاء کے نام ہیں، میرے والد نے مجھے خوش کرنے کے لئے یہ تختی مجھے عطا کی ہے۔''

جابر ؓ کہتے ہیں: ''میں نے اس تختی کو پڑھا اور اسے نقل کیا''۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ''تو کیا تم اپنا نقل کردہ نسخہ مجھے دکھا سکتے ہو؟''

جابر ؓ نے کہا: ''جی ہاں''۔

پھر جابر ؓ اور امام محمد باقر علیہ السلام دونوں مسجد نبوی سے چل کر جابر ؓ کے گھر آئے اور جابر ؓ نے باریک چمڑے پر لکھی ہوئی کتاب لا کر پیش کی اور کہا کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ سیدہ ؑ کے ہاتھ میں جو لوح تھی، یہ اس کی درست اور مکمل نقل ہے اور لوح کی عبارت یہ تھی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ تحریر خداوند غالب وحکیم کی طرف سے اس کے نور، اس کے سفیر، اس کے حجاب اور اس کے بنائے ہوئے رہنما محمد

مصطفیؐ کی طرف ہے جس کے پاس رب العالمین کی طرف سے روح الامین نازل ہوا۔

محمدؐ! میرے اسماء کی تعظیم کرو اور میری نعمات کا شکر بجالاؤ اور میری نعمات کا انکار مت کرو، یقیناً میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، میں جباروں کی گردن توڑنے والا اور ظالموں کو رسوا کرنے والا اور فیصلہ کرنے والا ہوں، یقیناً میں اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے، جس نے بھی میرے فضل کے علاوہ کسی اور سے امید وابستہ کی اور جو میرے عذاب کے علاوہ کسی اور سے ڈرا تو میں اسے ایسا عذاب دوں گا جو عالمین میں سے کسی کو نہیں دوں گا پس تو میری ہی عبادت کر اور مجھ پر ہی بھروسہ کر۔

میں نے جس نبی کو بھی بھیجا اور جب اس کے ایام مکمل ہوئے اور اس کی مدت پوری ہوئی تو میں نے اس کے لئے وصی مقرر کیا اور میں نے تجھے جملہ انبیاء پر فضیلت دی ہے اور تیرے وصی کو جملہ اوصیاء پر فضیلت دی ہے۔

اور اس کے بعد میں نے تیرے دوشیر بچوں کے ذریعہ سے عزت عطا کی ہے اور تیرے نواسے حسن وحسین کو میں نے ذریعہ افتخار بنایا ہے، میں نے حسن کو اس کے والد کی زندگی کے بعد اپنے علم کا معدن قرار دیا ہے۔

اور میں نے حسین کو اپنی وحی کا خزینہ دار بنایا ہے اور شہادت کے ذریعہ سے میں نے اسے عزت بخشی ہے اور میں نے اس کا انجام سعادت پر کیا ہے، وہ تمام شہداء سے افضل ہیں اور میرے ہاں تمام شہداء کی بہ نسبت ان کا درجہ بلند تر ہے اور میں نے اپنا کلمہ نامہ (امامت) کو اس کے ساتھ رکھا اور میں نے اپنی حجت بالغہ اس کے پاس رکھی اور اس کی عشرت کے ذریعہ سے ثواب اور عذاب دوں گا۔

اور اس کی عشرت میں سے پہلا علی سید العابدین ہوگا اور میرے سابقہ اولیاء زینت ہوگا۔

اور اس کا بیٹا اپنے قابل تعریف نانا کی شبیہ ہوگا۔یعنی محمدؑ میرے علم کو شگافتہ کرنے والا اور میری حکمت کا معدن ہو گا۔

اور جعفر کے متعلق شک کرنے والے عنقریب ہلاک ہو جائیں گے اس کی بات کو رد کرنے والا میری بات کو رد کرنے والے کی طرح سے ہوگا۔ میری طرف سے بات پوری ہو چکی ہے کہ میں جعفر کے مقام کو عزت عطا کروں گا اور اس کے پیروکاروں اور اس کے مددگاروں اور اس کے دوستوں کے ذریعہ سے میں اسے خوش کروں گا۔

اس کے بعد میں نے موسیٰ کو منتخب کیا اور اس کے بعد میں نے تاریکیاں مقدر کر دی ہیں کیونکہ میرے فرض کا دھاگہ ٹوٹ نہیں سکتا اور میری حجت مخفی نہیں رہ سکتی اور میرے اولیاء شقی نہیں بن سکتے۔

آگاہ رہو! جس نے بھی ان میں سے کسی ایک کا انکار کیا تو اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس نے میری کتاب کی کسی ایک آیت کو تبدیل کیا تو اس نے مجھ پر افتراء کیا۔

میرے بندے اور میرے حبیب اور افضل ترین فرد موسیٰ کی وفات کے وقت افتراء کرنے والوں اور جھٹلانے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔

اور آٹھویں کی تکذیب کرنے والا میرے تمام اولیاء کا مکذب ہے اور علیؑ میرا ولی اور میرا ناصر ہے میں اس پر نبوت کا بوجھ رکھوں گا اور اسے قوت عطا کروں گا ایک متکبر دیو اسے قتل کرے گا اور وہ ایک نیک بندے (ذوالقرنینؑ) کے بنائے ہو ئے شہر میں میری بدترین مخلوق کے پہلو میں دفن کیا جائے گا۔

میری طرف سے یہ بات ہو چکی ہے میں اس کی آنکھوں کو اس کے فرزند اور اس کے جانشین محمد (تقیؑ) کے ذریعہ سے ٹھنڈا کروں گا وہ میرے علم کا وارث اور میری حکمت کا معدن اور میرے راز کا مقام اور میری مخلوق پر میری حجت ہوگا، اور جو مؤمن اس پر ایمان لائے گا تو میں جنت کو اس کا ٹھکانہ بناؤں گا اور ایسے مؤمن کو میں اس کے خاندان کے ایسے ستر افراد کے لئے حق شفاعت عطا کروں گا جو دوزخ کے حق دار بن چکے ہوں گے۔

اور میں اس کو علی (نقیؑ) عطا کر کے اس کی سعادت پر مہر ثبت کروں گا اور علیؑ میرا ولی، میرا مددگار اور میری مخلوق پر شاہد اور میری وحی کا امین ہوگا۔

اور میں اس سے اپنے راستے کے داعی اور اپنے علم کے خزینہ دار حسن (عسکریؑ) کو برآمد کروں گا۔

پھر اس کی تکمیل اس کے فرزند (حضرت حجت عج) کے ذریعہ سے کروں گا جو کہ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہوگا، اس میں موسیٰؑ کا کمال، عیسیٰؑ کی خوبیاں اور ایوبؑ کا صبر ہوگا۔

اس کے زمانہ امامت (غیبت) میں میرے دوست ذلیل کیے جائیں گے اور دشمنان دین ان کے سر کاٹ کر ایک دوسرے کو بطور ہدیہ بھیجیں گے جیسا کہ ترک و دیلم کے سروں کا ہدیہ بھیجا جاتا ہے، وہ قتل کیے جائیں گے اور جلائے جائیں گے، وہ خوف زدہ ہوں گے، زمین ان کے خون سے رنگین کی جائے گی اور ان کی خواتین کے رونے اور مرثیہ خوانی کی آوازیں بلند ہوں گی ایسے ہی لوگ میرے صحیح دوست ہوں گے اور انہی کے واسطہ سے میں ہر تاریکی دور کروں گا اور انہی کے ذریعہ سے میں زلزلوں کو روکوں گا اور انہی کے دم قدم سے میں انسانیت پر پڑے ہوئے بوجھ اور زنجیروں کو دور کرونگا ان پر ان کے رب کا درود و رحمت ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔

عبدالرحمٰن بن سالم کہتے ہیں کہ ابوبصیر نے کہا تھا: اگر پوری زندگی میں تجھے سننے کے لئے صرف یہی ایک حدیث نصیب ہو تو بھی تیرے لئے کافی ہے، اس حدیث کو نا اہل افراد سے محفوظ رکھنا۔

3 وَ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ حَمْزَةَ الْعَلَوِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ دُرُسْتَ السَّرَوِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْكُوفِيُّ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ وَ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ ع أَنَّهُ

قَالَ يَا إِسْحَاقُ أَلَا أُبَشِّرُكَ

قُلْتُ بَلَى جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ

قَالَ وَجَدْنَا صَحِيفَةً بِإِمْلَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ خَطِّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ علیہ السلام فِيهَا

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

هٰذَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ وَ ذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ سَوَاءً إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ فِي آخِرِهِ ثُمَّ قَالَ الصَّادِقُ علیہ السلام يَا إِسْحَاقُ هٰذَا دِينُ الْمَلَائِكَةِ وَ الرُّسُلِ فَصُنْهُ عَنْ غَيْرِ أَهْلِهِ يَصُنْكَ اللهُ تَعَالَى وَ يُصْلِحْ بَالَكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ دَانَ بِهٰذَا أَمِنَ مِنْ عِقَابِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ.

ترجمه

اسحاق بن عمار سے روایت ہے اس کا بیان ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھے فرمایا: ''اسحاق ! کیا میں تجھے خوشخبری نہ سناؤں؟''

میں نے کہا: ''فرزند رسولؐ! اللہ مجھے آپ پر نثار کرے، ضرور سنائیں''۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے ایک صحیفہ پایا ہے جسے رسولؐ خدا نے املا کرایا اور امیر المومنینؑ نے اپنے ہاتھوں سے تحریر کیا اور اسی میں لکھا ہے:۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

یہ غالب و علیم خدا کی تحریر ہے۔

پھر راوی نے حرف بحرف سابقہ حدیث کی تحریر بیان کی لیکن حدیث کے آخر میں راوی کہتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ''اسحاق ! یہ ملائکہ اور انبیاء کا دین ہے، اس حدیث کو نا اہل افراد سے محفوظ رکھنا، اللہ تجھے محفوظ رکھے گا اور تیرے معاملات کی اصلاح کرے گا''۔

پھر امامؑ نے فرمایا: ''جو اس تحریر پر ایمان رکھے گا وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ جائے گا''۔

4 وَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الرُّويَانِيُّ أَبُو تُرَابٍ عَنْ عَبْدِ الْعَظِيمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْحَسَنِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام

قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ الْبَاقِرَ جَمَعَ وُلْدَهُ وَ فِيهِمْ عَمُّهُمْ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام ثُمَّ أَخْرَجَ إِلَيْهِمْ كِتَاباً بِخَطِّ عَلِيٍّ عليه السلام وَ إِمْلَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَكْتُوبٌ فِيهِ.

هَذَا كِتَابٌ مِنَ اللهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ حَدِيثُ اللَّوْحِ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي يَقُولُ فِيهِ وَ أُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ

ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ عَبْدُ الْعَظِيمِ الْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ لِمُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَ خُرُوجِهِ وَ قَدْ سَمِعَ أَبَاهُ عليه السلام يَقُولُ هَذَا وَ يَحْكِيهِ

ثُمَّ قَالَ هَذَا سِرُّ اللهِ وَ دِينُهُ وَ دِينُ مَلَائِكَتِهِ فَصُنْهُ إِلَّا عَنْ أَهْلِهِ وَ أَوْلِيَائِهِ.

ترجمہ

سید عبدالعظیم حسنی نے علی بن حسن بن زید بن حسن بن علی سے اور اس نے عبداللہ بن محمد بن جعفر بن محمد سے اس نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے وہ کہتے ہیں۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنی اولاد کو اکٹھا کیا اور ان میں حضرت زید بن علی زین العابدینؑ بھی موجود تھے، آپ نے ان سب کے سامنے ایک تحریر پیش کی جسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکھایا اور امیر المومنین نے جسے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا تھا، اس میں لکھا تھا۔

''یہ غالب وحکیم خدا کی تحریر ہے اور اس میں سابقہ حدیث لوح موجود تھی''۔

سید عبدالعظیم فرمایا کرتے تھے ''مجھے محمد بن جعفر کے خروج پر تعجب ہے کیونکہ وہ یہ حدیث نہ صرف سن چکا تھا بلکہ خود بیان بھی کر چکا تھا''۔

پھر سید عبدالعظیم فرمایا کرتے تھے: ''یہ اللہ کا راز ہے اور یہی اللہ اور ملائکہ کا دین ہے اسے نا اہل افراد سے محفوظ رکھنا''۔

5 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ شَاذَوَيْهِ الْمُؤَدِّبُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ أَحْمَدُ بْنُ هَارُونَ الْعَامِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْفَزَارِيِّ الْكُوفِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ السَّلُولِيِّ عَنْ دُرُسْتَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَبَلَةَ عَنْ أَبِي السَّفَاتِجِ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ قُدَّامَهَا لَوْحٌ يَكَادُ ضَوْؤُهُ يَغْشَى الْأَبْصَارَ

وَ فِيهِ اثْنَا عَشَرَ اسْماً ثَلَاثَةٌ فِي ظَاهِرِهِ وَ ثَلَاثَةٌ فِي بَاطِنِهِ وَ ثَلَاثَةُ أَسْمَاءٍ فِي آخِرِهِ وَ ثَلَاثَةُ أَسْمَاءٍ فِي طَرَفِهِ فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ اثْنَا عَشَرَ قُلْتُ أَسْمَاءُ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَتْ هَذِهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ أَوَّلُهُمُ ابْنُ عَمِّي وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي آخِرُهُمُ الْقَائِمُ قَالَ جَابِرٌ فَرَأَيْتُ فِيهِ مُحَمَّداً مُحَمَّداً مُحَمَّداً فِي ثَلَاثَةِ مَوَاضِعَ وَ عَلِيّاً عَلِيّاً عَلِيّاً عَلِيّاً فِي أَرْبَعَةِ مَوَاضِعَ.

ترجمه

امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت کی ہے: میں حضرت فاطمہ زہرا بنت پیغمبر اسلام علیہا السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت حضرت سیدہؑ کے سامنے ایک تختی رکھی تھی جس کی چمک آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی اور اس میں بارہ نام لکھے تھے تین نام باہر والے حصہ پر درج تھے اور تین نام اندرونی حصہ پر درج تھے اور تین نام اس کے آخر اور تین نام اس کے اطراف میں لکھے تھے جب میں نے ان ناموں کی گنتی کی تو پورے بارہ نام تھے، میں نے پوچھا: یہ کن لوگوں کی نام ہیں؟

حضرت سیدہؑ نے فرمایا: ''یہ اوصیاء کے نام ہیں ان میں پہلا میرا چچا زاد اور گیارہ میری نسل سے تعلق رکھتے ہیں آخری قائم ہے''۔

جابرؓ کہتے ہیں ''اس لوح میں لفظ محمد تین مقامات پر اور لفظ علی چار مقامات پر تحریر تھا''۔

6 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عليها السلام وَ بَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ.

ترجمه

امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی انہوں نے کہا: ''میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا، ان کے سامنے ایک لوح رکھی تھی جس میں اولیاء کے نام لکھے تھے جب میں نے نام گنے تو ان کی تعداد بارہ تھی ان میں سے آخری قائم ہے ان میں تین محمدؐ اور چار علیؑ ہیں''۔

7 حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِدْرِيسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى وَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ جَمِيعاً عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ

قَالَ دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ عليها السلام وَ بَيْنَ يَدَيْهَا لَوْحٌ فِيهِ أَسْمَاءُ الْأَوْصِيَاءِ فَعَدَدْتُ اثْنَيْ عَشَرَ

آخِرُهُمُ الْقَائِمُ عليه السلام ثَلَاثَةٌ مِنْهُمْ مُحَمَّدٌ وَ أَرْبَعَةٌ مِنْهُمْ عَلِيٌّ عليه السلام

ترجمہ

امام محمد باقر علیہ السلام نے جابرؓ بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت کی کہ ''میں حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت ان کے سامنے ایک لوح رکھی تھی جس میں اوصیاء کے نام مرقوم تھے، میں نے گنا تو ان کی تعداد بارہ تھی، ان میں سے آخری قائم تھا اور ان میں تین محمدؑ اور چار علیؑ تھے۔ رسولؐ کے بعد ان کے بارہ جانشین ہوں گے''۔

رسولؐ کے بعد بارہ جانشین ہوں گے

8 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ يَقُولُ لَنَا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ عليهما السلام وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ يَذْكُرُ حديثنا [حَدِيثاً جَرَى بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ وَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله

يَقُولُ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ فَابْنِي الْحَسَنُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثُمَّ ابْنِي الْحُسَيْنُ عليه السلام أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَإِذَا اسْتُشْهِدَ فَابْنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَلِيُّ

ثُمَّ ابْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَاقِرُ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ سَتُدْرِكُهُ يَا عَبْدَ اللهِ وَ تُكْمِلُهُ اثْنَيْ عَشَرَ إِمَاماً تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ

قَالَ عَبْدُ اللهِ ثُمَّ اسْتَشْهَدْتُ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ عليهما السلام وَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ وَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَشَهِدُوا لِي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ

قَالَ سُلَيْمُ بْنُ قَيْسٍ وَ قَدْ كُنْتُ سَمِعْتُ ذَلِكَ مِنْ سَلْمَانَ وَ أَبِي ذَرٍّ وَ الْمِقْدَادِ وَ أُسَامَةَ أَنَّهُمْ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله.

ترجمہ

ابان بن ابی عیاش نے سلیم بن قیس الہلالی سے روایت کی ہے کہ حضرت عبداللہ بن جعفر طیار نے امام حسن و امام حسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عباس و عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن زید کی موجودگی میں معاویہ بن ابی سفیان سے کہا کہ میں نے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا انہوں نے فرمایا:۔''میں مومنین کی جان کا حاکم ہوں اور ان کی جانوں سے بھی زیادہ ان پر حق تصرف رکھتا ہوں پھر میرے بھائی علیؑ ان پر حق تصرف رکھتے ہیں اور جب وہ شہید ہو جائیں تو میرا بیٹا حسنؑ مومنین کی جانوں پر متصرف ہوگا، پھر میرا بیٹا حسینؑ مؤمنین کی جانوں پر متصرف ہوگا اور جب وہ شہید ہو جائے تو میرا بیٹا علی بن الحسینؑ اولیٰ بالتصرف ہوگا، اور عبداللہ تو اسے پائے گا، ان کے بعد میرا بیٹا محمد باقر بن علی علیہ السلام مومنین پر اولیٰ بالتصرف ہوگا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بارہ امام مکمل کیے جن میں نو امام اولاد حسین علیہ السلام میں سے ہوں گے''۔

اس کے بعد حضرت عبداللہ بن جعفر طیار نے امام حسن وحسین علیہما السلام اور عبداللہ بن عباس اور عمر بن ابی سلمہ اور اسامہ بن زید سے گواہی طلب کی، سب نے ان کی صداقت کی گواہی دی۔

سلیم بن قیس کہتے ہیں میں نے یہ حدیث سلمانؓ، ابوذرؓ، اور مقدادؓ اور اسامہ سے سنی ہے، انہوں نے یہ حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی۔

9 حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْمُطَرِّفِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

قَالَ كُنَّا جُلُوساً فِي حَلْقَةٍ فِيهَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَيُّكُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ

فَقَالَ عَبْدُ اللهِ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ هَلْ حَدَّثَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ بَعْدَهُ مِنَ الْخُلَفَاءِ

قَالَ نَعَمْ اثْنَا عَشَرَ عِدَّةَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

ترجمہ

شعبی نے اپنے چچا قیس بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ ہم عبداللہ بن مسعود کے حلقہ درس میں بیٹھے تھے کہ ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا: تم میں عبداللہ بن مسعودؓ کون ہے؟

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: میں عبداللہ بن مسعودؓ ہوں۔

اعرابی نے کہا۔ کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں بتایا تھا کہ اس کے بعد اس کے کتنے جانشین ہوں گے؟

عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا: ''جی ہاں! انہوں نے بتایا تھا بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہوں

گے“۔

10 حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدَوَيْهِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْمَرْوَزِيُّ بِالرَّيِّ فِي شَهْرِ رَبِيعٍ الْأَوَّلِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ فِي سَنَةِ ثَمَانٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ مِائَتَيْنِ وَ هُوَ الْمَعْرُوفُ بِإِسْحَاقَ بْنِ رَاهَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَعْرِضُ مَصَاحِفَنَا عَلَيْهِ إِذْ قَالَ لَهُ فَتًى شَابٌّ هَلْ عَهِدَ إِلَيْكُمْ نَبِيُّكُمْ كَمْ يَكُونُ مِنْ بَعْدِهِ خَلِيفَةً

قَالَ إِنَّكَ لَحَدِيثُ السِّنِّ وَ إِنَّ هَذَا شَيْءٌ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ

نَعَمْ عَهِدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنَّهُ يَكُونُ بَعْدَهُ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً بِعَدَدِ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ۔

ترجمہ

شعبی نے مسروق سے روایت کی کہ ہم عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک نوجوان نے ان سے کہا: کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں بتایا تھا کہ ان کے کتنے جانشین ہوں گے؟

ابن مسعود نے کہا: تو نوخیز جوان ہے اور تجھ سے پہلے مجھ سے کسی نے یہ مسئلہ دریافت نہیں کیا،

”ہاں! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں بتایا تھا کہ نقبائے بنی اسرائیل کی تعداد کے مطابق ان کے بارہ جانشین ہوں گے“۔

11 حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ غِيَاثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَامِينِيُّ الْحَافِظُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَضْلِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَ حَدَّثَنَا عَتَّابُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ كُلُّهُمْ قَالُوا عَنْ عَمِّهِ قَيْسِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ عَتَّابٌ وَ هَذَا حَدِيثُ مُطَرِّفٍ

قَالَ كُنَّا جُلُوساً فِي الْمَسْجِدِ وَ مَعَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ

فَقَالَ فِيكُمْ عَبْدُ اللهِ

قَالَ نَعَمْ أَنَا عَبْدُ اللهِ فَمَا حَاجَتُكَ

قَالَ يَا عَبْدَ اللهِ هَلْ أَخْبَرَكُمْ نَبِيُّكُمْ ﷺ كَمْ يَكُونُ فِيكُمْ مِنْ خَلِيفَةٍ

قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ مُنْذُ قَدِمْتُ الْعِرَاقَ نَعَمْ اثْنَا عَشَرَ عِدَّةَ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ

وَقَالَ أَبُو عروبة [عَرُوبَةَ] فِي حَدِيثِهِ نَعَمْ هَذِهِ عِدَّةُ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

وَقَالَ جَرِيرٌ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

قَالَ الْخُلَفَاءُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ كَعِدَّةِ نُقَبَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ.

ترجمہ

اشعث بن سوار اور دیگر رواۃ نے شعبی سے روایت کی اور اس نے اپنے چچا قیس بن عبداللہ سے روایت کی اور ابو القاسم عتاب اس حدیث کے لئے کہا کرتے تھے کہ یہ انتہائی خوبصورت حدیث ہے۔

بہر نوع قیس بن عبداللہ کا بیان ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اور عبداللہ بن مسعودؓ بھی ہمارے ساتھ تھے اتنے میں ایک اعرابی آیا اور کہا کیا تم میں عبداللہ بن مسعود موجود ہے؟

عبداللہ نے کہا: ہاں! میں عبداللہ بن مسعودؓ ہوں، تم کیا حاجت رکھتے ہو؟

اعرابی نے کہا: کیا تمہارے نبی نے تمہیں بتایا تھا کہ ان کے کتنے جانشین ہوں گے؟

ابن مسعودؓ نے جواب دیتے ہوئے کہا: تو نے مجھ سے وہ چیز دریافت کی ہے، میں جب سے عراق سے آیا ہوں کسی نے وہ چیز مجھ سے دریافت نہیں کی، ہاں! ہمارے نبی نے فرمایا تھا، ان کے بارہ جانشین ہوں گے جتنے کہ بنی اسرائیل میں نقیب ہوئے ہیں۔

ایک دوسری روایت کے مطابق اشعث نے ابن مسعود سے رویت کہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

”میرے بعد بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کی طرح سے بارہ جانشین ہوں گے“۔

2 1 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدَةَ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ يَعْنِي الْهَمْدَانِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي عَمِّي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيراً ثُمَّ أَخْفَى صَوْتَهُ

فَقُلْتُ لِأَبِي مَا الَّذِي أَخْفَى رَسُولُ اللهِ ﷺ
قَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ.

ترجمہ

جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا اور میں نے آپ کو یہ کہتے ہوئے سنا: ''میرے بعد بارہ امیر ہوں گے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آواز دھیمی کی''

میں نے اپنے والد سے پوچھا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دھیمی آواز میں کیا کہا تھا؟

میرے باپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''

13 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمَرْوَزِيُّ بِالرَّيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ يَعْنِي ابْنَ شَقِيقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَمَّاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَنْ يَنْقَضِيَ حَتَّى يَمْلِكَ اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً فَقَالَ كَلِمَةً خَفِيَّةً فَقُلْتُ لِأَبِي مَا قَالَ فَقَالَ قَالَ كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ

ترجمہ

جابر بن سمرہ کہتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا میں نے انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا: یہ امر اس وقت تک ختم نہ ہوگا جب تک بارہ خلفاء اس کے مالک نہ بنیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدھم آواز میں کچھ کہا: میں نے اپنے والد سے پوچھا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا کہا؟

میرے والد نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''

14 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْقَاضِي قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زِيَادِ بْنِ خَيْثَمَةَ عَنْ أَسْوَدَ بْنِ السَّعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَأَتَيْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقُلْتُ ثُمَّ يَكُونُ مَا ذَا قَالَ ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ.

ترجمہ

اسود بن سعید ہمدانی کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''میرے بعد بارہ خلفاء ہوں گے، وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے''

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد سے اپنے گھر گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت دوسرا کوئی نہیں تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''پھر ہرج ومرج ہوگا''۔

15 حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْخٌ بِبَغْدَادَ يُقَالُ يَحْيَى سَقَطَ عَنِّي اسْمُ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي مُغِيرَةَ عَنْ أَبِي بُجَيْرٍ قَالَ كَانَ أَبُو الْخُلْدِ جَارِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ وَ يَحْلِفُ عَلَيْهِ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ لَا تُهْلَكُ حَتَّى تَكُونَ فِيهَا اثْنَا عَشَرَ خَلِيفَةً كُلُّهُمْ يَعْمَلُ بِالْهُدَى وَ دِينِ الْحَقِّ.

ترجمہ

ابوبجیر نے کہا کہ ابوالخلد (ابوخالد خ ل) میرا ہمسایہ تھا میں نے اسے یہ کہتے ہوئے سنا اور وہ اس پر قسم بھی کھاتا تھا:

''یہ امت اس وقت تک ہلاک نہ ہوگی جب تک اس میں بارہ خلفاء رہیں گے وہ سب کے سب ہدایت اور دین حق پر عمل کرتے ہوں گے''۔

16 حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو الْبَكَّائِيِّ عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ قَالَ فِي الْخُلَفَاءِ هُمُ اثْنَا عَشَرَ فَإِذَا كَانَ عِنْدَ انْقِضَائِهِمْ وَ أَتَى طَبَقَةٌ صَالِحَةٌ مَدَّ اللهُ لَهُمْ فِي الْعُمُرِ كَذَلِكَ وَعَدَ اللهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ ثُمَّ قَرَأَ وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ

قَالَ وَ كَذَلِكَ فَعَلَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِبَنِي إِسْرَائِيلَ وَ لَيْسَ بِعَزِيزٍ أَنْ يَجْمَعَ هَذَا الْأُمَّةَ يَوْماً أَوْ نِصْفَ يَوْمٍ وَ إِنَّ يَوْماً عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ.

وَ قَدْ أُخْرِجَتْ طُرُقُ هَذِهِ الْأَخْبَارِ فِي كِتَابِ الْخِصَالِ

ترجمہ

کعب الاحبار نے خلفاء کے متعلق کہا کہ خلفاء بارہ ہوں گے اور جب ان کا وقت ختم ہوگا تو اللہ ایک صالح طبقہ کو لے آئے گا اور اللہ ان کی عمر لمبی کر دے گا، اللہ نے اس امت سے اس بات کا وعدہ فرمایا ہے، پھر اس نے یہ آیت پڑھی۔

''اللہ نے تم میں سے ایماندار اور نیک کام بجالانے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین پر ضرور بالضرور خلیفہ

مقرر کرے گا جیسا کہ ان سے پہلے خلیفہ مقرر کیے تھے۔۔۔الخ"[1]

کعب الاحبار نے کہا: "اللہ نے بنی اسرائیل کے ساتھ یہی کیا تھا اور یہ بات ناممکن نہیں ہے کہ اللہ اس امت کو ایک دن یا آدھا دن جمع رکھے اور تیرے پروردگار کے ہاں ایک دن ہزار سال کی مانند ہوتا ہے"۔

ان احادیث کے طرق کو میں نے کتاب الخصال میں جمع کیا ہے۔

17 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْكَانَ عَنْ أَبَانِ بْنِ خَلَفٍ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ الْهِلَالِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ ره قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا الْحُسَيْنُ عَلَى فَخِذَيْهِ وَ هُوَ يُقَبِّلُ عَيْنَيْهِ وَ يَلْثِمُ فَاهُ وَ هُوَ يَقُولُ أَنْتَ سَيِّدٌ ابْنُ سَيِّدٍ أَنْتَ إِمَامٌ ابْنُ إِمَامٍ أَنْتَ حُجَّةٌ ابْنُ حُجَّةٍ أَبُو حُجَجٍ تِسْعَةٍ مِنْ صُلْبِكَ تَاسِعُهُمْ قَائِمُهُمْ.

ترجمہ

ابان بن خلف نے سلیم بن قیس الہلالی سے، انہوں نے سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت امام حسینؑ آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی گود میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حسینؑ کی آنکھوں اور چہرے کو بوسے دے رہے تھے اور یہ الفاظ فرما رہے تھے: "تو سردار ہے، سردار کا بیٹا ہے، تو امام ہے اور امام کا بیٹا ہے، تو حجت ہے، حجت کا بیٹا ہے، نو حجتوں کا باپ ہے جو تیری صلب سے ہوں گے، ان کا نواں ان کا قائم ہوگا"۔

18 حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي رَجَبٍ سَنَةَ رجب تِسْعٍ وَ ثَلَاثِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبْشِرُوا ثُمَّ أَبْشِرُوا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ غَيْثٍ لَا يُدْرَى أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ إِنَّمَا مَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ حَدِيقَةٍ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَاماً ثُمَّ أُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَاماً لَعَلَّ آخِرَهَا فَوْجٌ يَكُونُ أَعْرَضَهَا بَحْراً وَ أَعْمَقَهَا طُولًا وَ فَرْعاً وَ أَحْسَنَهَا حباً جَنًى وَ كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا أَوَّلُهَا وَ اثْنَا عَشَرَ مِنْ بَعْدِي مِنَ السُّعَدَاءِ وَ أُولُو الْأَلْبَابِ وَ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا وَ لَكِنْ يَهْلِكُ مِنْ بَيْنِ ذَلِكَ أَنْتَجُ الْهَرْجِ لَيْسُوا مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُمْ

[1] النور ۵۵

ترجمہ

حسین بن زید بن علی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، آپ نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''تمہیں خوشخبری ہو، تمہیں خوشخبری ہو، آپ نے تین بار یہ الفاظ دہرائے میری امت کی مثال ایک بادل کی سی ہے جس کے متعلق کسی کو کوئی علم نہیں ہے کہ اس کا آغاز بہتر ہے یا انجام بہتر ہے، میری امت کی مثال اس باغ جیسی ہے جس کا پھل ایک سال فوج نے کھایا پھر دوسرے سال فوج نے اس درخت کا پھل کھایا، ممکن ہے کہ دوسرے سال کی فوج پہلے سال کی فوج سے زیادہ وسیع وعریض ہو، اور یہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے جس کا پہلا فرد میں (محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہوں اور میرے بعد بارہ خوش نصیب اور صاحبان عقل ہوں اور مسیح عیسیٰ بن مریم اس کا آخری فرد ہو، البتہ درمیان میں ایسے ہی افراد ہلاک ہوں گے جو ہرج ومرج کی پیداوار ہوں گے، ان کا مجھ سے کوئی واسطہ نہ ہوگا اور میرا ان سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔''

یہودی عالم کے سوالات اور حضرت علیؑ کے جوابات

19 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِسْكِينٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ صَالِحِ بْنِ عُقْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ لَمَّا هَلَكَ أَبُو بَكْرٍ وَ اسْتَخْلَفَ عُمَرُ رَجَعَ عُمَرُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَعَدَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَ أَنَا عَلَّامَتُهُمْ وَ قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ مَسَائِلَ إِنْ أَجَبْتَنِي فِيهَا أَسْلَمْتُ قَالَ مَا هِيَ قَالَ ثَلَاثٌ وَ ثَلَاثٌ وَ وَاحِدَةٌ فَإِنْ شِئْتَ سَأَلْتُكَ وَ إِنْ كَانَ فِي قَوْمِكَ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْكَ فَأَرْشِدْنِي إِلَيْهِ قَالَ عَلَيْكَ بِذَلِكَ الشَّابِّ يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فَأَتَى عَلِيّاً عليه السلام فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ لِمَ قُلْتَ ثَلَاثاً وَ ثَلَاثاً وَ وَاحِدَةً أَلَّا قُلْتَ سَبْعاً قَالَ أَنَا إِذاً جَاهِلٌ إِنْ لَمْ تُجِبْنِي فِي الثَّلَاثِ اكْتَفَيْتُ قَالَ فَإِنْ أَجَبْتُكَ تُسْلِمُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَلْ قَالَ أَسْأَلُكَ عَنْ أَوَّلِ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَ أَوَّلِ عَيْنٍ نَبَعَتْ وَ أَوَّلِ شَجَرَةٍ نَبَتَتْ قَالَ يَا يَهُودِيُّ أَنْتُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَوَّلَ حَجَرٍ وُضِعَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الْحَجَرُ الَّذِي فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ كَذَبْتُمْ هُوَ الْحَجَرُ الَّذِي نَزَلَ بِهِ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ وَ أَنْتُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَوَّلَ عَيْنٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الْعَيْنُ الَّتِي فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ كَذَبْتُمْ هِيَ عَيْنُ الْحَيَاةِ الَّتِي غَسَلَ فِيهَا يُوشَعُ بْنُ نُونٍ السَّمَكَةَ وَ هِيَ الْعَيْنُ الَّتِي شَرِبَ مِنْهَا الْخَضِرُ وَ لَيْسَ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا حَيَّ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ وَ أَنْتُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَوَّلَ شَجَرَةٍ نَبَعَتْ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ الزَّيْتُونُ وَ كَذَبْتُمْ هِيَ الْعَجْوَةُ الَّتِي نَزَلَ بِهَا

آدَمُ علیہ السلام مِنَ الْجَنَّةِ مَعَهُ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ وَ الثَّلَاثُ الْأُخْرَى كَمْ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ إِمَامِ هُدًى لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ قَالَ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ فَأَيْنَ يَسْكُنُ نَبِيُّكُمْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فِي أَعْلَاهَا دَرَجَةً وَ أَشْرَفِهَا مَكَاناً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى قَالَ فَمَنْ يَنْزِلُ مَعَهُ فِي مَنْزِلِهِ قَالَ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى ثُمَّ قَالَ السَّابِعَةُ فَأَسْأَلُكَ كَمْ يَعِيشُ وَصِيُّهُ بَعْدَهُ قَالَ ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَا ذَا يَمُوتُ أَوْ يُقْتَلُ قَالَ يُقْتَلُ وَ يُضْرَبُ عَلَى قَرْنِهِ فَتُخْضَبُ لِحْيَتُهُ قَالَ صَدَقْتَ وَ اللهِ إِنَّهُ لَبِخَطِّ هَارُونَ وَ إِمْلَاءِ مُوسَى.

وَ لِهَذَا الْحَدِيثِ طُرُقٌ أُخَرُ قَدْ أَخْرَجْتُهَا فِي كِتَابِ كَمَالِ الدِّينِ وَ تَمَامِ النِّعْمَةِ فِي إِثْبَاتِ الْغَيْبَةِ وَ كَشْفِ الْحَيْرَةِ.

ترجمہ

صالح بن عقبہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر کی وفات کے بعد جب حضرت عمر برسر اقتدار آئے تو ان کے پاس ایک شخص آیا اور ان سے کہا: امیرالمومنین! میں یہودی ہوں اور مذہب یہود کا علامہ ہوں میں آپ سے چند مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں، اگر آپ نے میرے سوالات کا جواب دے دیا تو میں اسلام قبول کر لوں گا۔

حضرت عمر نے کہا: اپنے مسائل بیان کرو۔

یہودی نے کہا: آپ پسند کریں تو میں آپ سے دریافت کروں اور اگر آپ کی قوم میں کوئی آپ سے بڑا عالم ہو تو مجھے اس کی رہنمائی کر دیں پھر میں اس سے مسائل دریافت کروں گا: حضرت عمر نے فرمایا: تم اس جوان سے ملو اور ہاتھ سے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔

اس کے بعد یہودی حضرت علی علیہ السلام کے پاس آیا اور مسائل دریافت کرنے کا ارادہ کیا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ''تم کیا پوچھنا چاہتے ہو؟''

یہودی نے کہا: میں تین اور تین اور ایک مسئلہ پوچھوں گا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تم نے سیدھے طریقہ سے یہ کیوں نہیں کہا کہ میں سات مسائل پوچھوں گا؟

یہودی نے کہا: پہلے پہل میں تین مسائل پوچھوں گا، اگر آپ نے مجھے ان کا جواب نہ دیا تو باقی مسائل پوچھ کر میں اپنے آپ کو جاہل کہلانا پسند نہیں کروں گا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اب تم سوال کرو اور اگر میں نے تجھے جواب دے دیئے تو تم اسلام قبول کرلو گے؟

یہودی نے کہا: جی ہاں!

یہودی: آپ یہ بتائیں کہ روئے زمین پر پہلا پتھر کون سا رکھا گیا؟ اور پہلا چشمہ کون سا جاری ہوا؟ اور پہلا درخت کون سا پیدا ہوا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''تم یہ کہتے ہو کہ پہلا پتھر وہی ہے جو بیت المقدس میں ہے حالانکہ تمہارا یہ دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے، حقیقت یہ کہ پہلا پتھر وہی ہے جسے حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے''۔

یہودی: آپ نے درست کہا، خدا کی قسم موسیٰ علیہ السلام نے یہی تحریر کرایا اور ہارون علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا۔

حضرت علی علیہ السلام: ''زمین کے پہلے چشمہ کے متعلق تمہارا اعتقاد ہے کہ بیت المقدس کا چشمہ روئے زمین کا پہلا چشمہ ہے حالانکہ تم اس میں جھوٹے ہو، روئے زمین کا پہلا چشمہ وہی ہے جو چشمہ حیات ہے جس میں یوشعؑ بن نونؑ نے مچھلی کو دھویا تھا (تو وہ زندہ ہوگئی تھی) اور اسی چشمہ کا پانی خضر علیہ السلام نے پیا تھا اور اس چشمہ کی خاصیت یہ ہے کہ جو اس کا پانی پی لے اسے زندگی مل جاتی ہے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھایا تھا اور حضرت ہارون علیہ السلام نے اپنے ہاتھ سے ایسا ہی لکھا تھا۔

حضرت علی علیہ السلام: ''روئے زمین پر پہلے اگنے والے درخت کے متعلق تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ زیتون کا درخت زمین پر سب سے پہلے پیدا ہوا تھا، تمہارا یہ عقیدہ باطل ہے اور تمہارا یہ قول جھوٹا ہے زمین پر سب سے پہلے اگنے والا درخت ''عجوہ'' ہے جسے حضرت آدم علیہ السلام اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھایا تھا اور حضرت ہارون علیہ السلام نے بھی اپنے ہاتھ سے یہی تحریر کیا تھا۔

یہودی: یہ بتائیں کہ اس دنیا میں ہدایت دینے والے امام کتنے ہوں گے جنہیں چھوڑنے والے کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے؟

حضرت علی علیہ السلام: ''ان کی تعداد بارہ ہے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھایا تھا اور ہارون علیہ السلام نے بھی ایسا لکھا تھا۔

یہودی: جنت میں آپ کے نبیؐ کا قیام کہاں ہوگا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''ہمارے نبیؐ جنت عدن کے بلند و بالا مقام میں رہائش پزیر ہوں گے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھا یا تھا اور ہارون علیہ السلام نے بھی ایسا لکھا تھا۔

یہودی: آپ کے نبیؐ کی منزل میں اور کون قیام کرے گا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''بارہ امام ان کے ساتھ قیام کریں گے''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھا یا تھا اور ہارون علیہ السلام نے بھی ایسا لکھا تھا۔

یہودی: اب میں آپ سے اپنا ساتواں اور آخری سوال پوچھوں گا، آپ یہ بتائیں کہ آپ کے نبیؐ کا وصی ان کی وفات کے بعد کتنا عرصہ زندہ رہے گا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''تیس سال''۔

یہودی: پھر کیا ہوگا؟ کیا وہ طبعی موت مرے گا یا قتل کیا جائے گا؟

حضرت علی علیہ السلام: ''وہ قتل کیا جائے گا اور اس کی کھوپڑی پر ضرب لگائی جائے گی جس سے اس کی داڑھی خضاب ہو گی''۔

یہودی: آپ نے سچ کہا اور موسیٰ علیہ السلام نے ایسا ہی لکھا یا تھا اور ہارون علیہ السلام نے بھی ایسا ہی لکھا تھا۔

یہ حدیث اور بھی طرق سے مروی ہے جن کا تذکرہ میں نے کمال الدین وتمام النعمۃ کے باب اثبات الغیبۃ وکشف الحیرۃ میں کیا ہے۔

امامت کا حقدار کون ہے اور مستحق امامت کی کیا علامت ہے؟

20 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الهزيل [الْهُذَيْلِ] وَ سَأَلْتُهُ عَنِ الْإِمَامَةِ فِيمَنْ تَجِبُ وَ مَا عَلَامَةُ مَنْ تَجِبُ لَهُ الْإِمَامَةُ فَقَالَ إِنَّ الدَّلِيلَ عَلَى ذَلِكَ وَ الْحُجَّةَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَ الْقَائِمَ بِأُمُورِ الْمُسْلِمِينَ وَ النَّاطِقَ بِالْقُرْآنِ وَ الْعَالِمَ بِالْأَحْكَامِ أَخُو نَبِيِّ اللهِ وَ خَلِيفَتُهُ عَلَى أُمَّتِهِ وَ وَصِيُّهُ عَلَيْهِمْ وَ وَلِيُّهُ الَّذِي كَانَ مِنْهُ بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى الْمَفْرُوضُ الطَّاعَةِ بِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ الْمَوْصُوفُ بِقَوْلِهِ عَزَّ وَ جَلَّ إِنَّما وَلِيُّكُمُ اللهُ وَ رَسُولُهُ وَ الَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلاةَ وَ يُؤْتُونَ الزَّكاةَ وَ هُمْ راكِعُونَ وَ الْمَدْعُوُّ إِلَيْهِ بِالْوَلَايَةِ الْمُثْبَتُ لَهُ الْإِمَامَةُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ بِقَوْلِ الرَّسُولِ ﷺ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ أَ لَسْتُ أَوْلَى بِكُمْ مِنْكُمْ بِأَنْفُسِكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَ أَعِنْ مَنْ أَعَانَهُ عَلِيَّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَ قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَ أَفْضَلُ الْوَصِيِّينَ وَ خَيْرُ الْخَلْقِ أَجْمَعِينَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ بَعْدَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ الْحُسَيْنُ سِبْطَا رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ ابْنَا خِيَرَةِ النِّسْوَانِ أَجْمَعِينَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُوسَى ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثُمَّ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عليه السلام إِلَى يَوْمِنَا هَذَا وَاحِداً بَعْدَ وَاحِدٍ وَ هُمْ عِتْرَةُ الرَّسُولِ عليه السلام الْمَعْرُوفُونَ بِالْوَصِيَّةِ وَ الْإِمَامَةِ لَا تَخْلُو الْأَرْضُ مِنْ حُجَّةٍ مِنْهُمْ فِي كُلِّ عَصْرٍ وَ زَمَانٍ وَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَ أَوَانٍ وَ هُمُ الْعُرْوَةُ الْوُثْقَى وَ أَئِمَّةُ الْهُدَى وَ الْحُجَّةُ عَلَى أَهْلِ الدُّنْيَا إِلَى أَنْ يَرِثَ اللهُ الْأَرْضَ وَ مَنْ عَلَيْهَا وَ كُلُّ مَنْ خَالَفَهُمْ ضَالٌّ مُضِلٌّ تَارِكٌ لِلْحَقِّ وَ الْهُدَى وَ هُمُ الْمُعَبِّرُونَ عَنِ الْقُرْآنِ وَ النَّاطِقُونَ عَنِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وسلم مَنْ مَاتَ وَ لَا يَعْرِفُهُمْ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَ دِينُهُمُ الْوَرَعُ وَ الْعِفَّةُ وَ الصِّدْقُ وَ الصَّلَاحُ وَ الِاجْتِهَادُ وَ أَدَاءُ الْأَمَانَةِ إِلَى الْبَرِّ وَ الْفَاجِرِ وَ طُولُ السُّجُودِ وَ قِيَامُ اللَّيْلِ وَ اجْتِنَابُ الْمَحَارِمِ وَ انْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ وَ حُسْنُ الصُّحْبَةِ وَ حُسْنُ الْجِوَارِ ثُمَّ قَالَ تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنِي أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فِي الْإِمَامَةِ مِثْلَهُ سَوَاءً

ترجمہ

عتیم بن بہلول کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی الہزیل سے پوچھا کہ امامت کا حقدار کون ہے اور مستحق امامت کی علامت کیا ہے؟

عبداللہ بن الہزیل نے کہا: امامت کا رہنما اور مومنین پر حجت اور امور مسلمین کا ولی اور قرآن کی آیات کے تحت بولنے والا اور احکام خدا وندی کا عالم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہے جو کہ ان کا وصی ہے اور جو وارث پیغمبرؐ ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی منزلت حاصل ہے جو کہ ہارون کو موسیٰ سے حاصل تھی اور

''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسولؐ اور جو تم میں سے صاحبان امر ہوں، ان کی اطاعت کرو''۔ [1]

اطاعت مجیدہ ہی کے ذریعہ سے اللہ نے اس کی اطاعت واجب کی ہے جس کی ولایت مطلقہ کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ہے۔

''سوائے اس کے نہیں کہ تمہارا ولی اللہ اور اس کا رسولؐ ہے اور وہ صاحبان ایمان ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور

[1] النساء۔۹۵

حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں''[1]

امامت کا حقدار وہی ہے جس کے لئے حکم خدا کے تحت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر پالانوں کا منبر بنایا اور لوگوں کو جمع کر کے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ''کیا میں تمہاری جانوں پر تم سے زیادہ حق تصرف نہیں رکھتا؟

جب تمام لوگوں نے اس کا اقرار کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا: ''پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے، خدایا جو علیؑ سے دوستی کرے تو اس سے دوستی کر اور جو علیؑ سے دشمنی کرے تو اسے دشمن رکھ اور جو علیؑ کی مدد کرے تو اس کی مدد کر اور جو علیؑ کو چھوڑ دے تو بھی اسے چھوڑ دے اور جو علیؑ کی امداد کرے تو اس کی امداد کر۔

غرضیکہ علی بن ابی طالبؑ ہی امیر المومنین اور امام المتقین اور قیامت کے روز جن خوش نصیبوں کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے، علیؑ ان کا قائد ہے اور علیؑ ہی تمام اوصیاء سے افضل اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوق سے برتر ہیں۔

ان کے بعد حسنؑ بن علیؑ امام ہیں اور ان کے بعد حسینؑ بن علیؑ امام ہیں، یہ دونوں بھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نواسے اور افضل ترین بی بی کے فرزند ہیں، پھر علیؑ بن الحسینؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر جعفرؑ بن محمدؑ پھر موسیٰؑ بن جعفرؑ پھر علیؑ بن موسیٰؑ پھر محمدؑ بن علیؑ پھر علیؑ بن محمدؑ پھر حسنؑ بن علیؑ پھر محمدؑ بن حسنؑ علیہم السلام ہے یہ سب کے سب عترت رسولؐ ہیں اور وصیت امام کے لئے معروف ہیں اور یہ حجت خدا ہیں کوئی وقت اور کوئی زمانہ ان کے وجود سے خالی نہیں رہ سکتا اور یہی خدا کی مضبوط رسی ہیں اور یہی ہدایت کرنے والے امام ہیں اور اہل دنیا پر یہ حجت ہیں یہاں تک کہ اللہ زمین اور اہل زمین کا وارث بنے۔

لہذا جس نے بھی ان کی مخالفت کی وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے اور ایسا شخص حق اور ہدایت کا تارک ہے اور یہی ذات عالیہ ہی قرآن اور رسول خدا کے صحیح ترجمان ہیں جو شخص ان کی معرفت کے بغیر مرا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

ان کا دین پرہیزگاری، پاکدامنی، صداقت، بھلائی، اجتہاد، امانت کی ادائیگی، طویل سجود، قیام الیل، محرمات سے اجتناب، صبر کے ساتھ کشائش کا انتظار اور حسن رفاقت اور حسن ہمسائیگی ہے۔

عتیم بن بہلول نے کہا کہ ابو معاویہ نے اعمش سے اور اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہی اوصاف امامت نقل کیے ہیں۔

21 حَدَّثَنَا أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ الزَّيَّاتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الصَّيْرَفِيِّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَرْسَلَ مُحَمَّداً إِلَى الْجِنِّ وَ الْإِنْسِ وَ جَعَلَ مِنْ بَعْدِهِ اثْنَيْ عَشَرَ وَصِيّاً مِنْهُمْ مَنْ سَبَقَ وَ مِنْهُمْ مَنْ بَقِيَ وَ كُلُّ وَصِيٍّ جَرَتْ بِهِ سُنَّةٌ وَ الْأَوْصِيَاءُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِ

[1] المائدہ۔۵۵

مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلَى سُنَّةِ أَوْصِيَاءِ عِيسَى عليه السلام وَ كَانُوا اثْنَيْ عَشَرَ وَ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَلَى سُنَّةِ الْمَسِيحِ عليه السلام

ترجمہ

ابی حمزہ ثمالی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ”بے شبہ اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام انسانوں اور جنات کی طرف مبعوث فرمایا اور اللہ نے ان کے بعد بارہ وصی مقرر کیے، ان میں سے کچھ گزر گئے اور کچھ با قی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اوصیاء حضرت مسیح کے اوصیاء کی مانند ہیں اور سب کو یکساں صورت حال درپیش رہی ہے اور حضرت علی علیہ السلام شبیہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں“۔ [1]

22 حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْهُمُ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ ثُمَّ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ عليه السلام.

ترجمہ

زرارہ بن اعین بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے پایا۔

”ہم بارہ امام ہیں، ان میں حسن علیہ السلام اور حسین علیہ السلام ہیں اور باقی ائمہ نسل حسینؑ سے ہیں“۔

23 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الصَّفَّارِ عَنْ أَبِي طَالِبٍ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّلْتِ الْقُمِّيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ أَبُو بَصِيرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي مَنْزِلٍ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ مُحَدَّثاً فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ بِاللهِ لَقَدْ سَمِعْتَ ذَلِكَ مِنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَحَلَّفَهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَحَلَفَ أَنَّهُ سمعته [سَمِعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَصِيرٍ لَكِنِّي سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام.

ترجمہ

---

[1] احادیث میں وارد ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے متعلق تین قسم کے فرقے نمودار ہوں گے جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے نمودار ہوئے تھے، اس مضمون کی احا دیث سچ ثابت ہوگئیں جس طرح سے غالی نصاریٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا فرزند قرار دیا، اسی طرح سے غالی شیعوں نے بھی حضرت علی علیہ السلام کے لئے ربو بیت کا عقیدہ اپنایا۔ یہودیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام سے عداوت کی اور ان کی والدہ ماجدہ پر بہتان تراشی کی، اسی طرح سے نواصب وخوارج نے بھی حضرت علی علیہ السلام سے جنگ کی اور اسی (۸۰) برس تک خطبات جمعہ وعیدین میں آپؑ پر سب وشتم کیا گیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق بس وہی فرقہ صحیح ہے جس نے حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ کا عبد اور خدا کا کلمہ قرار دیا، اسی طرح سے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق بھی وہی فرقہ نجات حاصل کرے گا جو آپ کو خدا کا بندہ اور رسول خداؐ کا جانشین اور مومنین کا امیر تسلیم کرے گا۔۔ لفظ ”محدث“ ایک مخصوص اصطلاح ہے، اور ”محدث“ وہ ہوتا ہے جو نبی نہ ہو لیکن تکلم ملائکہ سے سرفراز ہو، ایسی شخصیت کو ”محدث“ کہا جاتا ہے

سماعہ بن مہران کہتے ہیں کہ میں اور ابوبصیر اور امام محمد باقر علیہ السلام کا غلام محمد بن عمران ایک گھر میں بیٹھے تھے تو محمد بن عمران نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا انہوں نے فرمایا: ''ہم بارہ ((مُحَدَّث)) ہیں۔''

ابوبصیر نے کہا ''خدا کی قسم میں نے بھی یہ الفاظ ان سے سنے ہیں''، محمد بن عمران نے انہیں ایک یا دو مرتبہ قسم دے کر پوچھا کہ اس نے یہ الفاظ کس سے سنے ہیں؟

ابوبصیر نے کہا ''میں نے یہ الفاظ امام محمد باقر علیہ السلام سے سنے ہیں''۔

24 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُلَيْنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَمَاعَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ رِبَاطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ نَحْنُ اثْنَا عَشَرَ إِمَاماً مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ كُلُّهُمْ مُحَدَّثُونَ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْهُمْ.

ترجمہ

زرارہ بن اعین سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو یہ کہتے ہوئے پایا: ''آل محمد علیہم السلام سے ہم بارہ امام مراد ہیں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب کے سب ''محدث'' ہیں اور علی بن ابی طالب علیہ السلام ان میں سے ہیں''۔

25 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ غِيَاثِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ سُئِلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام عَنْ مَعْنَى قَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنِّي مُخَلِّفٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي مَنِ الْعِتْرَةُ فَقَالَ أَنَا وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ الْأَئِمَّةُ التِّسْعَةُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ تَاسِعُهُمْ مَهْدِيُّهُمْ وَ قَائِمُهُمْ لَا يُفَارِقُونَ كِتَابَ اللهِ وَ لَا يُفَارِقُهُمْ حَتَّى يَرِدُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ حَوْضَهُ.

ترجمہ

غیاث (عتاب خ ل) بن ابراہیم نے امام جعفر صادق علیہ السلام اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرین کی سند سے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث ''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ کی کتاب اور اپنی عترت'' میں لفظ ''عترت'' سے کون مراد ہیں؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''عترت سے مراد میں اور حسنؑ و حسینؑ اور نسل حسینؑ کے نو امام ہیں جن کا نواں مہدی و

قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہوگا، وہ کتاب اللہ سے جدا نہ ہوں گے اور قرآن ان سے جدا نہ ہوگا یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حوض پر وارد ہوں۔''

26 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ صَاحِبَ أَبِي الْعَبَّاسِ تَغْلِبَ يُسْأَلُ عَنْ مَعْنَى قَوْلِهِ ﷺ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ لِمَ سُمِّيَا بِالثَّقَلَيْنِ قَالَ لِأَنَّ التَّمَسُّكَ بِهِمَا ثَقِيلٌ

ترجمہ

علی بن فضل بغدادی کہتے ہیں کہ ابوعمر تغلب سے جو کہ ابی العباس کے ساتھی تھے، پوچھا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی حدیث

میں کتاب خدا اور عترت کو ثقلین کیوں کہا؟

ابوعمر تغلب نے جواب دیا چونکہ ان دونوں سے تمسک انتہائی ثقیل ہے، اس لئے ان دونوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لفظ ''ثقلین'' سے تعبیر کیا ہے۔

27 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُنْدَارَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أَوْحَى إِلَيَّ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي اطَّلَعْتُ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعاً فَاخْتَرْتُكَ مِنْهَا فَجَعَلْتُكَ نَبِيّاً وَ شَقَقْتُ لَكَ مِنِ اسْمِي اسْماً فَأَنَا الْمَحْمُودُ وَ أَنْتَ مُحَمَّدٌ ثُمَّ اطَّلَعْتُ الثَّانِيَةَ فَاخْتَرْتُ مِنْهَا عَلِيّاً وَ جَعَلْتُهُ وَصِيَّكَ وَ خَلِيفَتَكَ وَ زَوْجَ ابْنَتِكَ وَ أَبَا ذُرِّيَّتِكَ وَ شَقَقْتُ لَهُ اسْماً مِنْ أَسْمَائِي فَأَنَا الْعَلِيُّ الْأَعْلَى وَ هُوَ عَلِيٌّ وَ جَعَلْتُ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنَ وَ الْحُسَيْنَ مِنْ نُورِكُمَا ثُمَّ عَرَضْتُ وَلَايَتَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَمَنْ قَبِلَهَا كَانَ عِنْدِي مِنَ الْمُقَرَّبِينَ يَا مُحَمَّدُ لَوْ أَنَّ عَبْداً عَبَدَنِي حَتَّى يَنْقَطِعَ وَ يَصِيرَ كَالشَّنِّ الْبَالِي ثُمَّ أَتَانِي جَاحِداً لِوَلَايَتِهِمْ مَا أَسْكَنْتُهُ جَنَّتِي وَ لَا أَظْلَلْتُهُ تَحْتَ عَرْشِي يَا مُحَمَّدُ أَ تُحِبُّ أَنْ تَرَاهُمْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَبِّي فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا أَنَا بِأَنْوَارِ عَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ وَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَائِمِ فِي وَسَطِهِمْ كَأَنَّهُ كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ قُلْتُ يَا رَبِّ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْأَئِمَّةُ وَ هَذَا الْقَائِمُ الَّذِي يُحِلُّ حَلَالِي وَ يُحَرِّمُ حَرَامِي وَ بِهِ أَنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِي وَ هُوَ رَاحَةٌ لِأَوْلِيَائِي وَ هُوَ الَّذِي يَشْفِي قُلُوبَ شِيعَتِكَ مِنَ الظَّالِمِينَ وَ الْجَاحِدِينَ وَ

الْكَافِرِينَ فَيُخْرِجُ اللَّاتَ وَ الْعُزَّى طَرِيَّيْنِ فَيُحْرِقُهُمَا فَلَفِتْنَةُ النَّاسِ بِهِمَا يَوْمَئِذٍ أَشَدُّ مِنْ فِتْنَةِ الْعِجْلِ وَ السَّامِرِيِّ

ترجمہ

مفضل بن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمانوں کا سفر کرایا گیا تو پروردگار عالم نے مجھے وحی فرمائی اور ارشاد فرمایا: ''اے محمدؐ! میں نے پہلی مرتبہ زمین پر نگاہ کی تو میں نے اہل زمین میں سے تجھے چنا اور تجھے نبی بنایا اور میں نے اپنے ایک نام سے تیرا نام مشتق کیا ''میں محمود ہوں اور تو محمدؐ ہے'' پھر میں نے دوبارہ زمین پر نگاہ انتخاب ڈالی تو میں نے علیؑ کو منتخب کیا اور میں نے اسے تیرا وصی اور تیرا جانشین اور تیری بیٹی کا شوہر اور تیری ذریت کا باپ بنایا اور اپنے نام سے میں نے اس کا نام مشتق کیا، ''میں علی الاعلیٰ ہوں اور وہ علیؑ ہے'' اور میں نے فاطمہؑ اور حسنؑ و حسینؑ کو تم دونوں کے نور سے بنایا پھر میں نے ان کی ولایت کو ملائکہ کے سامنے پیش کیا جس نے اسے قبول کیا وہ میرے ہاں مقربین میں قرار پایا۔

اے محمدؐ! اگر کوئی بندہ میری اتنی عبادت کرے کہ اس کی گردن ٹوٹ جائے اور بوسیدہ مشک کی طرح ہو جائے پھر میرے پاس ان کی ولایت کا منکر بن کر آئے تو میں نہ تو اسے اپنی جنت میں رہائش دوں گا اور نہ ہی اپنے عرش کے سایہ کے نیچے اسے جگہ دوں گا۔

اے محمدؐ! کیا تو نہیں دیکھنا چاہتا ہے؟

میں نے کہا: جی ہاں! پروردگار۔

تو اللہ نے فرمایا: تو اپنا سر بلند کر، جب میں نے اپنا سر بلند کیا تو مجھے علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ، علیؑ بن الحسینؑ، محمدؑ بن علیؑ، جعفرؑ بن محمدؑ، موسیٰؑ بن جعفرؑ، علیؑ بن موسیٰؑ، محمدؑ بن علیؑ، علیؑ بن محمدؑ، حسنؑ بن علیؑ علیہم السلام کے نور دکھائی دیئے اور حجت بن الحسن (عجل اللہ فرجہ الشریف) کا نوران انوار کے درمیان میں روشن ستارہ کی طرح سے چمک رہا تھا۔

میں نے عرض کی: پروردگار! یہ کون ہیں؟

اللہ تعالی نے فرمایا: یہ ائمہ ہیں اور یہ وہ قائم ہے جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام قرار دے گا اور انہیں کے ذریعہ سے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا اور وہ میرے دوستوں کے لئے راحت ہوگا اور یہی ظالمین، منکرین و کافرین کو قتل کر کے تیرے شیعوں کے دلوں کو شفا بخشے گا اور یہی لات ومنات کو تر و تازہ حالت میں نکال کر جلا دے گا۔ اور اس دن کی آزمائش سامری اور بچھڑے کی آزمائش سے بھی سخت ہوگی''۔

28 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِمْرَانَ الدَّقَّاقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَمِّهِ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ النَّوْفَلِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ عَنِ الصَّادِقِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْأَئِمَّةُ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ هُمْ خُلَفَائِي وَ أَوْصِيَائِي وَ أَوْلِيَائِي وَ حُجَجُ اللهِ عَلَى أُمَّتِي بَعْدِي الْمُقِرُّ بِهِمْ مُؤْمِنٌ وَ الْمُنْكِرُ لَهُمْ كَافِرٌ

ترجمہ

یحییٰ بن ابی القاسم (ابن القاسم خ،ل) نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میرے بعد بارہ امام ہوں گے پہلا علی بن ابی طالب علیہ السلام اور آخری قائم ہوگا یہ میرے خلفاء واوصیاء واولیاء اور خدا کی طرف سے میری امامت پر میرے بعد حجت ہوں گے ان کا اقرار کرنے والا مومن اور ان کا انکار کرنے والا کافر ہوگا“۔

ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کی دعائیں

29 حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الدَّوَالِينِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَدِينَةِ السَّلَامِ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَ خَمْسِينَ وَ ثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَ عِنْدَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَرْحَباً بِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ يَا زَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ قَالَ لَهُ أُبَيٌّ وَ كَيْفَ يَكُونُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم زَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرَضِينَ أَحَدٌ غَيْرُكَ قَالَ يَا أُبَيُّ وَ الَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ نَبِيّاً إِنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ فِي السَّمَاءِ أَكْبَرُ مِنْهُ فِي الْأَرْضِ وَ إِنَّهُ لَمَكْتُوبٌ عَنْ يَمِينِ عَرْشِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ مِصْبَاحُ هُدًى وَ سَفِينَةُ نَجَاةٍ وَ إِمَامٌ غَيْرُ وَهْنٍ وَ عِزٌّ وَ فَخْرٌ وَ عِلْمٌ وَ ذُخْرٌ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَكَّبَ فِي صُلْبِهِ نُطْفَةً طَيِّبَةً مُبَارَكَةً زَكِيَّةً وَ لَقَدْ لُقِّنَ دَعَوَاتٍ مَا يَدْعُو بِهِنَّ مَخْلُوقٌ إِلَّا حَشَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَهُ وَ كَانَ شَفِيعَهُ فِي آخِرَتِهِ وَ فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كَرْبَهُ وَ قَضَى بِهَا دَيْنَهُ وَ يَسَّرَ أَمْرَهُ وَ أَوْضَحَ سَبِيلَهُ وَ قَوَّاهُ عَلَى عَدُوِّهِ وَ لَمْ يَهْتِكْ سِتْرَهُ فَقَالَ لَهُ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ مَا هَذِهِ الدَّعَوَاتُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ تَقُولُ إِذَا فَرَغْتَ مِنْ صَلَاتِكَ وَ أَنْتَ قَاعِدٌ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِكَلِمَاتِكَ وَ مَعَاقِدِ عَرْشِكَ وَ سُكَّانِ سَمَاوَاتِكَ وَ أَنْبِيَائِكَ وَ رُسُلِكَ أَنْ تَسْتَجِيبَ لِي فَقَدْ رَهِقَنِي مِنْ أَمْرِي عُسْراً فَأَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ وَ أَنْ تَجْعَلَ لِي مِنْ أَمْرِي يُسْراً فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ يُسَهِّلُ أَمْرَكَ وَ يَشْرَحُ

صَدْرَكَ وَ يُلَقِّنُكَ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ عِنْدَ خُرُوجِ نَفْسِكَ قَالَ لَهُ أُبَيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَمَا هَذِهِ النُّطْفَةُ الَّتِي فِي صُلْبِ حَبِيبِي الْحُسَيْنِ قَالَ مَثَلُ هَذِهِ النُّطْفَةِ كَمَثَلِ الْقَمَرِ وَ هِيَ نُطْفَةُ تَبْيِينٍ وَ بَيَانٍ يَكُونُ مَنِ اتَّبَعَهُ رَشِيداً وَ مَنْ ضَلَّ عَنْهُ هَوِيّاً قَالَ فَمَا اسْمُهُ وَ مَا دُعَاؤُهُ قَالَ اسْمُهُ عَلِيٌّ وَ دُعَاؤُهُ يَا دَائِمُ يَا دَيْمُومُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَ يَا بَاعِثَ الرُّسُلِ وَ يَا صَادِقَ الْوَعْدِ مَنْ دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ حَشَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَ كَانَ قَائِدَهُ إِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ فَهَلْ لَهُ مِنْ خَلَفٍ وَ وَصِيٍّ قَالَ نَعَمْ لَهُ مَوَارِيثُ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ قَالَ مَا مَعْنَى مَوَارِيثِ السَّمَاوَاتِ وَ الْأَرْضِ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْقَضَاءُ بِالْحَقِّ وَ الْحُكْمُ بِالدِّيَانَةِ وَ تَأْوِيلُ الْأَحْكَامِ وَ بَيَانُ مَا يَكُونُ قَالَ فَمَا اسْمُهُ قَالَ اسْمُهُ مُحَمَّدٌ وَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَسْتَأْنِسُ بِهِ فِي السَّمَاوَاتِ وَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ رِضْوَانٌ وَ وُدٌّ فَاغْفِرْ لِي وَ لِمَنْ تَبِعَنِي مِنْ إِخْوَانِي وَ شِيعَتِي وَ طَيِّبْ مَا فِي صُلْبِي فَرَكَّبَ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فِي صُلْبِهِ نُطْفَةً طَيِّبَةً مُبَارَكَةً زَكِيَّةً وَ أَخْبَرَنِي جَبْرَئِيلُ عليه السلام أَنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ طَيَّبَ هَذِهِ النُّطْفَةَ وَ سَمَّاهَا عِنْدَهُ جَعْفَراً وَ جَعَلَهُ هَادِياً مَهْدِيّاً رَاضِياً مَرْضِيّاً يَدْعُو رَبَّهُ فَيَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا دَانٍ غَيْرَ مُتَوَانٍ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اجْعَلْ لِشِيعَتِي مِنَ النَّارِ وِقَاءً وَ لَهُمْ عِنْدَكَ رِضًى وَ اغْفِرْ ذُنُوبَهُمْ وَ يَسِّرْ أُمُورَهُمْ وَ اقْضِ دُيُونَهُمْ وَ اسْتُرْ عَوْرَاتِهِمْ وَ هَبْ لَهُمُ الْكَبَائِرَ الَّتِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُمْ يَا مَنْ لَا يَخَافُ الضَّيْمَ وَ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَ لَا نَوْمٌ اجْعَلْ لِي مِنْ كُلِّ غَمٍّ فَرَجاً مَنْ دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ حَشَرَهُ اللهُ تَعَالَى أَبْيَضَ الْوَجْهِ مَعَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَى الْجَنَّةِ يَا أُبَيُّ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَكَّبَ عَلَى هَذِهِ النُّطْفَةِ نُطْفَةً زَكِيَّةً مُبَارَكَةً طَيِّبَةً أَنْزَلَ عَلَيْهَا الرَّحْمَةَ وَ سَمَّاهَا عِنْدَهُ مُوسَى قَالَ لَهُ أُبَيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ كَأَنَّهُمْ يَتَوَاصَفُونَ وَ يَتَنَاسَلُونَ وَ يَتَوَارَثُونَ وَ يَصِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً قَالَ وَصَفَهُمْ لِي جَبْرَئِيلُ عَنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ جَلَّ جَلَالُهُ قَالَ فَهَلْ لِمُوسَى مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا سِوَى دُعَاءِ آبَائِهِ قَالَ نَعَمْ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا خَالِقَ الْخَلْقِ وَ يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ وَ فَالِقَ الْحَبِّ وَ النَّوَى وَ بَارِئَ النَّسَمِ وَ مُحْيِيَ الْمَوْتَى وَ مُمِيتَ الْأَحْيَاءِ وَ دَائِمَ الثَّبَاتِ وَ مُخْرِجَ النَّبَاتِ افْعَلْ بِي مَا أَنْتَ أَهْلُهُ مَنْ دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ قَضَى اللهُ تَعَالَى حَوَائِجَهُ وَ حَشَرَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَكَّبَ فِي صُلْبِهِ نُطْفَةً مُبَارَكَةً زَكِيَّةً رَضِيَّةً مَرْضِيَّةً وَ سَمَّاهَا عِنْدَهُ عَلِيّاً يَكُونُ لِلَّهِ تَعَالَى فِي خَلْقِهِ رَضِيّاً فِي عِلْمِهِ وَ حُكْمِهِ وَ يَجْعَلُهُ حُجَّةً لِشِيعَتِهِ يَحْتَجُّونَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ لَهُ دُعَاءٌ يَدْعُو بِهِ اللهُمَّ أَعْطِنِي الْهُدَى وَ ثَبِّتْنِي عَلَيْهِ وَ احْشُرْنِي عَلَيْهِ آمِناً أَمْنَ مَنْ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِ وَ لَا حُزْنٌ وَ لَا جَزَعٌ إِنَّكَ أَهْلُ التَّقْوَى وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ رَكَّبَ فِي صُلْبِهِ

نُطفَةً مُبارَكَةً طَيِّبَةً زَكِيَّةً رَضِيَّةً مَرضِيَّةً وَ سَمَّاهَا مُحَمَّدَ بنَ عَلِيٍّ فَهُوَ شَفِيعُ شِيعَتِهِ وَ وَارِثُ عِلمِ جَدِّهِ لَهُ عَلَامَةٌ بَيِّنَةٌ وَ حُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ إِذَا وُلِدَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا مَنْ لَا شَبِيهَ لَهُ وَ لَا مِثَالَ أَنتَ اللهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنتَ وَ لَا خَالِقَ إِلَّا أَنتَ تُفنِي المَخلُوقِينَ وَ تَبقَى أَنتَ حَلُمتَ عَمَّن عَصَاكَ وَ فِي المَغفِرَةِ رِضَاكَ- مَن دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ كَانَ مُحَمَّدُ بنُ عَلِيٍّ شَفِيعَهُ يَومَ القِيَامَةِ وَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى رَكَّبَ فِي صُلبِهِ نُطفَةً لَا بَاغِيَةً وَ لَا طَاغِيَةً بَارَّةً مُبارَكَةً طَيِّبَةً طَاهِرَةً سَمَّاهَا عِندَهُ عَلِيَّ بنَ مُحَمَّدٍ فَأَلبَسَهَا السَّكِينَةَ وَ الوَقَارَ وَ أَودَعَهَا العُلُومَ وَ كُلَّ سِرٍّ مَكتُومٍ مَن لَقِيَهُ وَ فِي صَدرِهِ شَيءٌ أَنبَأَهُ بِهِ وَ حَذَّرَهُ مِن عَدُوِّهِ وَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا نُورُ يَا بُرهَانُ يَا مُنِيرُ يَا مُبِينُ يَا رَبِّ اكفِنِي شَرَّ الشُّرُورِ وَ آفَاتِ الدُّهُورِ وَ أَسأَلُكَ النَّجَاةَ يَومَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ * مَن دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ كَانَ عَلِيُّ بنُ مُحَمَّدٍ شَفِيعَهُ وَ قَائِدَهُ إِلَى الجَنَّةِ وَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَكَّبَ فِي صُلبِهِ نُطفَةً وَ سَمَّاهَا عِندَهُ الحَسَنَ فَجَعَلَهُ نُوراً فِي بِلَادِهِ وَ خَلِيفَةً فِي أَرضِهِ وَ عِزّاً لِأُمَّةِ جَدِّهِ وَ هَادِياً لِشِيعَتِهِ وَ شَفِيعاً لَهُم عِندَ رَبِّهِ وَ نَقِمَةً عَلَى مَن خَالَفَهُ وَ حُجَّةً لِمَن وَالَاهُ وَ بُرهَاناً لِمَنِ اتَّخَذَهُ إِمَاماً يَقُولُ فِي دُعَائِهِ يَا عَزِيزَ العِزِّ فِي عِزِّهِ مَا أَعَزَّ عَزِيزَ العِزِّ فِي عِزِّهِ يَا عَزِيزُ أَعِزَّنِي بِعِزِّكَ وَ أَيِّدنِي بِنَصرِكَ وَ أَبعِد عَنِّي هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَ ادفَع عَنِّي بِدَفعِكَ وَ امنَع عَنِّي بِمَنعِكَ وَ اجعَلنِي مِن خِيَارِ خَلقِكَ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا فَردُ يَا صَمَدُ مَن دَعَا بِهَذَا الدُّعَاءِ حَشَرَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ مَعَهُ وَ نَجَّاهُ مِنَ النَّارِ وَ لَو وَجَبَت عَلَيهِ وَ إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رَكَّبَ فِي صُلبِ الحَسَنِ نُطفَةً مُبَارَكَةً زَكِيَّةً طَيِّبَةً طَاهِرَةً مُطَهَّرَةً يَرضَى بِهَا كُلُّ مُؤمِنٍ مِمَّن قَد أَخَذَ اللهُ تَعَالَى مِيثَاقَهُ فِي الوَلَايَةِ وَ يَكفُرُ بِهَا كُلُّ جَاحِدٍ فَهُوَ إِمَامٌ تَقِيٌّ نَقِيٌّ سَارٌّ مَرضِيٌّ هادى [هَادٍ مَهدِيٌّ يَحكُمُ بِالعَدلِ وَ يَأمُرُ بِهِ يُصَدِّقُ اللهَ تَعَالَى وَ يُصَدِّقُهُ اللهُ تَعَالَى فِي قَولِهِ يَخرُجُ مِن تِهَامَةَ حِينَ تَظهَرُ الدَّلَائِلُ وَ العَلَامَاتُ وَ لَهُ كُنُوزٌ لَا ذَهَبٌ وَ لَا فِضَّةٌ إِلَّا خُيُولٌ مُطَهَّمَةٌ وَ رِجَالٌ مُسَوَّمَةٌ يَجمَعُ اللهُ تَعَالَى لَهُ مِن أَقَاصِي البِلَادِ عَلَى عِدَّةِ أَهلِ بَدرٍ ثَلَاثِمِائَةٍ وَ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا مَعَهُ صَحِيفَةٌ مَختُومَةٌ فِيهَا عَدَدُ أَصحَابِهِ بِأَسمَائِهِم وَ أَنسَابِهِم وَ بُلدَانِهِم وَ طَبَائِعِهِم وَ حُلَاهُم وَ كُنَاهُم كَدَّادُونَ مُجِدُّونَ فِي طَاعَتِهِ فَقَالَ لَهُ أُبَيٌّ وَ مَا دَلَائِلُهُ وَ عَلَامَاتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ لَهُ عَلَمٌ إِذَا حَانَ وَقتُ خُرُوجِهِ انتَشَرَ ذَلِكَ العَلَمُ مِن نَفسِهِ وَ أَنطَقَهُ اللهُ تَعَالَى فَنَادَاهُ العَلَمُ اخرُج يَا وَلِيَّ اللهِ فَاقتُل أَعدَاءَ اللهِ وَ هُمَا رَايَتَانِ وَ عَلَامَتَانِ وَ لَهُ سَيفٌ مُغمَدٌ فَإِذَا حَانَ وَقتُ خُرُوجِهِ اختَلَعَ ذَلِكَ السَّيفُ مِن غِمدِهِ وَ أَنطَقَهُ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ فَنَادَاهُ السَّيفُ اخرُج يَا وَلِيَّ اللهِ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَن تَقعُدَ عَن أَعدَاءِ اللهِ فَيَخرُجُ وَ يَقتُلُ أَعدَاءَ اللهِ حَيثُ

ثِقِفَهُمْ وَ يُقِيمُ حُدُودَ اللهِ وَ يَحْكُمُ بِحُكْمِ اللهِ يَخْرُجُ جَبْرَئِيلُ عليه السلام عَنْ يَمِينِهِ وَ مِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ وَ سَوْفَ تَذْكُرُونَ مَا أَقُولُ لَكُمْ وَ لَوْ بَعْدَ حِينٍ وَ أُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللهِ تَعَالَى عَزَّ وَ جَلَّ يَا أُبَيُّ طُوبَى لِمَنْ لَقِيَهُ وَ طُوبَى لِمَنْ أَحَبَّهُ وَ طُوبَى لِمَنْ قَالَ بِهِ يُنْجِيهِمُ اللهُ بِهِ مِنَ الْهَلَكَةِ وَ بِالْإِقْرَارِ بِاللهِ وَ بِرَسُولِهِ وَ بِجَمِيعِ الْأَئِمَّةِ يَفْتَحُ اللهُ لَهُمُ الْجَنَّةَ مَثَلُهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ الْمِسْكِ الَّذِي يَسْطَعُ رِيحُهُ وَ لَا يَتَغَيَّرُ أَبَداً وَ مَثَلُهُمْ فِي السَّمَاءِ كَمَثَلِ الْقَمَرِ الْمُنِيرِ الَّذِي لَا يُطْفَى نُورُهُ أَبَداً قَالَ أُبَيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ بَيَانُ حَالِ هَؤُلَاءِ الْأَئِمَّةِ عَنِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْزَلَ عَلَيَّ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ صَحِيفَةً اسْمُ كُلِّ إِمَامٍ عَلَى خَاتَمِهِ وَ صِفَتُهُ فِي صَحِيفَتِهِ.

ترجمہ

محمد بن علی بن موسیٰ نے امام علی رضا علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام کی سند سے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی، انہوں نے فرمایا: میں ایک دن رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ابی بن کعبؓ بیٹھ ہوئے تھے، مجھے دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ابوعبداللہ! تمہیں خوش آمدید، اے آسمانوں اور زمینوں کی زینت''

یہ سن کر ابی بن کعبؓ نے کہا: یا رسول اللہؐ! کیا آپؐ کے علاوہ بھی کوئی آسمانوں اور زمینوں کی زینت ہوسکتا ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔ اے ابی! اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبیؐ بنا کر بھیجا، حسین بن علی علیہ السلام زمین کی بہ نسبت آسمان میں زیادہ معروف ہے اور عرش خداوندی کی دائیں جانب اس کے متعلق تحریر ہے۔

''حسینؑ چراغ ہدایت، کشتی نجات، خیر و برکت، عزت، فخر، ذخیرۂ آخرت رکھنے والا امام ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے صلب میں پاک و پاکیزہ نطفہ رکھا ہے اور حسینؑ کو ایسی دعا سکھائی گئی ہے کہ مخلوق خدا میں سے جو بھی اس کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے حسین علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا اور حسینؑ آخرت میں اس کے شفیع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس دعا کے صدقہ میں اس کے دکھ درد دور کرے گا اور اس کا قرض ادا کرے گا اور اس کے معاملہ کو آسان کر دے گا اور اس کی راہ کو کھول دے گا اور دشمن پر اسے قدرت دے گا اور اس کی پردہ دری نہیں کرے گا

ابی بن کعبؓ نے کہا: یا رسول اللہؐ! وہ دعا کون سی ہے؟

آنحضرتؐ نے فرمایا: جب تم نماز سے فارغ ہو تو بیٹھ کر یہ دعا پڑھو۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی دعا

''خدایا! تجھے تیرے کلمات اور تجھے تیرے عرش کے معاقد اور تجھے تیرے آسمان کے رہنے والوں اور تجھے تیرے

انبیاء کا واسطہ دے کر تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعا کو مستجاب فرما اس امر میں مجھ پر سختی چھا گئی ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ محمدؐ و آل محمدؑ پر درود بھیج اور میرے معاملہ میں آسانی پیدا فرما''۔

اس دعا کے ذریعہ سے اللہ تیرے معاملات میں آسانی پیدا کرے گا اور تیرے سینہ کو کشادگی عطا کرے گا اور بوقت موت تجھے لا الہ الا اللہ کی تلقین کرے گا۔

☆ پھر ابی بن کعبؓ نے کہا: یا رسول اللہؐ! میرے حبیب حسین علیہ السلام کی صلب میں نطفہ کس کا ہے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہ نطفہ چاندی کی مانند ہے، یہ نطفہ بیان وتبیان کا ہے (بیٹے اور بیٹیوں کا ہے خ، ل) اس کی پیروی کرنے والا ہدایت یافتہ ہوگا اور اس سے منحرف ہونے والا دوزخ میں گرنے والا ہوگا''۔

ابیؓ نے کہا تو ان کا نام کیا ہوگا اور ان کی دعا کیا ہوگی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اس کا نام علیؑ (ابن الحسینؑ) ہوگا اور اس کی دعا یہ ہوگی''

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی دعا

''اے ہمیشہ رہنے والے، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے اور نظام ہستی کو قائم رکھنے والے، اے غم دور کرنے والے اور اے پریشانی ہٹانے والے اور اے پیغمبروں کو بھیجنے والے اور اے وعدہ کے سچے''۔

''جو شخص یہ دعا مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے علی بن الحسینؑ کے ساتھ محشور کرے گا اور وہ جنت کے لئے اس کے رہنما ہوں گے''۔

ابیؓ نے کہا: کیا علی بن الحسینؑ کا کوئی وصی و وارث بھی ہوگا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں! وہ زمین وآسمان کی ملکیت کا وارث ہوگا''۔

ابیؓ نے کہا: یا رسول اللہؐ! زمین وآسمان کی ملکیت سے کیا چیز مراد ہے؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''حق کے ساتھ فیصلہ، دیانت داری پر مبنی فرمان اور احکام کی تاویل اور جو کچھ آئندہ ظہور پذیر ہونا ہے، اس کا بیان''۔

ابیؓ نے کہا: ان کا نام کیا ہوگا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کا نام محمد بن علیؑ ہوگا اور آسمان کے فرشتے اس سے مانوس ہوں گے اور وہ اپنی دعا میں یہ جملے کہیں گے۔

حضرت محمد باقر علیہ السلام کی دعا

''خدایا! اگر تو مجھ سے راضی ہے اور مجھ سے محبت رکھتا ہے تو میری اور میری پیروی کرنے والے بھائیوں اور شیعوں کی مغفرت فرما اور جو کچھ میرے صلب میں ہے اسے پاک و پاکیزہ بنا''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی پشت میں پاک و پاکیزہ اور بابرکت نطفہ رکھے گا اور اس کے متعلق مجھے جبریلؑ نے خبر دی ہے کہ اللہ نے اس نطفہ کو طیب بنایا اور اپنے ہاں اس کا نام جعفر بن محمد علیہ السلام رکھا اور اسے ہادی مہدی اور راضی و مرضی بنایا۔

(جعفر بن محمدؑ) اپنی دعا میں یہ کہیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا

''اے وہ ذات جو قریب ہے اور کمزور نہیں اور اے تمام مہربانوں میں سے سب سے بڑے مہربان! میرے شیعوں کو دوزخ کی آگ سے محفوظ رکھ اور اپنی طرف سے انہیں مقام رضا عطا فرما اور ان کے گناہ معاف فرما اور ان کے امور کو آسان فرما اور ان کے قرض ادا فرما اور ان کی پردہ پوشی فرما اور ان کے وہ گناہان کبیرہ معاف فرما جو ان کے اور تیرے درمیان ہیں۔ اے وہ ذات جسے کسی کے ظلم کا اندیشہ نہیں اور جس پر اونگھ اور نیند طاری نہیں ہوتی ہر غم سے مجھے کشائش عطا فرما۔''

جو شخص جعفر بن محمد علیہ السلام کی دعا پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نورانی چہرے کے ساتھ جعفر بن محمد علیہ السلام کے ساتھ جنت میں محشور فرمائے گا۔

☆ اے ابی! اللہ تعالیٰ جعفر بن محمد علیہ السلام کے صلب میں پاک و پاکیزہ اور نہایت ہی بابرکت نطفہ ودیعت کرے گا اور اس پر رحمت نازل کرے گا اور اللہ نے اس کا نام موسیٰ رکھا ہے۔

ابی بن کعبؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! تو گویا یہ سلسلہ نسل در نسل چلتا رہے گا اور اس سلسلہ کے افراد ایک دوسرے کی صفات کے وارث بنتے رہیں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رب العالمین کی جانب سے جبریلؑ نے ان کے اوصاف میرے سامنے بیان کیے ہیں۔

ابیؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! کیا موسیٰ بن جعفر کی بھی کوئی مخصوص دعا ہوگی؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنی دعا میں یہ کہے گا۔

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی دعا

''اے مخلوق کو پیدا کرنے والے، اور اے رزق میں وسعت دینے والے، اور اے دانہ و گٹھلی کو شگافتہ کرنے

والے، اوراے جانوں کے پیدا کرنے والے اوراے مردوں کو زندگی اور زندوں کو موت دینے والے اور ہمیشہ قائم رہنے والے اوراے نباتات کو برآمد کرنے والے! مجھ سے وہی سلوک فرما جس کا تو اہل ہے''۔

جو بھی شخص اس دعا کو پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی حاجات برلائے گا اور قیامت کے دن اسے موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کے ساتھ محشور فرمائے گا۔

☆ اور اللہ تعالیٰ اس کے صلب میں ایک بابرکت اور راضی ومرضی نطفہ ودیعت فرمائے گا اور اللہ نے اپنے ہاں اس کا نام علیؑ (ابن موسیٰؑ) رکھا ہے اور وہ مخلوق خدا میں علم وحکم میں پسندیدہ ہوگا اور اللہ اس کو اس کے شیعوں کے لئے حجت قرار دے گا اور قیامت کے دن شیعہ اس کے ذریعہ سے حجت پیش کریں گے اور اس کی ایک دعا ہوگی جس کے ذریعہ سے وہ اپنے خدا سے سوال کریں گے۔

حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کی دعا

''خدایا اپنی طرف سے مجھے ہدایت عطا فرما مجھے اور مجھے اس پر ثابت قدم رکھ اور مجھے اس کے ساتھ حالت امن میں محشور فرما، ایسا امن عطا فرما کہ نہ تو کوئی خوف ہو نہ حزن ہو اور نہ ہی گھبراہٹ ہو، بے شک تو ہی تقویٰ اور مغفرت کا اہل ہے''

☆ اللہ تعالیٰ اس کی پشت میں ایک طیب وطاہر اور بابرکت نطفہ ودیعت فرمائے گا جس کا نام خدا نے محمد بن علیؑ رکھا ہے وہ اپنے شیعوں کی شفاعت کرنے والے اور اپنے جد نامدار کے علم کے وارث ہوں گے، اس کے پاس واضح علامت اور ظاہری حجت ہوگی، وہ جب پیدا ہوں گے تو پیدا ہوتے ہی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے گا۔ وہ اپنی دعا میں یہ کہیں گے۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی دعا

''اے وہ ذات جس کی نہ تو شبیہ ہے اور نہ ہی مثال تو وہ اللہ ہے کہ تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور تیرے علاوہ کوئی خالق نہیں ہے تو مخلوقات کو فنا کر کے خود باقی رہے گا اور تو اپنی نافرمانی کرنے والوں کی بربادی کرتا ہے اور مغفرت میں تیری رضا ہے''۔

جو شخص یہ دعا پڑھے گا محمد بن علیؑ اس کے شفیع ہوں گے۔

☆ اللہ تعالیٰ اس کے صلب میں طیب وطاہر بابرکت نطفہ ودیعت فرمائے گا جو نہ تو باغی ہوگا اور نہ سرکش ہوگا اللہ نے اپنے ہاں اس کا نام علی بن محمدؑ رکھا ہے اور اللہ نے اسے تسکین ووقار عطا کیا ہے اور علوم اور چھپے ہوئے رازوں کو ان کے پاس بطور امانت رکھا ہے وہ اپنے ہر ملنے والے کو اس کی اندرونی کیفیت سے مطلع کریں گے اور اسے اس کے دشمن سے خبردار کریں گے اور وہ اپنی دعا میں یہ کہیں گے۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی دعا

''اے نور، اے برہان، اے روشنی کرنے والے اور اے ظاہر کرنے والے! اے پروردگار مجھے تمام شر پسندوں کے شر اور زمانے کی آفات سے محفوظ فرما اور جس دن صور پھونکا جائے گا، میں تجھ سے اس دن کی نجات کا سوال کرتا ہوں''۔

جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو علی بن محمد اس کے شفیع ہوں گے اور جنت کے لئے اس کے رہنما ہوں گے۔

☆ اللہ تعالیٰ اس کے صلب میں ایک نطفہ ودیعت فرمائے گا جس کا نام اس نے حسنؑ (بن علیؑ) رکھا ہے اور اللہ نے اسے شہروں کا نور اور زمین پہ اپنا جانشین بنایا ہے اور وہ اپنے نانا کی امت کی عزت اور اپنے شیعوں کے رہنما اور شفیع ہوں گے اور اپنے مخالفین کے لئے بمنزلہ عذاب ہوگا اور اپنے ماننے والوں کے لئے حجت اور جو اسے امام تسلیم کریں گے، ان کے لئے برہان ہوں گے، وہ اپنی دعا میں یہ کہیں گے۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی دعا

''اے وہ ذات جو اپنی عزت میں عزیز ہے اور عزت میں عزیز کتنا ہی بڑا صاحب عزت ہے، اے عزیز! اپنی عزت کے صدقہ میں مجھے عزت عطا کر اور اپنی نصرت سے میری تائید کر اور شیاطین کے وساوس مجھ سے دور رکھ اور اپنی قوت سے انہیں مجھ سے دفع کر اور اپنی حفاظت سے میری حفاظت فرما اور مجھے اپنی بہتر مخلوق میں سے بنا اے واحد، اے احد، اے فرد، اے صمد۔''

☆ جو شخص یہ دعا پڑھے گا تو اللہ اس کو حسن بن علی کے ساتھ محشور کرے گا اور اگر وہ دوزخ کا حق دار بن چکا ہوگا تو بھی اللہ اسے داخل جنت فرمائے گا۔

پھر اللہ تعالیٰ اس کی پشت میں ایک طیب و طاہر بابرکت نطفہ ودیعت فرمائے گا جس سے میثاق ولایت کا اقرار کرنے والے ہر مومن خوش ہوں گے اور منکر اس کا انکار کریں گے وہ پاکیزہ اطوار، پرہیزگار، نیکوکار، رضائے الٰہی کا مسکن، ہادی اور مہدی ہوگا وہ عدل کے مطابق فیصلہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی باتوں کی تصدیق کرے گا جب اس کی علامات و دلائل ظاہر ہوں گے تو وہ سرزمین تہامہ سے خروج کرے گا اس کا خزانہ سونا چاندی کی بجائے قوی الحبثہ گھوڑوں پر اور نشان زدہ جنگ افراد پر مشتمل ہوگا اللہ تعالیٰ دور دراز کے علاقوں سے اہل بدر کی تعداد کے برابر اس کے لئے مددگار جمع کرے گا، ان کی تعداد اہل بدر کی تعداد کے برابر یعنی تین سو تیرہ افراد پر مشتمل ہوگی، اس کے پاس مہر لگا ہوا ایک صحیفہ ہوگا جس میں اس کے اصحاب کے نام اور ان کے نسب اور ان کے شہروں اور ان کی طبیعتوں اور ان کی شکل و شباہت اور ان کی کنیت تک مرقوم ہوگی، وہ اس کی اطاعت جانفشانی سے کرنے والے ہوں گے۔

علامات ظہور امام مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف)

ابی بن کعبؓ نے کہا: یارسول اللہؐ! اس کے علامات ودلائل کیا ہوں گے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: 1۔ اس کی علامت وہ عَلَم (پرچم) ہے جب ان کے ظہور کا وقت قریب ہوگا تو وہ علم خود بخود کھل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس میں بولنے کی قوت عطا کر دے گا چنانچہ اس وقت وہ علم پکار کر کہے گا۔

''اللہ کے ولی! اٹھیں اور خروج فرمائیں اور دشمنان خدا کو قتل کریں''

2۔ اور اس کی دوسری علامت نیام میں رکھی ہوئی وہ تلوار ہے جب ان کے ظہور کا وقت قریب ہوگا تو وہ تلوار نیام سے باہر نکل آئے گی اور بحکم خدا گویا ہو کر کہے گی۔

''اللہ کے ولی! اٹھیں اور خروج کر اب کسی دشمن خدا کو مہلت نہ دیں''

پھر وہ خروج فرمائیں گے اور اللہ کے دشمنوں کو جہاں بھی پائیں گے قتل کریں گے اور حدود الٰہی کو قائم کریں گے اور حکم خداوندی کے مطابق فیصلے فرمائیں گے، جبریلؑ ان کی دائیں جانب اور میکائیلؑ ان کی بائیں جانب ہوں گے میں تم سے جو کچھ کہہ رہا ہوں تم عنقریب اسے یاد کرو گے، اگرچہ ایک عرصہ کے بعد کیوں نہ ہو اور میں اپنے امر کو خدا کے سپرد کرتا ہوں:

''اے ابی! اس سے ملاقات کرنے والے کے لئے خوشخبری ہو، اور اس سے محبت کرنے والے کے لئے خوشخبری ہو اور اس کے قائل کے لئے خوشخبری ہو، ایسے لوگوں کو اللہ ہلاکت سے نجات دے گا اور خدا اور رسولؐ اور ائمہ طاہرینؑ کے اقرار کی وجہ سے اللہ ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیں گے زمین پر ان کی مثال اس کستوری کی سی ہے جس کی خوشبو ہمیشہ پھوٹتی رہتی ہو اور اس میں کسی طرح کا تغیر نہ ہو اور آسمان میں ان کی مثال اس روشن چاندکی سی ہے جس کا نور ہمیشہ روشن رہے''۔

ابی بن کعبؓ نے کہا: اللہ نے ان ائمہ کا حال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیسے فرمایا؟

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بارہ صحیفے نازل فرمائے، ہر صحیفہ کی مہر پر امام کا نام کندہ ہے اور ان صحیفوں میں امام کے اوصاف مرقوم ہیں''۔

30 حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَرَّاقُ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي مَسْرُوقٍ النَّهْدِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَيْنُ وَ تِسْعَةٌ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ مُطَهَّرُونَ مَعْصُومُونَ.

ترجمہ

اصبغ بن نباتہ نے عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کی، انہوں نے کہا، میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے

پایا: ''میں اور علیؑ اور حسنؑ و حسینؑ اور اولادِ حسینؑ کے نو افراد پاکیزہ اور معصوم ہیں''

31 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّقْرِ الْعَبْدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ الرِّبْعِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ النَّبِيِّينَ وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّينَ وَ إِنَّ أَوْصِيَائِي بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ عليه السلام.

ترجمہ

عبایہ بن الربعی نے عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کی انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں سید النبیین ہوں اور علیؑ سید الوصیین ہیں میرے بعد میرے وصی بارہ ہوں گے جن کا پہلا فرد علیؑ بن ابی طالبؑ اور ان کا آخری فرد قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہے''

32۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْقِلٍ الْقِرْمِيسِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مِهْزَمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اثْنَا عَشَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي أَعْطَاهُمُ اللهُ فَهْمِي وَ عِلْمِي وَ حِكْمَتِي وَ خَلَقَهُمْ مِنْ طِينَتِي فَوَيْلٌ لِلْمُنْكِرِينَ عَلَيْهِمْ بَعْدِي الْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي مَا لَهُمْ لَا أَنَالَهُمُ اللهُ شَفَاعَتِي.

ترجمہ

ابراہیم بن مہزم نے اپنے باپ سے، اس نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے، انہوں نے اپنے آبائے طاہرینؑ کی سند سے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''میرے اہل بیتؑ کے بارہ افراد کو اللہ تعالیٰ نے میرا فہم و علم و حکمت عطا فرمائی ہے اور میری ہی طینت سے ان کو پیدا کیا ہے، ہلاکت ہے ان پر جو میرے بعد ان کا انکار کریں اور میرے تعلق کو ان سے قطع کریں، اللہ انہیں میری شفاعت کبھی نصیب نہ کرے''۔

33 حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الطَّالَقَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَمَّامٍ أَبُو عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى الْخَشَّابِ عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى النَّخَعِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ تَهْلِكُ أُمَّةٌ أَنَا وَ عَلِيٌّ وَ أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِي أُولُو الْأَلْبَابِ أَوَّلُهَا وَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ آخِرُهَا وَ لَكِنْ يَهْلِكُ بَيْنَ ذَلِكَ

مَنْ لَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ مِنِّي.

ترجمہ

ابی المثنّٰی نخعی نے زید بن علی زین العابدینؑ سے، انہوں نے اپنے والد ماجد امام زین العابدین علیہ السلام سے روایت کی ،انہوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کی ابتداء میں، میں اور علی علیہ السلام اور میری اولاد کے گیارہ اہل عقل موجود ہوں، ہلاک بس وہی لوگ ہوں گے جن سے میرا کوئی تعلق نہ ہوگا اور نہ ہی ان کا مجھ سے کوئی تعلق ہوگا۔“

34 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَبِي أَحْمَدَ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَيِّدِ الْعَابِدِينَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ سَيِّدِ الْأَوْصِيَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله الْأَئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَوَّلُهُمْ أَنْتَ يَا عَلِيُّ وَ آخِرُهُمُ الْقَائِمُ الَّذِي يَفْتَحُ اللهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى ذِكْرُهُ عَلَى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا.

ترجمہ

ثابت بن دینار نے سید العابدین علی بن الحسینؑ، انہوں نے سید الشہداء حسین بن علیؑ، انہوں نے سید الاوصیاء امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہم السلام سے روایت کی ،انہوں نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”میرے بعد بارہ امام ہوں گے جن کا پہلا فرد اے علیؑ تو ہوگا اور ان کا آخری فرد قائم (عجل اللہ فرجہ الشریف) ہوگا جس کے ہاتھوں پر اللہ مشارق و مغارب کو فتح کرے گا۔“

حضرت خضرؑ کے سوالات اور امام حسنؑ کے جوابات

35 حَدَّثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالا حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْحِمْيَرِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ وَ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ جَمِيعاً قَالُوا حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي أَبُو هَاشِمٍ دَاوُدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الثَّانِي عليه السلام قَالَ أَقْبَلَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام ذَاتَ يَوْمٍ وَ مَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عليه السلام وَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مُتَّكِئٌ عَلَى يَدِ سَلْمَانَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَ اللِّبَاسِ فَسَلَّمَ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَجَلَسَ

ثُمَّ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَسْأَلُكَ عَنْ ثَلَاثِ مَسَائِلَ إِنْ أَخْبَرْتَنِي بِهِنَّ عَلِمْتُ أَنَّ الْقَوْمَ

قَدْ رَكِبُوا مِنْ أَمْرِكَ مَا أَقْضِي عَلَيْهِمْ أَنَّهُمْ لَيْسُوا بِمَأْمُونِينَ فِي دُنْيَاهُمْ وَ لَا فِي آخِرَتِهِمْ وَ إِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى عَلِمْتُ أَنَّكَ وَ هُمْ شَرَعٌ سَوَاءٌ

فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ

فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنِ الرَّجُلِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ وَ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يَذْكُرُ وَ يَنْسَى وَ عَنِ الرَّجُلِ كَيْفَ يُشْبِهُ وَلَدُهُ الْأَعْمَامَ وَ الْأَخْوَالَ فَالْتَفَتَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام

فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَجِبْهُ فَقَالَ عليه السلام أَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْإِنْسَانِ إِذَا نَامَ أَيْنَ تَذْهَبُ رُوحُهُ فَإِنَّ رُوحَهُ مُتَعَلِّقَةٌ بِالرِّيحِ وَ الرِّيحُ مُتَعَلِّقَةٌ بِالْهَوَاءِ إِلَى وَقْتِ مَا يَتَحَرَّكُ صَاحِبُهَا لِلْيَقَظَةِ

فَإِنْ أَذِنَ اللهُ تَعَالَى بِرَدِّ تِلْكَ الرُّوحِ عَلَى صَاحِبِهَا جَذَبَتْ تِلْكَ الرِّيحُ الرُّوحَ وَ جَذَبَتْ تِلْكَ الرِّيحُ الْهَوَاءَ

فَرَجَعَتِ الرُّوحُ فَأُسْكِنَتْ فِي بَدَنِ صَاحِبِهَا

وَ إِنْ لَمْ يَأْذَنِ اللهُ عَزَّ وَ جَلَّ بِرَدِّ تِلْكَ الرُّوحِ عَلَى صَاحِبِهَا جَذَبَ الْهَوَاءُ الرِّيحَ وَ جَذَبَتِ الرِّيحُ الرُّوحَ فَلَمْ تُرَدَّ عَلَى صَاحِبِهَا إِلَى وَقْتِ مَا يُبْعَثُ وَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الذِّكْرِ وَ النِّسْيَانِ فَإِنَّ قَلْبَ الرَّجُلِ فِي حُقٍّ وَ عَلَى الْحُقِّ طَبَقٌ فَإِنْ صَلَّى الرَّجُلُ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً تَامَّةً انْكَشَفَ ذَلِكَ الطَّبَقُ عَنْ ذَلِكَ الْحُقِّ فَأَضَاءَ الْقَلْبُ وَ ذَكَرَ الرَّجُلُ مَا كَانَ نَسِيَ

فَإِنْ هُوَ لَمْ يُصَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ آلِ مُحَمَّدٍ أَوْ نَقَصَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمُ انْطَبَقَ ذَلِكَ الطَّبَقُ عَلَى ذَلِكَ الْحُقِّ

فَأَظْلَمَ الْقَلْبُ وَ نَسِيَ الرَّجُلُ مَا كَانَ ذَكَرَهُ وَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الْمَوْلُودِ الَّذِي يُشْبِهُ أَعْمَامَهُ وَ أَخْوَالَهُ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ فَجَامَعَهَا بِقَلْبٍ سَاكِنٍ وَ عُرُوقٍ هَادِئَةٍ وَ بَدَنٍ غَيْرِ مُضْطَرِبٍ فَاسْتَكَنَتْ تِلْكَ النُّطْفَةُ فِي جَوْفِ الرَّحِمِ خَرَجَ الْوَلَدُ يُشْبِهُ أَبَاهُ وَ أُمَّهُ وَ إِنْ هُوَ أَتَاهَا بِقَلْبٍ غَيْرِ سَاكِنٍ وَ عُرُوقٍ غَيْرِ هَادِئَةٍ وَ بَدَنٍ مُضْطَرِبٍ اضْطَرَبَتِ النُّطْفَةُ فَوَقَعَتْ فِي حَالِ اضْطِرَابِهَا عَلَى بَعْضِ الْعُرُوقِ فَإِنْ وَقَعَتْ عَلَى عِرْقٍ مِنْ عُرُوقِ الْأَعْمَامِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ أَعْمَامَهُ وَ إِنْ وَقَعَتْ عَلَى عِرْقٍ مِنْ عُرُوقِ الْأَخْوَالِ أَشْبَهَ الْوَلَدُ أَخْوَالَهُ

فَقَالَ الرَّجُلُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ لَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا

وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ لَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِذَلِكَ
وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّ رَسُولِهِ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ وَ أَشَارَ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَ لَمْ أَزَلْ أَشْهَدُ بِهَا
وَ أَشْهَدُ أَنَّكَ وَصِيُّهُ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَكَ وَ أَشَارَ إِلَى الْحَسَنِ عليه السلام
وَ أَشْهَدُ أَنَّ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ وَصِيُّ أَبِيكَ وَ الْقَائِمُ بِحُجَّتِهِ بَعْدَكَ
وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ
وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بَعْدَهُ
وَ أَشْهَدُ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
وَ أَشْهَدُ عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ
وَ أَشْهَدُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى
وَ أَشْهَدُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ
وَ أَشْهَدُ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ
وَ أَشْهَدُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ وُلْدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ لَا يُكَنَّى وَ لَا يُسَمَّى حَتَّى يَظْهَرَ فِي الْأَرْضِ أَمْرُهُ فَيَمْلَأَهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً أَنَّهُ الْقَائِمُ بِأَمْرِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَ رَحْمَةُ اللهِ وَ بَرَكَاتُهُ
ثُمَّ قَامَ وَ مَضَى فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَا أَبَا مُحَمَّدٍ اتَّبِعْهُ فَانْظُرْ أَيْنَ يَقْصِدُ فَخَرَجَ الْحَسَنُ عليه السلام فِي أَثَرِهِ
قَالَ فَمَا كَانَ إِلَّا أَنْ وَضَعَ رِجْلَهُ خَارِجاً مِنَ الْمَسْجِدِ فَمَا دَرَيْتُ أَيْنَ أَخَذَ مِنْ أَرْضِ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَرَجَعْتُ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَأَعْلَمْتُهُ
فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَ تَعْرِفُهُ فَقُلْتُ اللهُ تَعَالَى وَ رَسُولُهُ وَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ أَعْلَمُ فَقَالَ هُوَ الْخَضِرُ عليه السلام

ترجمہ

ابو ہاشم داود بن قاسم الجعفری نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی، آپؑ نے فرمایا: ''ایک دن حضرت علی علیہ السلام مسجد

الحرام میں تشریف لائے، اس وقت آپ کے ساتھ امام حسن علیہ السلام بھی موجود تھے اور آپ نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے بازو کا سہارا لیا ہوا تھا، اس وقت ایک اچھی شکل وصورت اور اچھے لباس والا شخص مسجد الحرام میں داخل ہوا اور امیر المومنینؑ پر سلام کیا، حضرتؑ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔

پھر اس شخص نے کہا: امیر المومنینؑ! میں آپ سے تین مسائل دریافت کرنا چاہتا ہوں، اگر آپؑ نے مجھے ان کے جواب عطا کیے تو میں سمجھوں گا کہ جن لوگوں نے آپؑ کی مخالفت کی ہے، ان کی دنیا وآخرت خطرہ میں ہے، اور اگر آپ تسلی بخش جواب دینے میں ناکام رہے تو میں سمجھوں گا کہ آپؑ اور آپؑ کے حریف دونوں ایک جیسے ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: ''جو چاہو مجھ سے پوچھ لو''۔

اس شخص نے کہا: آپؑ مجھے بتائیں کہ

1۔ نیند کی حالت میں انسان کی روح کہاں چلی جاتی ہے؟

2۔ انسان بھولتا کیوں ہے اور یاد کیسے کرتا ہے؟

3۔ بچہ اپنے چچاؤں اور ماموؤں کی شبیہ کیوں ہوتا ہے؟

اس وقت امیر المومنین علیہ السلام نے حسن مجتبیٰ علیہ السلام کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا: حسنؑ بیٹا! ان مسائل کا تم جواب دو۔

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: 1۔ ''اے سائل! تو نے دریافت کیا کہ نیند کے وقت انسان کی روح کہاں چلی جاتی ہے؟

تو پھر سُن! انسان کی روح کا تعلق ریح سے ہے اور ریح کا تعلق اس وقت تک ہوا سے رہتا ہے جب تک صاحب روح بیدار ہونے کے لئے حرکت کرتا ہے، اگر اللہ اس روح کو واپسی کی اجازت دیتا ہے تو وہ ریح، روح کو کھینچ لیتی ہے اور وہ ریح ہوا کو کھینچ لیتی ہے، تب روح جسم میں واپس آجاتی ہے اور اپنے ساتھی کے جسم میں ٹھہر جاتی ہے، اور اگر اللہ اس روح کو واپسی کی اجازت نہ دے تو ہوا ریح کو کھینچ لیتی ہے، اور ریح روح کو کھینچ لیتی ہے اور پھر روح بدن میں واپس نہیں آتی، ہاں جب قیامت برپا ہوگی تو روح دوبارہ بدن میں داخل ہوگی''۔

2۔ اے سائل! تو نے دریافت کیا کہ انسان کو نسیان کیسے ہوتا ہے اور یادداشت کیسے واپس آتی ہے؟

تو پھر سن لے! انسان کا دل ایک ڈبیہ میں ہوتا ہے اور ڈبیہ پر ڈھکن ہوتا ہے، جب کوئی شخص محمدؐ اور آل محمدؐ پر کامل درود بھیجتا ہے تو ڈھکنا جدا ہو جاتا ہے اور دل روشن ہو جاتا ہے اور یوں انسان کو بھولی ہوئی بات یاد آجاتی ہے اور اگر کوئی شخص محمد وآل محمد علیہم السلام پر درود نہ بھیجے یا ناقص درود بھیجے تو وہ ڈھکنا اس دل پر مضبوطی سے جم جاتا ہے اس سے دل تاریک ہو جاتا ہے اور جو چیز انسان کو یاد بھی ہوتی ہے تو وہ بھی بھول جاتا ہے''۔

3۔''اے سائل! تو نے دریافت کیا کہ بچہ اپنے والد و چچا کا ہم شکل کیوں ہوتا ہے اور اپنے ماموں کا ہم شکل کیوں ہوتا ہے؟

تیرے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی شخص اپنی زوجہ سے مطمئن دل اور پر سکون رگوں اور غیر مضطرب دل کے ساتھ مجامعت کرتا ہے اور نطفہ بیوی کے رحم میں ٹھہرتا ہے تو پیدا ہونے والا بچہ اپنے والد اور والدہ کا ہم شکل ہوتا ہے''۔

یہ جواب سن کر سائل نے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے'' اور میں ہمیشہ سے یہ گواہی دیتا تھا۔

پھر کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ص) اللہ کے رسول ہیں'' اور میں ہمیشہ سے یہ گواہی دیتا تھا۔

اس نے امیر المومنین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ علیہ السلام رسول خداؐ کے وصی اور ان کی حجت کو قائم کرنے والے ہیں''۔ اور میں ہمیشہ سے یہ گواہی دیتا رہا ہوں۔

پھر اس نے حسن مجتبیٰؑ کی طرف اشارہ کر کے کہا: ''اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان کے وصی ہیں اور امیر المومنینؑ کے بعد ان کی حجت کو قائم کرنے والا ہے۔''

پھر اس نے تمام ائمہ کی امامت کی گواہی دیتے ہوئے کہا: ''میں گواہی دیتا ہوں کہ حسینؑ بن علیؑ آپ کے والد کے وصی اور آپ کے بعد ان کی حجت کو قائم کرنے والے ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علیؑ بن حسینؑ، حسینؑ کے بعد ان کے قائم مقام ہیں اور میں محمدؑ بن علی کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ علیؑ بن الحسین کے قائم مقام ہیں اور میں جعفرؑ بن محمد کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ محمدؑ بن علیؑ کے قائم مقام ہیں اور میں موسیٰؑ بن جعفر کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ جعفرؑ بن محمدؑ کے قائم مقام ہیں اور میں علیؑ بن موسیٰؑ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ موسیٰؑ بن جعفرؑ کے قائم مقام ہیں اور میں محمدؑ بن علیؑ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ علیؑ بن موسیٰؑ کے قائم مقام ہیں اور میں علیؑ بن محمدؑ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ محمدؑ بن علی کے قائم مقام ہیں اور میں حسنؑ بن علیؑ کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ وہ علیؑ بن محمدؑ کے قائم مقام ہیں اور میں حسنؑ بن علیؑ کے فرزند کے متعلق گواہی دیتا ہوں کہ جس کی کنیت اور نام لینا جائز نہیں جب تک زمین پر ان کا ظہور نہ ہو جائے اور وہ زمین کو عدل سے ایسے بھریں گے جیسا کہ وہ ظلم سے بھری ہوئی ہوگی، وہ حسنؑ بن علیؑ کے قائم مقام ہیں، امیر المومنین آپؑ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلا گیا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے حسن مجتبیٰ علیہ السلام سے فرمایا: ابو محمدؑ! اس پر نظر رکھو یہ کہاں جاتا ہے؟

حسن علیہ السلام اس کے دیکھنے کے لئے باہر آئے، حسن علیہ السلام کا بیان ہے

کہ اس شخص نے جیسے ہی مسجد سے باہر قدم رکھا نگاہوں سے اوجھل ہو گیا اور خدا جانے کس زمین پر چلا گیا۔

حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے واپس آ کر امیر المومنین علیہ السلام کو اس کی اطلاع دی۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: ابو محمد! جانتے ہو یہ کون تھا؟

حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے عرض کی: خدا، رسولؐ اور امیر المومنینؑ بہتر جانتے ہیں۔

حضرت علیہ السلام نے فرمایا: یہ خضر علیہ السلام تھے۔

36 حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَمَدَانِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ صَالِحٍ الْهَرَوِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَلِيطٍ قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنَّا اثْنَا عَشَرَ مَهْدِيّاً أَوَّلُهُمْ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام وَ آخِرُهُمُ التَّاسِعُ مِنْ وُلْدِي وَ هُوَ الْقَائِمُ بِالْحَقِّ يُحْيِي اللهُ تَعَالَى بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا.

وَ يُظْهِرُ بِهِ دِينَ الْحَقِّ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ لَهُ غَيْبَةٌ يَرْتَدُّ فِيهَا قَوْمٌ وَ يَثْبُتُ عَلَى الدِّينِ فِيهَا آخَرُونَ فَيُؤْذَوْنَ

فَيُقَالُ لَهُمْ مَتى هذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ

أَمَا إِنَّ الصَّابِرَ فِي غَيْبَتِهِ عَلَى الْأَذَى وَ التَّكْذِيبِ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ بِالسَّيْفِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم.

ترجمہ

عبدالرحمٰن بن سلیط نے امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے۔آپؑ نے فرمایا: ''ہم میں بارہ ہدایت یافتہ موجود ہیں ،ان کا پہلا فرد امیر المومنین علیہ السلام اور ان کا آخری فرد میرا نواں بیٹا قائم بالحق ہے،اس کے ذریعہ سے اللہ زمین کو موت کے بعد از سرِ نو زندگی عطا کرے گا،اور اس کے ذریعہ سے دینِ حق کو تمام ادیان پر غلبہ عطا کرے گا،اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔

میرے اس بیٹے کی غیبت ہوگی جس میں کئی اقوام مرتد ہو جائیں گی اور اللہ کچھ لوگوں کو دین پر قائم رکھے گا، انہیں اذیتیں دی جائیں گی اور لوگ ان سے کہیں گے۔

اگر تم سچے ہو تو بتاؤ تمہارا امام کب آئے گا؟''

''آگاہ رہو! ان کے زمانہ غیبت میں اذیت و تکذیب برداشت کرنے والے کو وہی درجہ حاصل ہوگا جو رسول خداؐ کے سامنے تلوار سے جہاد کرنے والے کو حاصل ہے''۔